نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (2:223)

تمہاری عورتیں تمہارای کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو (2:223)

Your wives are as a tilth unto you; so approach your tilth when or how ye will; but do some good act for your souls beforehand; and fear Allah. And know that ye are to meet Him (in the Hereafter), and give (these) good tidings to those who believe.(2:223)

تحقیق وطی فی دبر الزوج

Study of Anal Sex with Wife in Islamic Traditions

آبو سلمان سراج الِاسلام حنیف

آنرزِان عریبک' فاضل وفاق المدارس الاسلامیہ'

پی ایچ ڈی [علوم اسلامیہ]

Compiled by: Rana Ammar Mazhar

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔
F NO.4 -6 -2004-DBNB
50928

نام کتاب: منتخب علمی مکاتیب حصہ اول

أبو سلمان سراج الإسلام حنیف

آنرزان عریبک' فاضل وفاق المدارس الاسلامیہ'

پی ایچ ڈی [علوم اسلامیہ]

ترتیب وتدوین طبع اول: ڈاکٹر محمد طیّب [ہومیو]

ترتیب وتدوین طبع دوم ومابعد: أنیس حنیف

طبع اول: ۲۰۰۳م

طبع دوم: ۲۰۰۵م

طبع سوم: ۲۰۰۷م

طبع چہارم: ۲۰۰۹م

Contents فہرست المحتویات

عنوان | صفحہ شمار

مکتوب: ۳۲۔ غلام سرور صاحب 'لیبنڈء' مردان:۱۷۰۔۱۷۶ 7

[امام شافعی کی نسبت اس بات کی تحقیق کہ آپ وطی فی دبر الزوج کے قائل تھے] 7

قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے کہ: 7

اس آیت کریمہ کی شانِ نزول میں دو قسم کی احادیث آئی ہیں۔ 9

"مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ کی اس روایت میں کوئی شک سا ہے" 11

حافظ ابن قیم اس تفصیلی عبارت کو نقل کرکے لکھتے ہیں کہ: 11

"سننے والے کو مِنْ [یعنی: سے] اور فِيْ [یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ [سے] کو
فِيْ [میں] بنانے لگا۔" 11

"جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔" 11

رسول اللہ سے اس کی تحلیل اور تحریم کے بارے میں کوئی شے منقول نہیں اور قیاس یہ
ہے کہ یہ حلال ہے۔ 12

ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کا قدیم مسلک ہو جس سے اُنہوں نے جدید مسلک میں رجوع کر لیا
ہو۔ 12

محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے امام شافعی پر جھوٹ باندھا ہے۔ 13

سوال: سیدنا ابن عمرؓ کی طرف بھی جواز الوطی فی دُبر النساء کا قول منسوب ہے، جیسا کہ امام
طحاوی نے شرح معانی الآثار ۳:۴۱ میں لکھا ہے؟ 13

جواب: اُنہوں نے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ: نافع نے جواز والی بات میرے والد کی طرف منسوب کرکے غلطی کی ہے یا جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے۔ 13

Hadees E Rasool Par Aiterazat Aur Ghair Ahle Hadees Ki Gaalio k Jawabat 15

ایک طرف تو امام بخاری نے ادھوری ذومعانی حدیث لکھی دوسری طرف ممانت والی حدیث کو ضعیف کہا۔ 15

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔ 15

صحیح بخاری پر حملے صحیح بخاری پر منکرین حدیث کے حملے اور ان کا مدلل جواب 16

کتاب حدیث صحیح بخاری کی غلطی 24

Sahih Bukhari is Silent (Dash) about Sex Matters: Arabic Urdu English 24

مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اغلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے۔ 24

Urdu Translator Does Tahrif Of Hadiths When He Finds The Text Uncomfortable 24

Pakistani Edition of Printed Sahih Bukhari Allows Anal Sex 25

(مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے) 25

See What Bukhari Does 28

Ibn Hajar said in Fath al Baari 28

Difference between "Intercourse in Vagina from Anal Side" & "Intercourse in Anus" 29

جماع (وطی من دبر فی قبل) اور (وطی فی دبر) فرق میں 29

وطی من دبر فی قبل 29

وطی فی دبر 29

کسی نے کہا بخاری میں یہ روایت قول رسول نہیں ہے بلکہ صحابی کا بیان ہے۔ 34

اسلام اور جنس کے لیے کم سے کم کتنی کتابوں کی ضرورت ہے ؟ 34

How Many Books Are Required For Sex in Islam ? 34

Entire Collection Of Hadith Is Available In Over 100 Books 35

No Narratives on the Prohibition of Anal Sex In Sahih Bukhari, the Sahih Muslim and the Mu'atta Imaam Malik And Directives of the Shari`ah 37

کچھ جاہل کہتے ہیں کہ ”فی دبر“ کا مطلب ہے کہ دبر کی طرف سے آگے کی طرف 39

توپھر(امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا) کا ان احادیث میں کیامطب ہے ؟ 39

اینل سیکس(Anal sex) کی ممانعت کے بارے میں تمام مرفوع احادیث ضعیف ہیں ! (اوراجازت کے بارے میں موقوف احادیث صحیح ہیں ؟ ؟) 41

حدیث (عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے) کی صحت کا حال 42

امام بخاری فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ 42

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔ 44

لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے 47

Ibn Umar Misunderstood (The Qur'anic Verse, So Come To Your Tilth However You Will) 49

اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے سمجھنے میں) وہم ہوا ہے 50

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھول گئے ہیں 52

But He (Ibn 'Umar) Misunderstood 52

Interpretation of Al-Baqarah - verse 223 54

Translation of Arabic Text: Anal Sex 65

Tafseer Tafsir Durre Mansor is not Silent about Sex Matters (Arabic) 69

Sexual Etiquettes in Tafsir (Bukhari & Tabari said: "in Anus") 70

الدر المنثور في التفسير بالمأثور-ج2 : 142البقرة- 232البقرة 70

Tafsir Durre Mansor J1 Told That Ahadith Prohibiting Anal Sex Are Weak (Arabic) 71

Tafseer Tabari is not silent about Sex Matters (Arabic) 72

Tafsir Durre Mansor J1 Told about Anal Sex (Urdu) 92

Tafsir Durre Mansor J1 Told That Ahadith Prohibiting Anal Sex Are Weak (Urdu) 101

Bukhari & Tabari said: "in Anus" 102

ہم جنسی اور وطی فی الدبر 107

In How Many Books Islam Was Completed? 108

تکمیل اسلام کتنی کتابوں میں ہوئی؟ 108

تاریخ حدیث:حدیث حفاظت 109

لہذا بخاری کی نامکمل حدیث کو باقیوں نے مکمل لکھا: امام طبری کی جرأت کو سلام 109

مکررات ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ 110

A Further Clarification of Sexual Behavior 115

مکتوب: ۳۲۔ غلام سرور صاحب 'لینڈء' مردان:۱۷۰۔۱۷۶

[امام شافعی کی نسبت اس بات کی تحقیق کہ آپ وطی فی دبر الزوج کے قائل تھے]

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ:

آپ سے کسی قاری صاحب نے فرمایا تھا کہ امام شافعی رحمہ اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں کہ کوئی مرد اپنی عورت سے وطی فی الدبر کرے' اوراس باب میں تفسیر روح المعانی میں کچھ لکھا بھی ہے۔ آپ نے اس باب میں میری تحقیق پوچھی تھی' میں نے اُس وقت آپ سے کہا تھا کہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی مجتہد قصداً عمداً کسی نص کے خلاف اجتہاد کر بیٹھے اور اگر بالفرض کسی مجتہد نے نص قطعی کے خلاف کوئی اجتہاد کیا ہے' تو امت مسلمہ میں کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ نص قطعی کے خلاف کسی کے اجتہاد کو درست قرار دے' اُس پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے۔

قاری صاحب کے قول کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ خود امام شافعی نے اپنی کتاب میں یہ مختصر سا جملہ لکھا ہے کہ:

لستُ أرَخِّصُ فیہ' بل أنھی عنہ.

[کتاب الام ۵:۲۵۶' باب إتیان النساء فی أدبارھن]

" میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ عورت کے ساتھ وطی فی الدبر کی جائے بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔"

قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے کہ:

نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ.[سورۃ البقرۃ ۲:۲۲۳]

"تمہاری عورتیں تمہارے لیے بمنزلہ کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔"

" اَنّٰی" کے بارے میں امام راغب (۱) نے لکھا ہے کہ: اَنّٰی للبحثِ عن الحال والمکان، ولذلک قیل: ھو بمعنی اَینَ وکیف لِتَضَمُّنِہٖ معناھما قال اللہ عزوجل: اَنّٰی لکِ ھٰذَا، اَي: مِن اَینَ وَکیفَ. [المفردات:۲۹]

(۱) حسین بن محمد بن المفضل ابو القاسم اصفہانی / اصبہانی، وفات: ۵۰۲ھ ۱۱۰۸ء 236م

" اَنّٰی: یہ حالت اور جگہ دونوں کے متعلق سوال کے لیے آتا ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اَیْنَ [کہاں] اور کَیْفَ [کیسے] دونوں کے معانی کے لیے مستعمل ہے۔ سورۃ آل عمران ۳:۳۷ میں اس کے دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں کہ یہ رزق تمہیں کہاں سے اور کیسے ملتا ہے؟۔"

"فَاْتُوا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ" [پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ] میں بیک وقت دو باتوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایک تو اُس آزادی، بے تکلفی اور خود مختاری کی طرف جو ایک باغ یا کھیتی کے مالک کو اپنے باغ یا کھیتی کے معاملے میں حاصل ہوتی ہے اور دوسری اُس پابندی، ذمہ داری اور احتیاط کی طرف جو ایک باغ یا کھیتی والا اپنے باغ یا کھیتی کے معاملے میں ملحوظ رکھتا ہے۔ اس دوسری چیز کی طرف "حَرْثٌ" کا لفظ اشارہ کر رہا ہے اور پہلی چیز کی طرف "اَنّٰی شِئْتُمْ" کے الفاظ۔ وہ آزادی اور یہ پابندی یہ دونوں مل کر اس رویہ کو متعین کرتی ہیں جو ایک شوہر کو بیوی کے معاملہ میں اختیار کرنا چاہیئے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ازدواجی زندگی کا سارا سکون و سرور فریقین کے اِس اِطمینان میں ہے کہ اُن کی خَلوت کی آزادیوں پر فطرت کے چند موٹے موٹے قیود کے سوا کوئی قید، کوئی پابندی اور کوئی نگرانی نہیں ہے۔ آزادی کے اِس احساس میں بڑا کیف اور بڑا نشہ ہے۔

انسان جب اپنے عیش و سرور کے اِس باغ میں داخل ہوتا ہے تو قدرت الٰہیہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے اِس نشہ سے سرشار ہو، لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی اُس کے سامنے اللہ تعالیٰ نے رکھ دی ہے کہ یہ کوئی جنگل نہیں بلکہ اس کا اپنا باغ ہے اور یہ کوئی ویرانہ نہیں بلکہ اُس کی اپنی کھیتی ہے اِس وجہ سے وہ اِس میں آنے کو تو سو بار آئے اور جس شان، جس آن، جس سمت اور جس پہلو سے چاہے آئے لیکن اس باغ کا باغ ہونا اور کھیتی کا کھیتی ہونا یاد رکھے، اس کے کسی آنے میں بھی اس حقیقت سے غفلت نہ ہو۔

اپنی کھیتی سے متعلق ہر کسان کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اُس سے اُسے برابر نہایت اچھی خاصی فصل حاصل ہوتی رہے، مناسب وقت پر اس میں ہل چلتے رہیں، ضرورت کے مطابق اس کو کھاد اور پانی ملتا رہے، موسمی آفتوں سے وہ محفوظ رہے۔ آنے جانے والے، چرند و پرند اور دشمن اور چور اس کو نقصان نہ پہنچا سکے، جب وہ اس کو دیکھے تو اُس کی طراوت و شادابی اُس کو خوش کر دے اور جب وقت آئے تو وہ اپنے پھلوں اور پھولوں سے اس کا دامن بھر دے۔

قرآن کریم نے عورت کے لیے کھیتی کے استعارے میں یہ باتیں جمع کر دی ہیں اور اس استعارہ نے اُن لوگوں کے نظریے کی توجڑ ہی کاٹ دی ہے جو خاندانی منصوبہ بندی کی سکیمیں چلاتے ہیں اس لیے کہ کھیتی سے متعلق یہ رہنمائی تو معقول قرار دی جاسکتی ہے کہ اُس سے زیادہ سے زیادہ اور اچھی سے اچھی پیداوار کس طرح حاصل کی جائے لیکن یہ بات بالکل غیر منطقی ہے کہ لوگوں کو اس بات کے سبق پڑھائے جائیں کہ وہ بیج تو زیادہ سے زیادہ ڈالیں لیکن فصل کم سے کم حاصل کریں' اس قسم کی نامعقول منطق صرف نادانوں ہی کو سوجھ سکتی ہے۔

"حَرۡثٌ" کے معنی عربی میں کھیتی کے ہیں' عام اِس سے کہ وہ باغوں کی نوعیت کی ہو یا دوسری فصلوں کی۔ عورتوں کے لیے کھیتی کے استعارہ میں ایک سیدھا سادہ پہلو تو یہ ہے کہ جس طرح کھیتی کے لیے قدرت کا بنایا ہوا یہ ضابطہ ہے کہ تخم ریزی ٹھیک موسم میں اور مناسب وقت پر کی جاتی ہے نیز بیج کھیت ہی میں ڈالے جاتے ہیں' کھیت سے باہر نہیں پھینکے جاتے' کوئی انسان اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا اسی طرح عورت کے لیے فطرت کا ضابطہ یہ ہے کہ ایام ماہواری میں یا کسی غیر محل میں اس سے قضائے شہوت نہ کی جائے اس لیے کہ حیض کا زمانہ عورت کے جمام اور غیر آمادگی کا زمانہ ہوتا ہے اور غیر محل میں مباشرت باعثِ اذیت واضاعتِ تخم ہے' اس وجہ سے کسی سلیم الفطرت انسان کے لیے اس کا ارتکاب جائز نہیں۔
[تدبر قرآن ۱:۵۲۷' محصلہ]

اس آیت کریمہ کی شانِ نزول میں دو قسم کی احادیث آئی ہیں۔

[۱] سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں: کانتِ الیھودُ تقولُ: إذا أتی الرجلُ امرأتہ مِن دُبرِھا فی قُبلِھا کان الولدُ أحولَ' فنزلت: نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ.
[صحیح مسلم ۱۰۵۸:۲-۱۰۵۹' کتاب النکاح [۱۶] باب جواز جماع امراتہ فی قبلہا من قدامہا ومن وراءہا من غیر تعرض الدبر [۱۹] احادیث:۱۱۷-۱۱۸ [۱۴۳۵] سنن ترمذی' حدیث:۲۹۷۸]

"یہودی کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے فرج میں اُس کے پیچھے سے آئے تو ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے [اُن کے اِس خیال کی تردید میں] یہ آیت نازل ہوئی۔"

[۲] سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں: سیدنا عمرؓ رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگے:

یارسولَ اللہ! ھلکتُ' قال: وما أھلکک؟ قال: حَوَّلتُ رَحلِي اللیلۃَ' قال: فلم یَرُدَّ علیہ رسول اللہ شیءًا' قال: فَأُوحِيَ إلی رسول اللہ ھذہ الآیۃ: نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ' أقبِل وأَدبِر' واتَّقِ الدُّبُرَ والحَیضَۃَ.
[سنن ترمذی ۲۰۰:۵' کتاب تفسیر القرآن [۴۸] باب [۳] حدیث: ۲۹۸۰' سنن نسائی الکبری ۳۰۲:۶' کتاب التفسیر [۸۲] باب قولہ تعالی: نساؤکم

حرث لکم فأتوا حرثکم انّٰی شئتم [۳۹] حدیث:۱۱۰۳۹ [۲]

"اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا؟ کہنے لگے: میں نے آج اپنی سواری پھیر لی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ [پھر آپ نے فرمایا]: آگے سے صحبت کرو یا پیچھے سے' مگر دُبُر میں یا حیض کی حالت میں مجامَعت نہ کرو۔"

گویا اِس آیت میں بیوی کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ واضح کر دیا کہ نطفہ جو بیج کی طرح ہے صرف سامنے فرج ہی میں ڈالا جائے خواہ کسی بھی صورت میں ڈالا جائے۔ لیٹ کر' بیٹھ کر یا پیچھے سے بہر حال فرج ہی میں ڈالا جائے اور پیداوار یعنی اولاد حاصل کرنے کی غرض سے ڈالا جائے۔

سعید بن یسار ابو الحباب نے سیدنا ابن عمرؓ سے پوچھا: ما تقول في الجواري حین اُحمض لھن؟ قال: وما التحمیض؟ فذکرتُ الدُبُر' فقال: ھل یفعلُ ذلک اُحدٌ من المسلمین؟ [سنن دارمی ۲۷۷:۱' ۲حدیث:۱۱۴۳]

"تحمیض کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اِس پر اُنہوں نے پوچھا: تحمیض کیا ہے؟
میں نے کہا: اُن سے دُبُر میں مجامَعت' اِس پر اُنہوں نے فرمایا: کیا کوئی مسلمان یہ کام کر سکتا ہے؟"

امام مجاہد آیتِ کریمہ: نِسَآؤُکُم حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَأۡتُوا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۲۳] کی تلاوت فرما کر کہا کرتے تھے: قائمۃً و قاعدۃً و مقبلۃً و مدبرۃً في الفرج.
[سنن دارمی ۲۷۵:۱' کتاب الطھارۃ' باب من اتٰی امرأتہ في دبرھا [۱۱۴] حدیث:۱۱۳۵]

"تم چاہے کھڑی ہونے کی حالت میں آؤ یا بیٹھی ہونے کی حالت میں' آگے سے یا پیچھے سے' مگر صرف فرج میں۔"

علامہ ربیع (۱) نے امام شافعی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

أنا شَکّکتُ عن خُزیمۃ بن ثابت اَنّ رجلاً سأل النبیَّ عن إتیان النسآءِ في أدبارھنّ أو عن إتیان الرجل امرأتہٗ في دُبُرھا فقال النبیُّ: حلالٌ' فلمَّا ولّٰی الرَّجُلُ دعاہُ أو أمر بہٖ فدُعِيَ فقال: کیف قلتَ: في أيِّ الخُرقتین أو في أيِّ الخَرزتین أو في أيِّ الخَصفتین أمِن دُبُرھا في قُبُلِھا فنَعَمۡ' أم مِن دُبُرھا في دُبُرھا فلا' فإنَّ اللہ لا یستحيي من الحق' لا تأتوا النسآءَ في أدبارھنّ. قلتُ للشافعي: فما تقول؟ قال: عمّي ثقۃٌ' وعلي بن عبد اللہ ثقۃٌ' و قال: أخبرني محمد عن الأنصاري المحدث بھا أنہ أثنٰی علیہ خیراً' وخُزیمۃ صلا یشک عالمٌ في ثِقتِہٖ' فلستُ أُرخّصُ فیہ' بل أنھٰی عنہ.

(۱) ربیع بن سلیمان بن عبدالجبار بن کامل المرادی بالولاء المصری ابو محمد، صاحبُ الامام الشافعی، ولادت: ۱۷۴ھ 236
۷۹۰م، وفات: ۲۷۰ھ 236۸۸۴م

[مسند امام شافعی ۲:۲۹، کتاب النکاح، الباب الخامس فیما یتعلق بعشرۃ النساء والقسم بینھن، حدیث: ۹۰، کتاب الام ۵:۲۵۶، کتاب النفقات، باب اِتیان النساء فی اَدبار ہن، السنن الکبری، بیہقی ۷:۱۹۶]

"مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ کی اس روایت میں کوئی شک ساہے"

"مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابتؓ کی اس روایت میں کوئی شک ساہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ عورتوں کے دبر میں صحبت کرنا کیسا ہے؟
تو رسول اللہ نے فرمایا کہ حلال ہے، پھر جب وہ شخص اُٹھ کر جانے لگا تو اُس کو بلایا اور فرمایا: تونے کیسی بات کی تھی؟ اگر تیری غرض یہ ہے کہ عورت کے دُبر کی طرف سے اُس کی قُبل یعنی فرج میں جماع کرے تو درست ہے اور اگر تیری غرض یہ ہے کہ عورت کے دُبر کی طرف سے اُس کی دُبر میں جماع کرے تو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کرنے سے شرماتا نہیں۔ تم لوگ عورتوں کی دُبر میں جماع نہ کرو۔
امام ربیع [امام شافعی کے شاگرد] فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی سے پوچھا: آپ کا اِس بارے میں کیا خیال ہے
اس پر اُنہوں نے فرمایا: میرے چچا جنہوں نے مجھے یہ حدیث سُنائی، وہ ثقہ تھے اور عبداللہ بن علی بھی ثقہ ہی تھے، اسی طرح اُنہوں نے اَنصاری صحابی سیدنا عمرو بن جلاح کی بھی تعریف کی اور فرمایا کہ سیدنا خزیمہ بن ثابت کی وثاقت میں کسی عالم کو کوئی شک نہیں، پس میں اِس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔"

حافظ ابن قیم اس تفصیلی عبارت کو نقل کرکے لکھتے ہیں کہ:

ومن ھاھنا نشأ الغلطُ علی مَن نقل عنہ الإباحۃ مِن السلف والأئمۃ، فإنھم أباحوا أن یکون الدُّبُرُ طریقًا إلی الوطءِ في الفرجِ فیطأ من الدُّبُر، لا في الدُّبر، فاشتبَہَ علی السامعِ "مِن" بِ "فِي"، ولم یظن بینھما فرقًا، فھٰذا الذي أباحہ السلفُ والأئمۃُ، فغلطَ علیھم الغالطُ أقبحَ الغلط وأفحشہ. [زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۴:۲۶۱]

"سننے والے کو مِنْ [یعنی: سے] اور فِيْ [یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ [سے] کو فِيْ [میں] بنانے لگا۔"
"جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

"یہاں سے اُن لوگوں کو غلطی لگی جنہوں نے ائمہ اور اَسلاف سے اس کی اِباحت اور جواز کو نقل کیا ہے' حالانکہ اسلاف اور ائمہ نے اس بات کو جائز مانا ہے کہ دُبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا جائے' نہ کہ دُبر کی طرف سے دُبر میں۔ سننے والے کو مِنْ[یعنی: سے] اور فِيْ[یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ[سے] کو فِيْ[میں] بنانے لگا' جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

In Sahih Bukhari (__يَأْتِيهَا فِي__)___" (Volume 6, Book 60, Number 50, # 4253)

رسول اللہ سے اس کی تحلیل اور تحریم کے بارے میں کوئی شے منقول نہیں اور قیاس یہ ہے کہ یہ حلال ہے۔

سوال: سید محمود آلوسی بغدادی لکھتے ہیں کہ:

قال الشافعي فیما حکاہ عنہ الطحاوي والحاکم والخطیب لما سُئِلَ عن ذلک: ما صحَّ عن النبيا في تحلیلہ ولا تحریمہ شيء' والقیاسُ أنہ حلالٌ. [روح المعانی ۱۔۲:۷۰۸]

"امام طحاوی' امام حاکم اور خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ امام شافعی سے اِس بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ سے اس کی تحلیل اور تحریم کے بارے میں کوئی شے منقول نہیں اور قیاس یہ ہے کہ یہ حلال ہے۔"

ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کا قدیم مسلک ہو جس سے اُنہوں نے جدید مسلک میں رجوع کر لیا ہو۔

جواب[۱]: سید آلوسی اس کے متصل بعد اپنا نقطہ نظر اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:

ھذا خلافُ ما نعرف من مذھب الشافعي فإنَّ روایۃ التحریم عنہ مشھورۃٌ فلعلہ کان یقول ذلک في القدیم ورجع عنہ في الجدید. [روح المعانی ۱۔۲:۷۰۸]

”امام شافعی کا جو مذہب ہمیں معلوم ہے یہ بات اُس کے خلاف ہے‘ اس لیے کہ دُبر میں جماع کرنے کو وہ حرام قرار دیتے ہیں اور اُن کا یہی مسلک مشہور ہے‘ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ یہ اُن کا قدیم مسلک ہو جس سے اُنہوں نے جدید مسلک میں رجوع کر لیا ہو۔“

محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے امام شافعی پر جھوٹ باندھا ہے۔

جواب[۲]: حافظ ذہبی اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: ھذا منکرٌ من القول‘ بل القیاس التحریم‘ یعنی: الوطء في دُبُر المرأۃِ‘ وقد صحَّ الحدیث فیہ‘ و قال الشافعي: إذا صَحَّ الحدیث فاضربوا بِقولي الحائطَ. قال ابن الصباغ في الشامل عُقَیب ھذہ الحکایۃ: قال الربیع: واللہ لقد کُذِب علی الشافعي‘ فإن الشافعي ذکر تحریم ھذا في ستۃ من کتبہ‘ وقد حکی الطحاوي ھذہ الحکایۃ عن ابن عبد الحکم عن الشافعي‘ فقد أخطأَ في نقلہ عن الشافعي‘ وحاشاہ من تعمُّدِ الکذب.

[میزان الاعتدال ۳:۶۱۲‘ ترجمہ: ۷۸۱۵‘ تفسیر ابن کثیر ۱:۲۸۴]

” یہ قول [یعنی عورت کی وطی فی الدبر کا جواز اور اُس کی حلت] نہایت منکر و قبیح ہے اور اس باب میں صحیح حدیث وارِد ہے جب کہ امام شافعی سے منقول ہے کہ جب میری رائے صحیح حدیث کے خلاف ہو تو میری رائے کو دیوار پر دے مارو۔ امام ابن الصباغ نے شامل میں اس حکایت کو نقل کر کے امام ربیع کے حوالے سے لکھا ہے کہ اللہ کی قسم! محمد بن عبد اللہ بن الحکم نے امام شافعی پر جھوٹ باندھا ہے‘ اس لیے کہ امام شافعی نے اپنی چھ کتابوں میں اس عمل کو حرام قرار دیا ہے۔ امام طحاوی نے بھی ابن عبد الحکم کی سند سے اس قصہ کو امام شافعی کی طرف منسوب کر کے نقل کیا ہے‘ جس میں ابن عبد الحکم غلطی کے شکار ہو گئے ہیں‘ وہ قصداً جھوٹ بولنے سے بہت دور ہیں [اس لیے کہ ثقہ تھے]۔“

سوال: سیدنا ابن عمرؓ کی طرف بھی جواز الوطی فی دُبر النساء کا قول منسوب ہے‘ جیسا کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ۳:۴۱ میں لکھا ہے؟

جواب: اُنہوں نے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ:

نافع نے جواز والی بات میرے والد کی طرف منسوب کر کے غلطی کی ہے یا جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے۔

فقد ضَادَّ ھذا عن ابن عمرؓ ما قد رواہ عنہ أھل المقالۃ الأولی مما قد ذکرناہ في ذلک‘ والدلیل علی صحۃ ھذا إنکار سالم بن عبد اللہ أن یکون ذلک کان مِن أبیہ۔۔۔ فقال سالم: کذب العبد أو أخطأ۔۔۔ ولقد قال میمون بن مہران: إنَّ نافعاً إنما قال ذلک بعد ما کَبِرَ وذھب عقلہ.

[شرح معانی الآثار ۳:۴۲‘ کتاب النکاح‘ باب وطئی النساء في أدبارھن]

"سیدنا ابن عمرؓ کی طرف اس فعل کے جواز کا جو قول منسوب ہے' اُس کے بالکل برخلاف عدمِ جواز کا قول بھی اُن کا موجود ہے اور ہماری اس بات کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ کے فرزند سالم کہا کرتے تھے کہ نافع نے جواز والی بات میرے والد کی طرف منسوب کر کے غلطی کی ہے یا جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے' جب کہ میمون بن مہران کہا کرتے تھے کہ نافع سے یہ غلطی اُس وقت سرزد ہوئی تھی جب وہ کبر سنی میں اِختلاط کا شکار ہوئے تھے۔"

امید ہے کہ مسئلہ واضح اور مبرہن ہے اور اب اس میں کوئی اِشکال نہیں رہا ہو گا۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم.

أبو سلمان سراج الاِسلام حنیف

۱۹۔اگست ۲۰۰۷

Hadees E Rasool Par Aiterazat Aur Ghair Ahle Hadees Ki Gaalio k Jawabat

مدرسہ نصرۃ العلوم کے ایک ہونہار مدرس جناب حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے "ہدایہ علماء کی عدالت میں" جسمیں لکھتے ہیں:۔ایک واقعہ (غالباً نصرۃ العلوم والوں کے ہاں) مشہور ہے کہ ایک حنفی نے اہلحدیث لڑکی سے نکاح کیا وہ لڑکی ہر وقت خاوند کو بخاری شریف پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی رہتی تھی ایک دفعہ خاوند نے اس لڑکی کو کہا کہ آج اُلٹی لیٹ جا میں نے تیری دبر زنی کر کے بخاری شریف پر عمل کرنا ہے۔ اس عورت نے کہا کیا یہ بات بخاری میں موجود ہے؟ تو خاوند نے بخاری کا یہ صفحہ (تفسیر نساء وکم حرث لکم) کھول کر علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا ترجمہ اردو بخاری پڑھ کر سنایا۔ عورت کہنے لگی مجھے معاف کرو۔ آئندہ بخاری پر عمل کرنے کے لئے تجھے تنگ نہیں کرونگی۔ صفحہ ۹۶ تا ۹۷

Ref: Hadees E Rasool Par Aiterazat Aur Ghair Ahle Hadees Ki Gaalio k Jawabat.pdf

ایک طرف تو امام بخاری نے ادھوری ذومعانی حدیث لکھی دوسری طرف ممانت والی حدیث کو ضعیف کہا۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔

صحیح بخاری پر حملے صحیح بخاری پر منکرین حدیث کے حملے اور ان کا مدلل جواب

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح ترین کتاب ہے بخاری و مسلم ان دونوں کتابوں کو ساری امت نے قبول کر لیا ہے سوائے تھوڑے حروف کے جن پر بعض حفاظ مثلا دار قطنی نے تنقید کی ہے لیکن ان دونوں کی صحت پر امت کا اجماع ہے اور اجماع امت اس پر عمل کرنے کو واجب کرتا ہے اس کتاب میں مصنف نے بخاری کی چند احادیث پر دور حاضر کے منکرین حدیث نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کا بالتفصیل جواب دیا ہے جس کے مطالعہ سے ان حضرات کی علمی قابلیت اور دیانت وامانت کا خوب نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

http://kitabosunnat.com/kutub-library/article/urdu-islami-kutub/4-radd-fitna-inkar-e-hadees/260-sahee-bukhari-par-munkirin-e-hadeeth-k-hamlay-aur-un-ka-mudallil-jawab.html

The compiler is not rejecting Ahadith, but waiting for point to point reply by producing a Sahih Hadith from Sahih Bukhari (not other books) prohibiting Anal Sex.

Sahih Bukhari Said on Anal Sex Matters Dash Dash Dash

بخاری شریف مترجم جلد دوم ۷۹۷ پارہ ۱۸ - کتاب التفسیر

۱۶۲۳ حدثنا ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام عن ابن جريج قال سمعت ابن ابي مليكة يقول قال ابن عباس رض حتى اذا... استيأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا خفيفة ذهب بها هناك وتلا حتى يقول الرسول والذين امنوا معه متى نصر الله الا ان نصر الله قريب فلقيت عروة بن الزبير فذكرت له ذلك فقال قالت عائشة معاذ الله والله ما وعد الله رسوله من شيء قط الا علم انه كائن قبل ان يموت ولكن لم يزل البلاء بالرسل حتى خافوا ان يكون من معهم يكذبونهم فكانت تقرؤها وظنوا انهم قد كذبوا مثقلة۔

باب قوله تعالى نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم وقدموا لانفسكم

۱۶۲۴ حدثنا اسحق اخبرنا النضر بن شميل اخبرنا ابن عون عن نافع قال كان ابن عمر رض اذا قرأ القرآن لم يتكلم حتى يفرغ منه فأخذت عليه يوما فقرأ سورة البقرة حتى انتهى الى مكان قال تدري فيما انزلت قلت لا قال انزلت في كذا وكذا ثم مضى + وعن عبد الصمد حدثني ابي حدثني ايوب عن نافع عن ابن عمر فأتوا حرثكم انى شئتم قال يأتيها في + رواه محمد بن يحيى بن سعيد عن ابيه عن عبيد الله .... عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه

۱۶۲۵ حدثنا ابو نعيم حدثنا سفيان عن ابن المنكدر سمعت جابرا رض قال كانت

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ ابن عباسؓ نے (سورہ یوسف میں) یوں پڑھا۔ حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے۔ یہ آیت (سورہ بقرہ کی) پڑھی حتی یقول الرسول والذين امنوا معه متى نصر الله الا ان نصر الله قريب۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر سے ملا۔ میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی۔ انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اسکو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہو گا۔ بات یہ ہے کہ پیغمبروں کی آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے (مدد آنے میں اتنی دیر ہوتی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہوا ان کی امت کے لوگ ان کو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ اس آیت کو (سورہ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں وظنوا انهم قد كذبوا تشدید سے

باب نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم وقدموا لانفسكم ...... کی تفسیر

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمر جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔ ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورہ بقرہ (پارہ ۲) پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے نساؤکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے۔ یہ آیت کس باب میں اتری۔ میں نے کہا نہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں۔ پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ فأتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا

(___يَأْتِيهَا فِي)___" (Volume 6, Book 60, Number 50, # 4253)

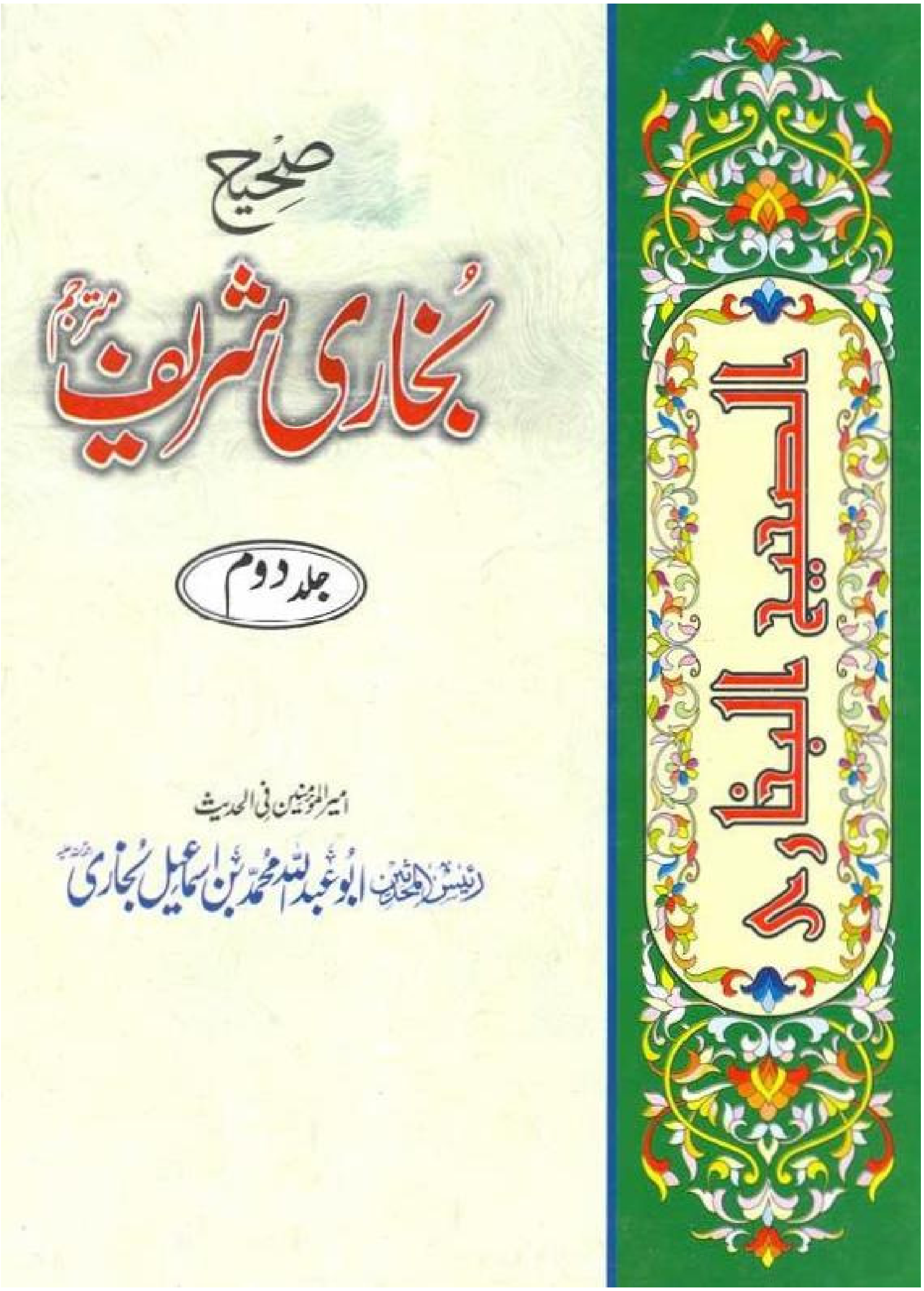
صحیح
بخاری شریف
مترجم
جلد دوم
امیر المؤمنین فی الحدیث
رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری

۱۵

باب	مضمون	صفحہ
۵۸۸	اللہ تعالیٰ کے قول ومن حیث خرجت فول وجھک شطرالمسجدالحرام وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ کی تفسیر۔	۷۸۵
۵۸۹	اللہ تعالیٰ کے قول ان الصفا والمروہ من شعائر اللہ کی تفسیر۔	۷۸۵
۵۹۰	اللہ تعالیٰ کے قول ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا کی تفسیر۔	۷۸۶
۵۹۱	اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم القصاص کی تفسیر۔	۷۸۷
۵۹۲	اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام......الخ کی تفسیر۔	۷۸۷
۵۹۳	اللہ کے قول ایاما معدودات......الخ کی تفسیر۔	۷۸۹
۵۹۴	اللہ تعالیٰ کے قول فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ کی تفسیر۔	۷۹۰
۵۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم کی تفسیر۔	۷۹۰
۵۹۶	اللہ تعالیٰ کے قول وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض......الخ کی تفسیر۔	۷۹۱
۵۹۷	اللہ تعالیٰ کے قول ولیس البر بان تاتوا البیوت من طھورھا......الخ کی تفسیر۔	۷۹۲
۵۹۸	اللہ تعالیٰ کے قول وقاتلو ھم حتٰی لاتکون فتنۃ ......الخ کی تفسیر۔	۷۹۳
۵۹۹	اللہ تعالیٰ کے قول وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کی تفسیر۔	۷۹۳
۶۰۰	فمن کان منکم مریضا......الخ کی تفسیر۔	۷۹۴
۶۰۱	اللہ تعالیٰ کے قول فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج ......الخ کی تفسیر۔	۷۹۴
۶۰۲	اللہ تعالیٰ کے قول لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم کی تفسیر۔	۷۹۵
۶۰۳	اللہ تعالیٰ کے قول ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی تفسیر۔	۷۹۵
۶۰۴	اللہ تعالیٰ کے قول ومنھم من یقول ربنا آتنا فی الدنیا......الخ کی تفسیر۔	۷۹۶
۶۰۵	اللہ تعالیٰ کے قول وھو ابدالخصام کی تفسیر۔	۷۹۶
۶۰۶	اللہ تعالیٰ کے قول ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ......الخ کی تفسیر۔	۷۹۷
۶۰۷	اللہ کے قول نساء کم حرث لکم......الخ کی تفسیر	۷۹۷
۶۰۸	اللہ تعالیٰ کے قول واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن......الخ کی تفسیر۔	۷۹۸
۶۰۹	اللہ تعالیٰ کے قول والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا......الخ کی تفسیر۔	۷۹۹
۶۱۰	اللہ تعالیٰ کے قول حافظوا علی الصلوٰت والصلوۃ الوسطیٰ کی تفسیر۔	۸۰۱
۶۱۱	اللہ تعالیٰ کے قول وقوموا للہ قانتین کی تفسیر۔	۸۰۱
۶۱۲	اللہ کے قول فان خفتم فرجالا او رکبانا کی تفسیر۔	۸۰۱
۶۱۳	اللہ کے قول والذین یتوفون منکم و یذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم......الخ کی تفسیر۔	۸۰۳
۶۱۴	اللہ تعالیٰ کے قول واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ کی تفسیر۔	۸۰۳
۶۱۵	اللہ تعالیٰ کے قول ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ کی تفسیر۔	۸۰۳
۶۱۶	اللہ کے قول لا یسئالون الناس الحافا کی تفسیر۔	۸۰۴
۶۱۷	اللہ تعالیٰ کے قول واحل اللہ البیع ......الخ کی تفسیر۔	۸۰۵
۶۱۸	اللہ کے قول یمحق اللہ الربوا......الخ کی تفسیر۔	۸۰۵
۶۱۹	اللہ تعالیٰ کے قول فاذنوا بحرب من اللہ......الخ کی تفسیر۔	۸۰۵
۶۲۰	اللہ تعالیٰ کے قول وان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ......الخ کی تفسیر۔	۸۰۵
۶۲۱	اللہ تعالیٰ کے قول واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ کی تفسیر۔	۸۰۶
۶۲۲	اللہ تعالیٰ کے قول وان تبدوا مافی انفسکم او	

مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کیا کہا مجھ سے ابن جریج نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا(وہی حدیث جو اوپر گزری ہے)

٦٠٠- باب قوله ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - إِلَى - قَرِيبٌ﴾

باب ﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ - إِلَى - قَرِيبٌ﴾ کی تفسیر

١٦٣٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ﴿حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا﴾ خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلاَ : ﴿حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيبٌ﴾. فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَعَاذَ اللهِ، وَاللهِ مَا وَعَدَ اللهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلاَءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ، فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا ﴿وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا﴾ مُثَقَّلَةً.

۱۶۳۳- مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے ' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سورۂ یوسف میں) یوں پڑھا ﴿حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا﴾ تخفیف کے ساتھ اور اس کا مطلب وہی سمجھے جو اس آیت کا ہے۔ یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) پڑھی ﴿حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللهِ أَلاَ إِنَّ نَصْرَ اللهِ قَرِيبٌ﴾ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں پھر میں عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا- میں نے ان سے ابن عباس کی یہ تفسیر بیان کی- انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہتی تھیں اللہ کی پناہ پیغمبر تو جو وعدہ اللہ نے ان سے کیا ہے اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ مرنے سے پہلے پورا ہوگا- بات یہ ہے کہ پیغمبر کی آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے- (مدد آنے میں اتنی دیر ہوئی) کہ پیغمبر ڈر گئے ایسا نہ ہو ان کی امت کے لوگ ان کو جھوٹا سمجھ لیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس آیت کو (سورۂ یوسف کی) یوں پڑھتی تھیں ﴿وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا﴾ تشدید سے-

٦٠١- باب قوله تعالى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لأَنْفُسِكُمْ﴾ الآيَةَ

باب ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لأَنْفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر

١٦٣٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا،

۱۶۳۴- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا ابن عمر جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے- ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے) پڑھ

فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ: تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ؟ قُلْتُ: لا. قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى.

وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ، فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾.

٦٠٢ - باب قوله ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ح. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾.

رہے تھے - جب اس آیت پر پہنچے نسائکم حرث لکم تو مجھ سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اتری؟ میں نے کہا نہیں - ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا فلاں فلاں باب میں - پھر تلاوت کرنے لگے اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا فاتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے -

۱۶۳۵ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری -

باب ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ کی تفسیر

۱۶۳۶ - ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے عباد بن راشد نے کہا ہم سے حسن نے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے انہوں نے کہا میری ایک بہن تھی اس کو (اس کے اگلے خاوند نے) نکاح کا پیغام دیا - (دوسری سند) اور ابراہیم بن طہمان نے یونس سے روایت کی انہوں نے امام حسن بصری سے کہا مجھ سے معقل بن یسار نے بیان کیا (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے کہ معقل بن یسار کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دی اور عدت گزرنے تک اس کو چھوڑ دیا - (رجعت نہیں کی) جب عدت گزر گئی (طلاق بائن ہو گیا) تو پھر اس نے نکاح کا پیغام دیا لیکن معقل نے منظور نہ کیا (گو عورت چاہتی تھی) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ -

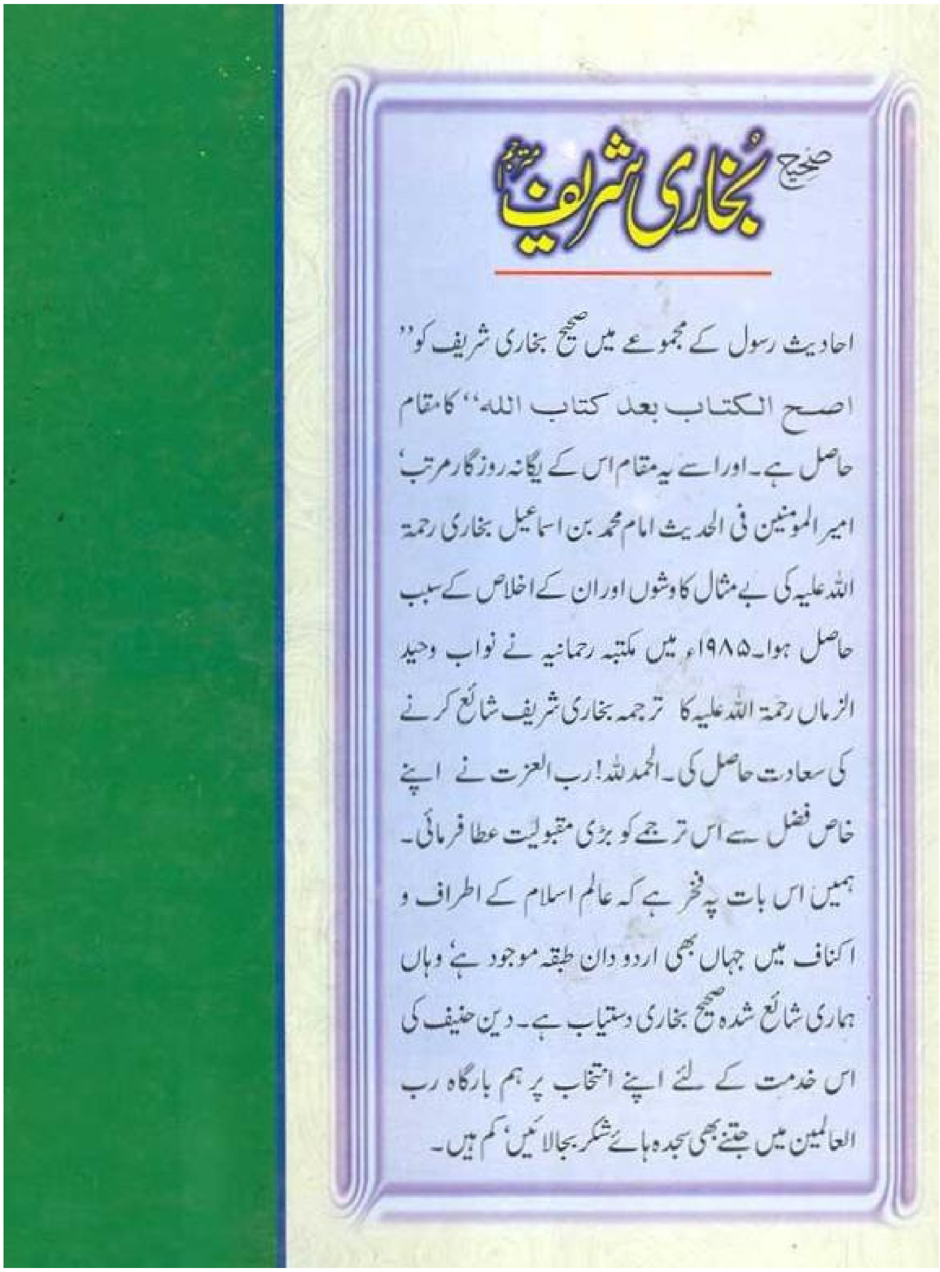
صحیح بخاری شریف مترجم

احادیث رسول کے مجموعے میں صحیح بخاری شریف کو ''اصح الکتاب بعد کتاب اللہ'' کا مقام حاصل ہے۔ اور اسے یہ مقام اس کے یگانہ روزگار مرتب' امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال کاوشوں اور ان کے اخلاص کے سبب حاصل ہوا۔ ۱۹۸۵ء میں مکتبہ رحمانیہ نے نواب وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ بخاری شریف شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ! رب العزت نے اپنے خاص فضل سے اس ترجمے کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ ہمیں اس بات پہ فخر ہے کہ عالم اسلام کے اطراف و اکناف میں جہاں بھی اردو دان طبقہ موجود ہے' وہاں ہماری شائع شدہ صحیح بخاری دستیاب ہے۔ دین حنیف کی اس خدمت کے لئے اپنے انتخاب پر ہم بارگاہ رب العالمین میں جتنے بھی سجدہ ہائے شکر بجالائیں' کم ہیں۔

http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari3.pdf
http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari2.pdf
http://www.millat.com/hadithpak/pdf/bokhari1.pdf

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٌ .

١٦٤٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً .

بَابُ ۵۹۷ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَةَ .

١٦٤١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي - رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

١٦٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی افتاد نہیں پڑی۔ ان پر سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت :- یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی اُمید نہ رہی اور لوگ یہ سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اس وقت ہماری مدد آئی (سورۂ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت: حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی مُلیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش ضرور ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ جب ایک روز میں اُن کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ مذکورہ سورت پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔ عبداللہ، ان کے والد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت: "تم آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو" اسی بارے میں نازل ہوئی ہے (رجال کے متعلق)۔ محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

کتاب حدیث صحیح بخاری کی غلطی

Sahih Bukhari is Silent (Dash) about Sex Matters: Arabic Urdu English

مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اغلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے۔

Urdu Translator Does Tahrif Of Hadiths When He Finds The Text Uncomfortable

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب تفاسیر کا بیان

باب اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔

حدیث نمبر 4177

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَ أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ <u>يَأْتِيهَا فِي</u> رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

اسحق، نضر، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ <u>سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اغلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے</u> یہی حدیث یحیی، قطان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

The underlined part in Urdu is not a part of Arabic Hadith, an example of tampering of facts.

<u>مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اغلام کرتے تھے چناچہ اس آیت سے اس فعل سے</u>

روکا گیا ہے

Prophetic Commentary on the Qur'an (Tafseer of the Prophet (pbuh))

Bukhari :: Book 6 :: Volume 60 :: Hadith 50

Narrated Nafi':

*Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed? " I replied, "No." He said, "It was revealed in such-and-such connection." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:--"So go to your tilth when or how you will" Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife **in . ."** (**Dash, Dash, Dash**.)*

Pakistani Edition of Printed Sahih Bukhari Allows Anal Sex

(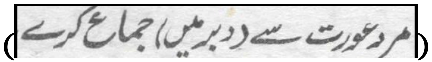
مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے
)

See the two different versions of translation of the same narration.

Urdu Translation by Ahle Hadith Scholar Waheed-uz-Zaman

باب نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم ...... کی تفسیر
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے
خبر دی کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے
کہا ابن عمرؓ جب قرآن کی تلاوت کرتے تو تلاوت سے فارغ ہونے تک
بات نہ کرتے۔ ایک دن قرآن میں نے پکڑ لیا وہ سورۂ بقرہ (یاد سے)
پڑھ رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے نساؤکم حرث لکم تو مجھ
سے کہنے لگے تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اتری۔ میں نے کہا
نہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا فلاں فلاں باب میں۔ پھر تلاوت کرنے لگے اور
عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، کہا مجھ سے میرے
والد نے بیان کیا کہا مجھ سے ایوب نے انہوں نے نافع سے انہوں
نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا۔ فاتوا حرثکم سے یہ مراد ہے کہ
مرد عورت سے (دبر میں) جماع کرے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحیٰی
بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں
نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

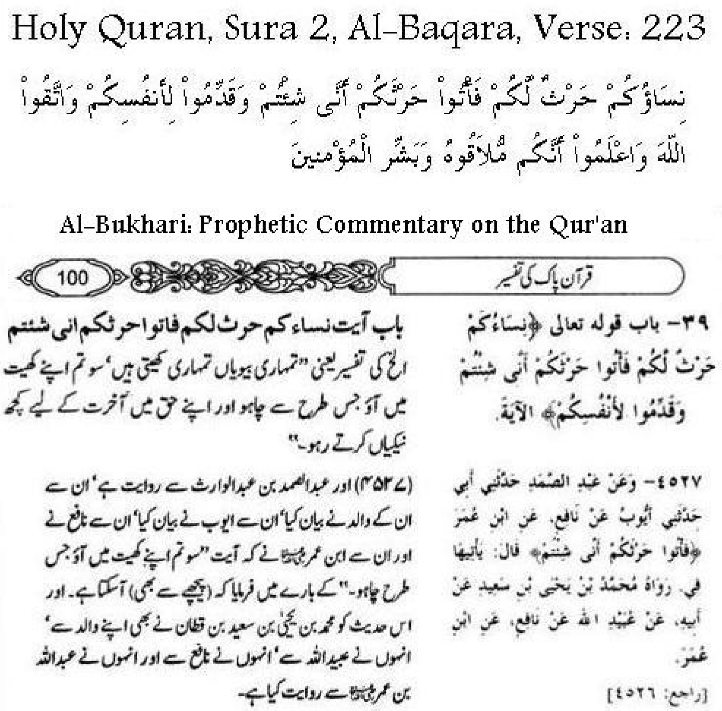
Holy Quran, Sura 2, Al-Baqara, Verse: 223

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُم مُّلَٰقُوهُ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ

Al-Bukhari: Prophetic Commentary on the Qur'an

100 قرآن پاک کی تفسیر

٣٩- باب قوله تعالى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لأَنْفُسِكُمْ﴾ الآيَةَ.

باب آیت نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم الخ کی تفسیر یعنی "تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح سے چاہو اور اپنے حق میں آخرت کے لیے کچھ نیکیاں کرتے رہو۔"

٤٥٢٧- وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ: يَأْتِيهَا فِي. رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.
[راجع: ٤٥٢٦]

(۴۵۲۷) اور عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے ایوب نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آیت "سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو۔" کے بارے میں فرمایا کہ (پیچھے سے بھی) آسکتا ہے۔ اور اس حدیث کو محمد بن یحییٰ بن سعید بن قطان نے بھی اپنے والد سے، انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے نافع سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg

http://en.wikipedia.org/wiki/File:Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg

Anal Sex Or Intercourse And Islam (www.noorclinic.com)-وطی فی الدبر

وطی فی الدبر (ڈاکٹر سید مبین اختر)

(Anal Sex or Anal intercourse)

حدیث الکتاب العیر (۱۸۵علامہ وحید الزماں) اللہ تعالیٰ کے اس قول نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم۔ کی تفسیر ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کی۔ کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی۔ کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے۔ انہوں نے نافع سے۔ انہوں نے کہا۔ ابن عمرؓ جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے۔ تو تلاوت سے فارغ ہونے تک بات نہ کرتے۔ ایک دن میں ان کے پاس گیا، وہ قرآن شریف میں سے سورۃ بقرہ (یاد سے) پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے، نساؤکم حرث لکم؛ تو مجھ سے کہنے لگے، تو جانتا ہے یہ آیت کس باب میں اُتری؟ میں نے کہا۔ نہیں؛ ابن عمرؓ نے کہا، فلاں فلاں باب میں، پھر تلاوت کرنے لگے۔ عبدالصمد بن عبدالوارث سے روایت ہے کہ میرے والد نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ایوب نے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا، اس آیت سے یہ مراد ہے کہ مرد عورت سے دُبر یعنی مقعد (Anus) میں کرے، اس حدیث کو محمد بن یحیٰی بن سعید قطان نے بھی اپنے والد سے، انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا۔

اس روایت میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس باب میں اتری۔ اسحاق بن راہو کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ عورتوں سے دُبر یعنی مقعد (Anus) میں جماع کرنے کے باب میں اتری۔ ابن عمرؓ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ اور شافعی رحمتہ اللہ علیہ بھی پہلے اس کے قائل تھے۔ حاکم نے کہا کہ جدید قول شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ حرام ہے۔ حافظ نے کہا کہ بہت سی حدیثیں اس کے منع میں وارد ہیں۔ حاکم نے مناقب شافعی رحمتہ اللہ علیہ میں نقل کیا ہے کہ امام شافعی اور امام محمد میں وطی فی الدبر (Anal intercourse) کے باب میں بحث ہوئی۔

امام محمد نے کہا: حُرث تو فرج ہے۔ دُبر (مقعد) حرث یعنی کھیتی نہیں ہے۔ شافعی نے کہا: پھر اگر کوئی ران میں یا پنڈلیوں میں جماع کرے تو اس کو حرام کہنا چاہیے، امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ لفظ دُبر میں امام بخاری نے چھوڑ دیا۔ اس کو ابن جریر نے موصول کیا ہے، اس میں صرف مذکور ہے۔ یا تیہا فی الدبر۔ اس کو طبرانی نے

وصل کیا۔اس میں صاف یوں ہے کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اتری۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا۔کہا کہ ہم سے سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ نے، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے کہا میں نے جابر سے سنا۔وہ کہتے تھے، ’’یہودیوں کا یہ خیال تھا۔کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے اس کے فرج میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے۔اس وقت اللہ تعالٰی نے یہ آیت اتاری۔نساؤکم حرث لکم فاتو احراتکم انی شئتم‘‘یعنی کیف شئتم (آیت کریمہ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۳ پارہ دوم)

یعنی جس طرح چاہو۔لٹا کر، بٹھا کر، کھڑا کر کے مگر ہر حالت میں دخول فرج (Vagina) میں ہونا چاہیے، نہ کہ دبر میں۔اکثر علماء نے اس آیت کے یہی معنی رکھے ہیں۔بعضوں نے کہا۔انی این کے معنوں میں ہے۔یعنی جہاں چاہو۔قبل یا دبر میں اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے۔لیکن یہ قول مرجوح ہے۔مازری نے کہا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔جو وطی فی الدبر کو درست کہتا ہے وہ انی کو این کو معنوں میں لیتا ہے۔جو حرام کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ آیت یہود کے دور میں اتری تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ آگے سے جماع کرو، یا پیچھے سے، مگر ہر حال میں جماع فرج میں ہونا چاہیے۔حافظ نے کہا، عموم لفظ کا اعتبار ہوا کرتا ہے، نہ خصوص کا۔تو آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلے گا۔مگر بہت سی حدیثیں اس کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں۔ان سے آیت کا مفہوم خاص ہوسکتا ہے۔ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری، ذہلی، بزار، نسائی اور ابو علی نیشاپوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔میں کہتا ہوں اس حدیث کے کئی طریق ہیں، اور سب طریق ملا کر وہ حجت لینے کے لائق ہوجاتی ہے۔جیسے خزیمہ بن ثابت کی حدیث اس کو امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا۔ابن حبان نے اس کو صحیح کہا، اسی طرح ابو ہریرہؓ کی حدیث اس کو ترمذی اور امام احمد نے نکالا۔ابن حبان نے اس کو بھی صحیح کہا اور ترمذی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا ’’اللہ تعالٰی اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو مرد یا عورت سے دبر میں جماع کرے۔‘‘

(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر۔پارہ ۱۸۵۔حضرت علامہ وحید الزماں)

(کتاب: نوجوانوں کے خصوصی مسائل صفحہ: 90 مصنف: ڈاکٹر سید مبین اختر)

See What Bukhari Does

Abdullah Ibne Umar was reciting the Qur'an. When he reached verse 2:223, he asked Naaf'e whether he knew the application of this verse. Then he went on to explain: "Your women are your tilths therefore go to your tilths, as you please. If you wish, go into her . . . . . . (Bukhari 2:729).

It is astounding that even the original Arabic text leaves a blank space here.

Ref: Islam: The True History and False Beliefs by Shabbir Ahmed, M. D.

Ibn Hajar said in Fath al Baari

AlBukhaari narrated from Naafi' from Ibn Umar (may Allaah be pleased with him): "so go to your tilth when or how you will"; he said: "He approach her from …"

Ibn Hajar Said In Fath AlBaari (8/189): He May Approach Her in Her Back Passage

***This is how it appears in all the texts. It does not mention what comes after the word "from"**. End quote.*

*And he quoted what is mentioned in some reports elsewhere than in Saheeh alBukhaari, that Ibn 'Umar said: **He may approach her in her back passage**, that is, Anal Sex.*

http://www.google.com.pk/url?sa=t&source=web&cd=1&ved=0CBMQFjAA&url=http%3A%2F%2Fen.wikipedia.org%2Fwiki%2FFile%3AInterpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg&rct=j&q=Interpretation_of_Quran_Verse_by_Sahih_Bukhari_Hadith.jpg&ei=MlqfTIa3AZGEvAOkvqCoAw&usg=AFQjCNHD6CzUMZIpYXrzWfbbzoxyksB5BA&cad=rja

http://www.scribd.com/doc/25487330/Analysis-of-Sahih-Bukhari-Narration-on-Anal-Sex-Permissibility

http://www.scribd.com/doc/10158965/Anal-Sex-Is-Allowed-by-Sahih-Bukhari-Narration-Prohibited-by-Others-in-Islam

Difference between "Intercourse in Vagina from Anal Side" & "Intercourse in Anus"

جماع (وطی من دبر فی قبل) اور (وطی فی دبر) فرق میں

Intercourse From Anal Side Into Vagina = (وطی من دبر فی قبل) جماع

Intercourse In Anus = (وطی فی دبر) جماع

Jama Fi Dubar, Wati Fi Dubar

جماع فی دبر　　　　وطی فی دبر

وطی من دبر فی قبل

اَلْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا

وطی فی دبر

قَالَ يَأْتِيهَا فِي ......**dash,dash,dash**...... (بخاری شریف)

قَالَ يَأْتِيهَا فِي دبر　　**No dash**　　(امام طبری.)

"یہاں سے اُن لوگوں کو غلطی لگی جنہوں نے ائمہ اور اَسلاف سے اس کی اِباحت اور جواز کو نقل کیا ہے' حالانکہ اسلاف اور ائمہ نے اس بات کو جائز مانا ہے کہ دُبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا جائے' نہ کہ دُبر کی طرف سے دُبر میں۔ سننے والے کو مِنْ [یعنی: سے] اور فِيْ [یعنی: میں] میں غلطی لگی اور وہ مِنْ [سے] کو فِيْ [میں] بنانے لگا' جو نہایت قبیح ترین اور فحش ترین غلطی ہے۔"

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

حدیث نمبر 3435

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابوبکر، سفیان ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے اگلے مقام میں وطی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت مبارکہ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ۔

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3363

Jabir (Allah be pleased with him) declared that the Jews used to say: When a man has intercourse with his wife through the vagina but being on her back. the child will have squint, so the verse came down:" Your wives are your tilth; go then unto your tilth as you may desire" (ii. 223)

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

حدیث نمبر 3436

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ

محمد بن رمح، لیث، ابن ہاد، ابن حازم، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود

نے کہا جب عورت سے اس کے پیچھے کی جانب سے اس کے اگلے حصہ میں وطی کی جائے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) نازل کی گئی۔

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3364

Jabir (b. Abdullah) (Allah be pleased with him) reported that the Jews used to say that when one comes to one's wife through the vagina, but being on her back, and she becomes pregnant, the child has a squint. So the verse came down:" Your wives are your ti'lth; go then unto your tilth, as you may desire."

کتاب حدیث صحیح مسلم

کتاب نکاح کا بیان

باب اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دبر میں نہ کرنے کے بیان میں

3437 حدیث نمبر

وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبدالوارث بن عبدالصمد، ایوب، محمد بن مثنی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن مثنی، عبدالرحمن، سفیان، عبیداللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ ابو معن، وہب ابن جریر، نعمان بن راشد، سلیمان بن معبد، معلی بن اسد، عبدالعزیز، ابن مختار، سہیل بن ابی صالح مختلف اسناد سے وہی حدیث مروی ہے زہری کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شوہر اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے اور اگر چاہے تو سیدھا لٹا کر صحبت کرے مگر جماع ایک سوراخ میں کرے یعنی آگے والے حصہ میں

The Book of Marriage (Kitab Al-Nikah)

Muslim :: Book 8 : Hadith 3365

This hadith has been reported on the authority of Jabir through another chain of transmitters, but in the hadith transmitted on the authority of Zuhri there is an addition (of these words):" If he likes he may (have intercourse) being on the back or in front of her, but it should be through one opening (vagina)."

زہری کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شوہر اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے اور اگر چاہے تو سیدھا لٹا کر صحبت کرے
مگر جماع ایک سوارخ میں کرے یعنی آگے والے حصہ میں

Jama Fi Dubar, Wati Fi Dubar

بَاب جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ کہ دبر میں

٣٥٣٥- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

٣٥٣٥- جابرؓ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنویں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگے نہ کہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

٣٥٣٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ.

٣٥٣٦- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٣٥٣٧- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

٣٥٣٧- جابر سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قبل میں۔

بَاب تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے

٣٥٣٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

٣٥٣٨- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

(٣٥٣٧) ☆ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر۔ اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

(٣٥٣٨) ☆ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لیے کہ شوہر تو

کسی نے کہا بخاری میں یہ روایت قول رسول نہیں ہے بلکہ صحابی کا بیان ہے۔

ساری ہی احادیث پہلے قول راوی پھر قول صحابی پھر قول رسول ہیں ۔

اگر صحابی کا قول غلط اور ناقابل اعتبار ہے تو پھر صحابی کا بیان کردہ قول رسول کیسے قابل اعتبار ہو سکتا ہے ؟

اب کس صحابی کی بات مانیں؟

اگر بخاری میں بیان کردہ حدیث قول رسول نہیں تو مسلم میں بھی قول رسول والی حدیث نہیں ہے۔

اب پہلی دو کتابیں (بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ اور مسلم) تو اس مسئلے پر فارغ ہیں۔

اب اور کتنی کتابیں پڑھیں ؟

اسلام اور جنس کے لیے کم سے کم کتنی کتابوں کی ضرورت ہے ؟

How Many Books Are Required For Sex in Islam ?

Entire Collection Of Hadith Is Available In Over 100 Books

Question:

Assalam U Alaekum

I really appreciate your work.

Please, I want to know the all books of Hadith in which I can find all the Hadith available, from which other books might have been derived.

Yours sincerely,

Kazi Muhammad Umar

Hyderabad, Pakistan

Dear Brother

Wa alaikum us salaam wa Rahmatullah wa Barakatuhu

Many thanks for your kind comments. It will be great if you please introduce yourself.

Regarding your question, entire collection of Hadith is available in over 100 books. Fortunately, they are available now in soft format. See the following links:

For Word Format: http://www.almeshkat.net/books/index.php See the section "Al-Hadith wa Kutub us Sunnah"

For Scanned PDF Format: http://www.waqfeya.net . See the section "Al-Hadith us Sharif wa U'loomuhu"

This collection includes Sahih & Za'eef, all type of Hadith. If you manage to collect Sihah Sitta, Musnad Ahmed, Musannaf Ibn Abi Sheba & Tabrani, you can get almost 95% of Ahadith.

Remember in your prayers

wassalaam

Mubashir

Sep 2009

Assalam U Alaekum

I am a programmer and a 3d animator, I have been studying Hadith and its knowledge for several years (but not proffesional one) I have hundred of books of Hadith in soft format but what I am interested in is, knowing a number of handful of books in which I can get the whole Ahadith without leaving a single one.

I heard about you from a friend whose name is Atif, he told me that he contacted you via email and learned from your site the Ilmul Hadith.

Kazi Muhammad Umar

Dear Brother

Wa alaikum us salaam wa Rahmatullah

Nice to hear about you. It is very nice that you have a strong interest in religion along with your profession. Some scholars in the past tried to prepare a comprehensive collection of all available Ahadith. For example, Imam Jalal ud Din Sayouti prepared a collection جمع الجوامع. It is available at:

http://www.almeshkat.net/books/open.php?cat=8&book=2307

All of these efforts were one-man efforts because working in teams was not the style of that time. Now it is possible to make a comprehensive collection due to development in IT. You can see the software of www.turath.com and Maktaba Shamela at www.shamela.ws . They have tried to collect all available books in Hadith at one place.

Practically it was a difficult task in earlier centuries because the books other than Sihah Sitta were not commonly available. Now it is possible due to a huge amount of work done on the books other than Sihah Sitta.

I'll really appreciate if you please share your views, comments and questions on the Hadith course I've developed.

wassalaam

Mubashir

Sep 2009

http://www.mubashirnazir.org/QA/000100/Q0085-Hadith.htm

No Narratives on the Prohibition of Anal Sex In Sahih Bukhari, the Sahih Muslim and the Mu'atta Imaam Malik And Directives of the Shari`ah

"Keeping in view the condition of these narratives (as discussed in full article, given later), it should be quite obvious why I have not based my argument on these narratives. Though the referred narratives have been reported in some of the collections of hadith, yet I cannot call the contents of these narratives "**directives of the Shari`ah**". There are two reasons for this. Firstly because, as is pretty obvious from the discussion above that the **sanad** (chain of narrators) of these narratives is not reliable to qualify for ascription of the saying to the Prophet (pbuh). This weakness in **sanad** is actually a hinderance for me in ascribing something to the Prophet (pbuh) which has not reached us through reliable sources. Secondly, because in my opinion, the nature of **Khabr-e-wahid** (**hadith**) is such that it does not allow us to base the directives of **Shari`ah** on it alone. It seems that even if the Prophet (pbuh) had said something about the prohibition of anal sex, it should be placed as a natural prohibition (as I have done in my referred answer) rather than a prohibition of the **Shari`ah**. Prohibitions mentioned in **khabr-e-wahid** (**hadith**) are those that are either natural prohibitions or clear corollories of prohibitions mentioned in the Qur'an (**Shari`ah**). Unless a prohibition mentioned in a **khabr-e-wahid** (**hadith**) clearly relates to a natural prohibition or is clearly related to a prohibition mentioned in the Qur'an, the ascription of such **khabr-e-wahid** (**hadith**) to the Prophet (pbuh) becomes quite questionable.

In the referred case, although it is quite clear that prohibition of anal sex is a natural prohibition but the reason that I avoided quoting these narratives ascribed to the Prophet (pbuh) was that, in my opinion, the **sanad** of these narratives is not reliable enough to ascribe these to the Prophet (pbuh).

Moreover, we see that none of the three most accepted collections of the sayings ascribed to the Prophet (pbuh), that is the **Sahih Bukhari**, the **Sahih Muslim** and the **Mu'atta Imaam Malik** contain any of these narratives ascribed to the Prophet (pbuh). This fact obviously, creates serious doubts regarding the ascription of such narratives to the Prophet (pbuh).

I hope this helps. In case any aspect of my answer remains unclear, please feel free in writing back to me at your convenience".

Regards

The Learner

http://www.understanding-islam.com/rb/mb-061.htm

کچھ جاہل کہتے ہیں کہ "فی دبر" کا مطلب ہے کہ دبر کی طرف سے آگے کی طرف

توپھر (امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا) کا ان احادیث میں کیا مطب ہے ؟

7 - نکاح کا بیان: (130)

نکاح کے مختلف مسائل کا بیان

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395		حدیث مرفوع		مکررات 3

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395		حدیث مرفوع		مکررات 3

ہناد، وکیع، سفیان سہیل بن ابی صالح، حارث بن مخلد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

سنن ابوداؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 395		حدیث مرفوع		مکررات 3

Narrated AbuHurayrah :

The Prophet (peace_be_upon_him) said: He who has intercourse with his wife through her anus is accursed.

12 - رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1164		حدیث مرفوع		مکررات 5

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1164		حدیث مرفوع		مکررات 5

ابوسعید، ابوخالد، ضحاک بن عثمان، مخرمہ بن سلیمان، کریب، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے یعنی پیچھے سے جماع کرے یہ حدیث حسن

غریب ہے۔

(Allah does not look at a man who had anal sex with another man or a woman.)

At-Tirmidhi said, "Hasan Gharib." This is also the narration that Ibn Hibban collected in his Sahih, while Ibn Hazm stated that this is an authentic Hadith.

In addition, Imam Ahmad reported that `Ali bin Talaq said, "Allah's Messenger forbade anal sex with women, for Allah does not shy away from truth." Abu `Isa At-Tirmidhi also reported this Hadith and said, "Hasan".

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

اینل سیکس (Anal sex) کی ممانت کے بارے میں تمام مرفوع احادیث ضعیف ہیں ! (اور
اجازت کے بارے میں موقوف احادیث صحیح ہیں ؟ ؟)

Tafsir Durre Mansor J1 Told That All 20 Ahadith (مرفوع احادیث) Prohibiting Anal Sex Are Weak (Arabic)

وأخرج ابن أبي شيبة والدارمي والبيهقي في سننه عن ابن مسعود قال" محاشي النساء عليكم حرام
قال ابن كثير: هذا الموقوف أصح
قال الحافظ: في جميع الأحاديث المرفوعة في هذا الباب وعدتها نحو عشرين حديثا كلها ضعيفة لا يصح منها شيء والموقوف منها هو الصحيح
وقال الحافظ ابن حجر في ذلك: منكر لا يصح من وجه كما صرح بذلك البخاري والبزار والنسائي وغير واحد"

وأخرج ابنُ أبي شيبةَ ، والدارميُّ ، والبيهقيُّ في « سننِه » ، عن ابنِ مسعودٍ قال : محاشُّ النساءِ عليكم حرامٌ[٤] . قال ابنُ كثيرٍ : هذا الموقوفُ أصحُّ[٥] .

٦٠٦ سورة البقرة : الآية ٢٢٣

قال الحفاظُ في جميعِ الأحاديثِ المرفوعةِ في هذا البابِ وعِدَّتُها نحوُ عشرين حديثًا : كلُّها ضعيفةٌ ، لا يصِحُّ منها شيءٌ ، والموقوفُ منها هو الصحيحُ .

وقال الحافظُ ابنُ حجرٍ في ذلك : منكرٌ لا يصِحُّ من وجهٍ ، كما صرَّح بذلك البخاريُّ والبزارُ والنسائيُّ وغيرُ واحدٍ[١] .

تفسیر درمنثور جلد اول 684 البقرہ

امام ابن ابی شیبہ، دارمی اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ موقوف حدیث اصح ہے۔ حفاظ حدیث فرماتے ہیں اس مسئلہ کے متعلق تمام مرفوع احادیث جن کی تعداد تقریباً بیس ہے سب کی سب ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے اور ان میں سے موقوف صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں منکر ہے کسی طریق سے بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ بخاری، البزار، نسائی اور دوسرے علماء نے تصریح کی ہے۔

حدیث (عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے) کی صحت کا حال

امام بخاری فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔

12 - رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1162 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَمِعْت مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1162 حدیث مرفوع مکررات 5

احمد بن منیع، ہناد، ابومعاویہ، عاصم، عیسیٰ بن حطان، مسلم بن سلام، حضرت علی بن طلق سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو جائے تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں جماع نہ کرو اللہ حق بات کہنے سے حیا نہیں کرتا اس باب میں حضرت عمر، خزیمہ، ابن عباس، ابوہریرہ سے بھی روایت ہے حضرت علی بن طلق کی حدیث حسن ہے۔

میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاری کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں و کیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

In addition, Imam Ahmad reported that `Ali bin Talaq said, "Allah's Messenger forbade anal sex with women, for Allah does not shy away from truth." Abu `Isa At-Tirmidhi also reported this Hadith and said, "Hasan".

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

Abu Muhammad `Abdullah bin `Abdur-Rahman Darimi reported in his Musnad that Sa`id bin Yasar Abu Hubab said: I said to Ibn `Umar, "What do you say about having sex with women in the rear" He said, "What does it mean" I said, "Anal sex." He said, "Does a Muslim do that" This

Hadith has an authentic chain of narrators and is an explicit rejection of anal sex from Ibn `Umar.

Abu Bakr bin Ziyad Naysaburi reported that Isma`il bin Ruh said that he asked Malik bin Anas, "What do you say about having sex with women in the anus" He said, "You are not an Arab Does sex occur but in the place of pregnancy Do it only in the Farj (vagina)." I said, "O Abu `Abdullah! They say that you allow that practice." He said, "They utter a lie about me, they lie about me." This is Malik's firm stance on this subject. It is also the view of Sa`id bin Musayyib, Abu Salamah, `Ikrimah, Tawus, `Ata , Sa`id bin Jubayr, `Urwah bin Az-Zubayr, Mujahid bin Jabr, Al-Hasan and other scholars of the Salaf (the Companions and the following two generations after them). They all, along with the majority of the scholars, harshly rebuked the practice of anal sex and many of them called this practice a Kufr.

http://www.tafsir.com/default.asp?sid=2&tid=5921

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے حدیث (امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے۔

1 - طہارت جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے: (138)

حائضہ سے صحبت کی حرمت

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 126 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو عِيسَى لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيظِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَلَوْ كَانَ إِتْيَانُ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَّفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 126 مکررات 3 ریکارڈ 2/3 ریکاڈ نمبر 1510126

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 126 حدیث مرفوع مکررات 3

بندار، یحیی بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی، بہز بن اسد، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم، ابی تمیمہ ہجیمی، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا وہ عورت کے پیچھے سے آیا یا کسی کاہن کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

امام ابوعیسی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابوتمیمہ الھجیمی سے اور انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفارے کا حکم نہ دیتے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتمیمہ الھجیمی کا نام ظریف بن مجاہد ہے۔

3 - تیمم کا بیان: (102)

حائضہ سے صحبت منع ہے

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 1 حدیث نمبر 639 مکررات 3 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1610639

سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 639 حدیث مرفوع مکررات 3

ابو بکر بن ابی شیبہ و علی بن محمد، وکیع، حماد بن سلمہ، حکیم اثرم، ابو تمیمہ ہجیمی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو حائضہ کے پاس جائے یا عورت کے پیچھے کی راہ سے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اترے ہوئے (دین) کا انکار کیا۔

12 - رضاعت کا بیان: (31)

عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1163 حدیث مرفوع مکررات 5

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَلِيٌّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ

کتاب جامع ترمذی جلد 1 حدیث نمبر 1163 مکررات 5 ریکارڈ 4/5 ریکاڈ نمبر 1511163

جامع ترمذی: جلد اول: حدیث نمبر 1163 حدیث مرفوع مکررات 5

قتیبہ، وکیع، عبداللہ بن مسلم، ابن سلام، حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعلی نہ کرو یہ علی، حضرت علی بن طلق ہیں۔

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 80 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 80 مکررات 2 ریکارڈ 2/3 ریکاڈ نمبر 1620080

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 80 حدیث مرفوع مکررات 3

محمد بن عبدالملک بن ابی شوارب، عبدالعزیز بن مختار، سہیل بن ابی صالح، حارث بن مخلد، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے جو اپنی بیوی سے پیچھے کی راہ سے صحبت کرے۔

11 - نکاح کا بیان: (172)

عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے صحبت کی ممانعت

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 81 حدیث مرفوع مکررات 3

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَرَمِيٍّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 81 مکررات 1 ریکارڈ 3/3 ریکاڈ نمبر 1620081

سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 81 حدیث مرفوع مکررات 3

احمد بن عبدہ، عبدالواحد بن زیاد، حجاج بن ارطاۃ، عمرو بن شعیب، عبداللہ بن ہرمی، حضرت خزیمہ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتے (پھر ارشاد فرمایا) عورتوں کے پاس پیچھے کی راہ سے مت جا۔

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1646 حدیث موقوف مکررات 11 متفق علیہ 5

اسحاق، نضر، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ 2۔ البقرۃ: 223) تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ 2۔ البقرۃ: 223) سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے ( ) جماع کرے۔

یہی حدیث یحیی، قطان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے

کتاب حدیث صحیح بخاری

کتاب انبیاء علیہم السلام کا بیان

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا بیان۔

حدیث نمبر 3496

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

محمد بن بشار غندر شعبہ حکم حضرت ابووائل سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی نے عمار اور حسن کو کوفہ روانہ کیا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جہاد کے لئے آمادہ کریں تو عمار نے خطبہ پڑھ کر بیان کیا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ یقینا حضرت عائشہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں لیکن خدا نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم علی کا اتباع کرتے ہو یا عائشہ کی پیروی۔

Companions of the Prophet

Bukhari :: Book 5 :: Volume 57 :: Hadith 116

Narrated Abu Wail:

When 'Ali sent 'Ammar and Al-Hasan to (the people of) Kufa to urge them to fight, 'Ammar addressed them saying, "I know that she (i.e. 'Aisha) is the wife of the Prophet in this world and in the Hereafter (world to come), but Allah has put you to test, whether you will follow Him (i.e. Allah) or her."

Sahih Bukhari - 5

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ((أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ. تَقْدَمِيْنَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ. عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ)).

[طرفاه في: ٣٧٥٣، ٤٤٥٤].

عبدالمجید نے بیان کیا' ہم سے ابن عون نے بیان کیا' ان سے قاسم بن محمد نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لئے آئے اور عرض کیا' ام المومنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے پاس۔ (عالم برزخ میں ان سے ملاقات مراد تھی)

٣٧٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: ((لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْصِرَهُمْ، خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ أَوْ إِيَّاهَا)).

[طرفاه في: ٧١٠٠، ٧١٠١].

(٣٧٧٢) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے حکم نے اور انہوں نے ابووائل سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا تاکہ لوگوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا' مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی رضی اللہ عنہ کا اتباع کرتے ہو (جو برحق خلیفہ ہیں) یا عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

تشریح: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے بھڑکانے میں آگئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بات پر لڑنے کو مستعد ہو گئیں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں کو ایک ہو جانے دو' پھر اچھی طرح دریافت کر کے جس پر قتل ثابت ہو گا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ خدا کے حکم سے یہ آیت مراد ہے ﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ﴾ (الاحزاب: ٣٣) جو خاص آنحضرت ﷺ کی بیویوں کے لیے اتری ہے۔ یہاں تک ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی تھیں میں تو اونٹ پر سوار ہو کر حرکت کرنے والی نہیں جب تک آنحضرت ﷺ سے نہ مل جاؤں یعنی مرنے تک اپنے گھر میں رہوں گی۔ حافظ نے کہا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات مجتہد تھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں میں آپس کے اندر اتفاق کرا دینا ضروری ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص نہ لیا جاتا۔ (وحیدی)

٣٧٧٣- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ. فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ. فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ. فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ،

(٣٧٧٣) ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لے لیا تھا' اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آنحضرت ﷺ کی

Sahih Bukhari - 5

Ibn Umar Misunderstood (The Qur'anic Verse, So Come To Your Tilth However You Will)

۳۹۷- حدثنا عبد العزیز بن یحیٰی أبو الأصبغ

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس

جلد دوم

سنن ابوداؤد مترجم | ۱۵۱ | کتاب النکاح

حدثني محمد يعني ابن سلمة عن محمد
ابن إسحٰق عن أبان بن صالح عن مجاهد عن
ابن عباس قال إن ابن عمر والله يغفر له أوهم
إنما كان هذا الحي من الأنصار وهم أهل وثن
مع هذا الحي من يهود وهم أهل كتاب وكانوا
يرون لهم فضلا عليهم في العلم فكانوا يقتدون
بكثير من فعلهم وكان من أمر أهل الكتاب
أن لا يأتون النساء إلا على حرف وذلك أستر
ما تكون المرأة فكان هذا الحي من الأنصار
قد أخذوا بذلك من فعلهم وكان هذا الحي
من قريش يشرحون النساء شرحا منكرا و
يتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات
فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم
امرأة من الأنصار فذهب يصنع بها ذلك
فأنكرته عليه وقالت إنما كنا نؤتى على حرف
فاصنع ذلك وإلا فاجتنبني حتى شري أمرهما
فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأنزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فأتوا
حرثكم أنى شئتم أي مقبلات ومدبرات و
مستلقيات يعني بذلك موضع الولد۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ابنِ عمر کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہ ان کو وہم ہوا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ بُت پرست تھا۔ اُن کے ساتھ یہود کا قبیلہ تھا جو اہلِ کتاب تھے یہ علم کے باعث انہیں اپنے سے افضل جانتے اور کتنے ہی افعال میں ان کی پیروی کرتے۔ اہلِ کتاب کا ایک فعل یہ تھا کہ وہ عورتوں کے پاس ایک ہی طریقے سے جاتے تھے اور اس میں عورت کی پردہ پوشی ہے۔ انصار کا وہ قبیلہ اس فعل میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا۔ جب کہ قبیلہ قریش والے عورت کو ننگی کر کے مختلف طریقوں کے ساتھ اُن سے لذت حاصل کرتے یعنی آگے سے، پیچھے سے اور چت لٹا کر۔ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں آئے تو اُن میں سے ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق اُس کے ساتھ صحبت کرنے لگا تو اُس نے اِسکا بُرا منایا اور کہا کہ یہ کام ایک طریقے سے کرو، ورنہ مجھ سے جُدا ہو جاؤ۔ دونوں کا معاملہ مشہور ہو گیا۔ پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا: "عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ پس آؤ اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو۔ یعنی سامنے سے پیچھے سے یا چت لٹا کر لیکن یہ کام ہو پیدائش کی جگہ میں۔

باب ۱۲۷ في إتيان الحائض ومباشرتها۔

۳۹۸- حدثنا موسى بن إسمعيل نا حماد
أنا ثابت البناني عن أنس بن مالك أن اليهود
كانت إذا حاضت منهم امرأة أخرجوها من
البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها
في البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن ذلك فأنزل الله عز وجل يسئلونك
عن المحيض قل هو أذى فاعتزلوا النساء في
المحيض إلى آخر الآية فقال رسول الله صلى

حائضہ سے مباشرت کرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کی جب کسی عورت کو حیض آتا ہے تو نہ اُسے ساتھ کھلاتے پلاتے اور نہ گھر میں اپنے ساتھ رہنے دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: "تم سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں۔ فرما دو کہ وہ ناپاکی ہے، پس حیض میں عورتوں سے ایک طرف رہو" (۲: ۲۲۲) پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رہنے دو، اور جماع کے علاوہ

جلد دوم

SunanIbneDaudJ2.pdf

اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے سمجھنے میں) وہم ہوا ہے

کتاب حدیث سنن ابوداؤد

کتاب نکاح کا بیان

باب نکاح کے مختلف مسائل کا بیان

حدیث نمبر 2147

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُودَ وَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ فَكَانُوا يَقْتَدُونَ بِكَثِيرٍ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلَى حَرْفٍ وَذَلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا بِذَلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ امْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلَى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذَلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتَّى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِي بِذَلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

عبد العزیز، بن یحیی، محمد، ابن سلمہ، محمد بن اسحق، ابان بن صالح، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ اللہ تعالی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے سمجھنے میں) وہم ہوا ہے اصل قصہ یہ ہے کہ انصاری کا ایک بت پرست قبیلہ یہودیوں کے ساتھ رہتا تھا یہودی اہل کتاب تھے اور انصاری قبیلہ والے ان کو علم میں اپنے سے زیادہ جان کر اکثر معاملات میں ان کی پیروی کرتے تھے اہل کتاب (یہود) کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک ہیئت پر جماع کرتے تھے (یعنی چت لیٹا کر) اور یہ حالت عورت کے لیے زیادہ ستر کی ہوتی ہے پس انصار کا یہ قبیلہ اس بات میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا اور قبیلہ قریش کے لوگ اپنی بیویوں کو طرح طرح سے برہنہ کرتے تھے اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت اٹھاتے تھے کبھی آگے سے کبھی پیچھے سے اور کبھی چت لیٹا کر جب مہاجرین (قریش کے لوگ) مدینہ میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنے طریقہ کے مطابق اس سے جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا اور بولی کہ ہمارے ہاں صرف ایک ہی طریقہ پر جماع کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طریقہ پر کر یا پھر مجھ سے علیحدگی اختیار کر لے۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا اور رسول صلی للہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْيعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو آو یعنی سامنے پیچھے سے چت لٹا کر یعنی (دخول اسی مقام میں کرو) جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے (اور وہ فرج ہے نہ کہ دبر)

Marriage (Kitab Al-Nikah)

Dawud :: Book 11 : Hadith 2159

Narrated Abdullah Ibn Abbas:

Ibn Umar misunderstood (the Qur'anic verse, "So come to your tilth however you will")--may Allah forgive him. The fact is that this clan of the Ansar, who were idolaters, lived in the company of the Jews who were the people of the Book. They (the Ansar) accepted their superiority over themselves in respect of knowledge, and they followed most of their actions. The people of the Book (i.e. the Jews) used to have intercourse with their women on one side alone (i.e. lying on their backs). This was the most concealing position for (the vagina of) the women. This clan of the Ansar adopted this practice from them. But this tribe of the Quraysh used to uncover their women completely, and seek pleasure with them from in front and behind and laying them on their backs.

When the muhajirun (the immigrants) came to Medina, a man married a woman of the Ansar. He began to do the same kind of action with her, but she disliked it, and said to him: We were approached on one side (i.e. lying on the back); do it so, otherwise keep away from me. This matter of theirs spread widely, and it reached the Apostle of Allah (peace_be_upon_him).

So Allah, the Exalted, sent down the Qur'anic verse: "Your wives are a tilth to you, so come to your tilth however you will," i.e. from in front, from behind or lying on the back. But this verse meant the place of the delivery of the child, i.e. the vagina.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھول گئے ہیں

But He (Ibn 'Umar) Misunderstood

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2148 حدیث مرفوع مکررات 43 متفق علیہ 24

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنْ النَّارِ

صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 2148 حدیث مرفوع مکررات 43 متفق علیہ 24

ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعا نقل کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اپنے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے توسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا وہ بھول گئے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ وہ اپنے گناہ اور خطاؤں کی وجہ سے عذاب پاتا ہے اور اس کے اہل پر جواب رو رہے ہیں، ان کو یہ قول اسی قول کی طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے دن کنویں پر کھڑے ہوئے اور اس کنویں میں مشرکین کے بدری مقتول تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا جو فرمایا کہ وہ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں، حالانکہ وہ بھول گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ وہ جانتے ہیں جو میں ان کو کہتا تھا وہ حق ہے پھر سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت (اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی) 27۔ النمل:80) وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ) 35۔ فاطر:22) تو نہیں سنا سکتا جو مردہ ہیں اور جو قبروں میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سنانے والے نہیں ہیں اس میں اللہ تعالی ان کے حال کی خبر دیتا ہے کہ وہ دوزخ میں اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔

The Book of Prayers (Kitab Al-Salat)

Muslim :: Book 4 : Hadith 2027

Hisham narrated on the authority of his father that it was mentioned to 'A'isha that Ibn 'Umar had narrated as marfu' hadith from the Apostle of Allah (may peace be upon him) that the dead would be punished in the grave because of the lamentation of his family for him. Upon this she said: He (Ibn 'Umar) missed (the point). The Messenger of Allah (may peace be upon him) had (in fact) said: He (the dead) is punished for his faults or for his sins, and the members of his family are wailing for him now. (This misunderstanding of Ibn 'Umar is similar to his saying:) The Messenger of Allah (may peace be upon him) stood by the well in which were lying the dead bodies of those polytheists who had been killed on the Day of Badr, and he said to them what he had to say, i. e.: They hear what I say. But he (Ibn 'Umar) misunderstood. The Holy Prophet (may peace be upon him) had only said: They (the dead) understand that what I used to say to them was truth. She then recited:" Certainly, thou canst not make the dead hear the call" (xxvii. 80), nor can you make those hear who are in the graves, nor can you inform them when they have taken their seats in Hell.

Interpretation of Al-Baqarah - verse 223

223 تفسير سورة البقرة – الاية Interpretation of Al-Baqarah - verse 223

قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم** ، الحرث مصدر بمعنى الزراعة و يطلق كالزراعة على الأرض التي يعمل فيها الحرث و الزراعة، و أنى من أسماء الشرط يستعمل في الزمان كمتى، و ربما استعمل في المكان أيضا قال تعالى **: «يا مريم أنى لك هذا قالت هو من عند الله:»** آل عمران - 37، فإن كان بمعنى المكان كان المعنى من أي محل شئتم، و إن كان بمعنى الزمان كان المعنى في أي زمان شئتم، و كيف كان يفيد الإطلاق بحسب معناه و خاصة من حيث تقييده بقوله: شئتم، و هذا هو الذي يمنع الأمر أعني قوله تعالى: فأتوا حرثكم، أن يدل على الوجوب إذ لا معنى لإيجاب فعل مع إرجاعه إلى اختيار المكلف و مشيته. Says: **"Your wives are your tillage tilth for you like,** the source of the sense of tillage agriculture and called on the ground such as agriculture, which employs tillage and agriculture, and the condition of the names that I used in Kmty time, and may also be used in the place he **says:« O Mary, that I You said this is from God: »Al-Imran** - 37, if the sense of place was the meaning of any place you like, and if the sense of the meaning of time in any time you like, and how it is useful at all, according to its meaning, especially in terms of the restriction by saying : if you like, and this is what I mean, it prevents the verse: Bring tillage, indicating that it is obligatory that it makes no sense to do with the obligatory return to the selection of the costly and gait.

ثم إن تقديم قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** ، على هذا الحكم و كذا التعبير عن النساء ثانيا بالحرث لا يخلو عن الدلالة على أن المراد التوسعة في إتيان النساء من حيث المكان أو الزمان الذي يقصدن منه دون المكان الذي يقصد منهن، فإن كان الإطلاق من حيث المكان فلا تعرض للآية للإطلاق الزماني و لا تعارض له مع قوله تعالى في الآية السابقة: **فاعتزلوا النساء في المحيض و لا تقربوهن حتى يطهرن** الآية، و إن كان من حيث الزمان فهو مقيد بآية المحيض، و الدليل عليه اشتمال آية المحيض على ما يأبى معه أن ينسخه آية الحرث، و هو دلالة آية المحيض على أن المحيض أذى و أنه السبب لتشريع حرمة إتيانهن في المحيض و المحيض أذى دائما، و دلالتها أيضا على أن تحريم الإتيان في المحيض نوع تطهير من القذارة و الله سبحانه يحب التطهر دائما، و يمتن على عباده بتطهيرهم كما قال تعالى **: «ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج و لكن يريد ليطهركم و يتم نعمته عليكم:»**

.6 - المائدة The provision then says: **"Your wives are your tillage,** and this provision as well as the expression of women Bahart II is not without significance for the expansion that you want to have intercourse with women in terms of space or time, which without him whom they intended to place them, if ever in terms of where there was a portent for the launch of temporal and not oppose him with the verse in the previous verse: **interpretation of the menses, and not unto them till they are purified** of the verse, and if in time it is restricted to a verse of menstruation, and evidenced by the inclusion verse menstruation what will refuse him that abrogated verse tillage, and is a sign of verse menses that menstruation harm and that is why the legislation of the sanctity of Itianhen in menstruation and menstruation harm always, and meaning also that the prohibition bring in menstruation kind of cleansing of the filth and God loves purification always, and die on the slaves Pttherhm as Allah **said: «What God wants to place you in difficulty, but he wants to purify you and complete His Favour to you:»** Table - 6.

و من المعلوم أن هذا اللسان لا يقبل التقييد بمثل قوله تعالى: نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم، المشتمل أولا على التوسعة، و هو سبب كان موجودا مع سبب التحريم و عند تشريعه و لم يؤثر شيئا فلا يتصور تأثيره بعد استقرار التشريع و ثانيا على مثل التذييل الذي هو قوله تعالى **: و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه و بشر المؤمنين** ، و من هذا البيان يظهر: أن آية الحرث لا تصلح لنسخ آية المحيض سواء تقدمت عليها نزولا أو تأخرت. It is known that the tongue does not accept such a restriction is the verse: "Your wives are your tillage tilth for you like, that contains the first expansion, and is the reason it exists with the reason for the prohibition and when the legislation did not affect anything and do not imagine its impact after the stability of legislation and secondly on such as the appendix, which is the **verse: and made for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh and people who believe,** and this statement appears: a verse that tillage is not suitable to copy any of menstruation, both made it down or delayed.

فمحصل معنى الآية: أن نسبة النساء إلى المجتمع الإنساني نسبة الحرث إلى الإنسان فكما أن الحرث يحتاج إليه لإبقاء البذور و تحصيل ما يتغذى به من الزاد لحفظ الحياة و إبقائها كذلك النساء يحتاج إليهن النوع في بقاء النسل و دوام النوع لأن الله سبحانه جعل تكون الإنسان و تصور مادته بصورته في طباع أرحامهن، ثم جعل طبيعة الرجال و فيهم بعض المادة الأصلية مائلة منعطفة إليهن، و جعل بين الفريقين مودة و رحمة، و إذا كان كذلك كان الغرض

التكويني من هذا الجعل هو تقديم الوسيلة لبقاء النوع فلا معنى لتقييد هذا العمل بوقت دون وقت، أو محل دون محل إذا كان مما يؤدي إلى ذلك الغرض و لم يزاحم أمرا آخر واجبا في نفسه لا يجوز إهماله و بما ذكرنا يظهر معنى قوله تعالى و قدموا لأنفسكم. Vmahsal meaning of the verse: the ratio of women to the humanitarian community the proportion of tillage to humans the same way that tillage is needed to keep the seeds and the collection is nourished by it from the intake to save life and keep them as well as women need them type in the survival of offspring and Time kind because God made the human and imagine article image in temperament womb, and then make the nature of men and including some original material slashes Mnattvp them, and make between the two teams love and mercy, and if so, the purpose of formative of this scarab is to provide the means for survival of our species there is no meaning to restrict this work well without time, or money without the place if leading to that purpose and did not compete with something else and a duty to himself not to be overlooked and what we show the meaning of the verse and made for yourselves.

و من غريب التفسير الاستدلال بقوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** الآية، على جواز العزل عند الجماع و الآية غير ناظرة إلى هذا النوع من الإطلاق، و نظيره تفسير قوله تعالى و قدموا لأنفسكم، بالتسمية قبل الجماع. And a strange interpretation of inference, saying the Almighty: **"Your wives are your tillage** verse, it is permissible to have intercourse when the insulation and the verse is looking at this type of release, and his interpretation of the meaning and came to yourselves, label before sexual intercourse.

قوله تعالى: **و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه و بشر المؤمنين** ، قد ظهر: أن المراد من قوله: قدموا لأنفسكم و خطاب الرجال أو مجموع الرجال و النساء بذلك الحث على إبقاء النوع بالتناكح و التناسل، و الله سبحانه لا يريد من نوع الإنسان و بقائه إلا حياة دينه و ظهور توحيده و عبادته بتقويمهم العام، قال تعالى: **«و ما خلقت الجن و الإنس إلا ليعبدون:»** الذاريات - 56، فلو أمرهم بشيء مما يرتبط بحياتهم و بقائهم فإنما يريد توصلهم بذلك إلى عبادة ربهم لا إخلادهم إلى الأرض و انهماكهم في شهوات البطن و الفرج، و تيههم في أودية الغي و الغفلة. Says: **and have made for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh and people who believe,** has emerged: that what is meant by saying: Ascribe to yourselves and speech of men or all men and women that urge to keep the type Baltnakh and reproduction, and God does not want type of rights and survival but the lives of his religion and the emergence of unification and worship Ptqoehm year, he says: **«And**

what created the jinn and mankind except to worship Me:» Monotheism - 56, if ordered with something which is linked to their lives and their survival for he wants to bring them back to the worship of their Lord, do not Ikhaladhm Anhmakem to the ground and in the lusts of the abdomen and vagina, and in the valleys Tiham canceled and negligence.

فالمراد بقوله: قدموا لأنفسكم و إن كان هو الاستيلاد و تقدمه أفراد جديدي الوجود و التكون إلى المجتمع الإنساني الذي لا يزال يفقد أفرادا بالموت و الفناء، و ينقص عدده بمرور الدهر لكن لا لمطلوبيتهم في نفسه بل للتوصل به إلى إبقاء ذكر الله سبحانه ببقاء النسل و حدوث أفراد صالحين ذوي أعمال صالحة تعود مثوباتها و خيراتها إلى أنفسهم و إلى صالحي آبائهم المتسببين إليهم كما قال تعالى: **«و نكتب ما قدموا و آثارهم:»** يس - 12. What is meant by saying: Ascribe to yourselves, and that was the breeding and provided by personnel Jedidi existence and formation to the humanitarian community, which is still losing members die, and the yard, and bent numbering over a lifetime but not for Mtlubithm in himself, but to reach him to keep the remembrance of Allah Almighty the survival of offspring and occurrence of individuals with good work of the valid return Msoubadtha and its resources to themselves and to their parents Salehi instigators them as he says: **«and write what they and their works:»** Yassin - 12.

و بهذا الذي ذكرنا يتأيد: أن المراد بتقديمهم لأنفسهم تقديم العمل الصالح ليوم القيامة كما قال تعالى: **«يوم ينظر المرء ما قدمت يداه:»** النبأ - 40، و قال تعالى أيضا **: «و ما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله هو خيرا و أعظم أجرا:»** المزمل - 20، فقوله تعالى: **«و قدموا لأنفسكم و اتقوا الله و اعلموا أنكم ملاقوه** «إلخ»، مماثل السياق لقوله تعالى: **«يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله و لتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا الله إن الله خبير بما تعملون:»** الحشر - 18، فالمراد و الله أعلم بقوله تعالى: و قدموا لأنفسكم تقديم العمل الصالح، و منه تقديم الأولاد برجاء صلاحهم للمجتمع، و بقوله تعالى: و اتقوا الله، التقوى بالأعمال الصالحة في إتيان الحرث و عدم التعدي عن حدود الله و التفريط في جنب الله و انتهاك محارم الله، و بقوله تعالى **: و اعلموا أنكم ملاقوه** «إلخ»، الأمر بتقوى الله بمعنى الخوف من يوم اللقاء و سوء الحساب كما أن المراد بقوله تعالى في آية الحشر و اتقوا الله إن الله خبير بما تعملون الآية، التقوى بمعنى الخوف، و إطلاق الأمر بالعلم و إرادة لازمه و هو المراقبة و التحفظ و الاتقاء شائع في الكلام، قال تعالى: **«و اعلموا أن الله يحول بين المرء و قلبه:»** الأنفال - 24، أي اتقوا حيلولته بينكم و بين قلوبكم و لما كان العمل الصالح و خوف يوم الحساب من اللوازم الخاصة بالإيمان ذيل تعالى كلامه بقوله: و بشر المؤمنين، كما صدر آية الحشر بقوله: يا أيها الذين آمنوا. And that what we have mentioned Itoid: that what is meant by presenting themselves

to provide good work for the day of Resurrection, as he says: **«On one looks at what has his hands:»** news - 40, and he says **also: «And what for yourselves, good find it with Allah is better and the greatest reward: »Muzzammil** - 20 quoted above, **says:« and have for yourselves and fear Allah and know that you Mlaqoh** «etc.», a similar context to the verse: **«O ye who believe, fear Allah and to consider the same as what the morrow and fear Allah, Allah is well acquainted what you do: »Hashr** - 18, what is meant and God knows, saying the Almighty: and gave yourself to make good work, and to submit children please righteous society, and saying the Almighty: and fear Allah, piety, good deeds in the Etienne tillage and non-infringement of the limits of God and negligence in the side of God and the violation of the tissues of God, and saying the **Almighty: and know that you Mlaqoh** «etc.», the command to fear God in the sense of fear on the meeting, and miscalculation and that what is meant in the verse, saying the Almighty Hashr And fear Allah: for Allah is Aware of what ye do verse , piety, the sense of fear, and launch it with science and the will of the crisis and is the control and the reservation and prophylaxis is common in speech, he says: **«And know that Allah comes between a man and his heart:»** Anfal - 24, any fear Hilolth between you and your hearts and Since the good work and fear on account of supplies for his faith in the Almighty's tail, saying: humans and the faithful, as issued Hashr verse by saying: "O ye who believe.

بحث روائي Search Feature

و في تفسير العياشي،: في قوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم** الآية،: عن معمر بن خلاد عن أبي الحسن الرضا (عليه السلام) أنه قال: أي شيء تقولون في إتيان النساء في أعجازهن؟ And in the interpretation of Ayashi,: in the verse: **"Your wives are your tillage** verse: for Khallad bin Muammar Abu Hassan Reza (peace be upon him) said:" anything you say about the women came in Oajaizen? قلت بلغني أن أهل المدينة لا يرون به بأسا، قال (عليه السلام): إن اليهود كانت تقول إذا أتى الرجل من خلفها خرج ولده أحول فأنزل الله: نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، يعني من خلف أو قدام، خلافا لقول اليهود في أدبارهن. I heard that the people of the city do not see anything wrong with it, he (peace be upon him): The Jews used to say that if a man from behind her came out and his son turn Allah revealed: Your wives are a tillage for you - a tilth for you like, I mean, behind or before, contrary to the words of the Jews in Odbarhn.

و فيه، عن الصادق (عليه السلام): في الآية فقال (عليه السلام): من قدامها و من خلفها في القبل. And which, for al-Sadiq (peace be upon him): He said in verse (peace be upon him): From her eyes and behind her in kisses.

و فيه، عن أبي بصير عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: سألته عن الرجل يأتي أهله في دبرها فكره ذلك و قال: و إياكم و محاش النساء، و قال: إنما معنى **نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم** ، أي ساعة شئتم. And which, from Abu Basir from Abu Abdullah (peace be upon him) said: I asked him about the man comes in his family that hatched the idea and said: "Beware and Mhac and women, and said:" The meaning of **your wives, till you - a tilth for you like,** any time if you like.

و فيه، عن الفتح بن يزيد الجرجاني قال: كتبت إلى الرضا (عليه السلام) في مثله، فورد الجواب سألت عمن أتى جارية في دبرها و المرأة لعبة لا تؤذى و هي حرث كما قال الله. And where, for opening more than Jorjani Ben said: "I wrote to the satisfaction (peace be upon him) in like, the answer I asked Ford who came running in her rectum and women's game does not hurt and are plowing as God said.

أقول: و الروايات في هذه المعاني عن أئمة أهل البيت كثيرة، مروية في الكافي، و التهذيب، و تفسيري العياشي، و القمي، و هي تدل جميعا: أن الآية لا تدل على أزيد من الإتيان من قدامهن، و على ذلك يمكن أن يحمل قول الصادق (عليه السلام) في رواية العياشي عن عبد الله بن أبي يعفور، قال: سألت أبا عبد الله (عليه السلام) عن إتيان النساء في أعجازهن قال: لا بأس ثم تلا هذه الآية: نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم. I say: and stories in these meanings for many leading scholars of the house, irrigated in enough, and polite, and Legend Ayashi, and apical, and is indicative of all: that the verse does not indicate more than to come up from Kdamhn, and it can have a say Sadiq (peace be upon him) in the novel Ayashi Abdullah ibn Abi Yafour, said: I asked Abu Abdullah (peace be upon him) for having intercourse with women in Oajaizen said: "There is nothing wrong then he recited this verse:" Your wives are plowing your tilth as you like.

أقول: الظاهر أن المراد بالإتيان في أعجازهن هو الإتيان من الخلف في الفرج، و الاستدلال بالآية على ذلك كما يشهد به خبر معمر بن خلاد المتقدم. I say: It seems that to be injurious in Oajaizen is to come up from behind in the vagina, and verse on that reasoning, as evidenced by the news of Khallad bin Muammar advanced.

و في الدر المنثور،: أخرج ابن عساكر عن جابر بن عبد الله، قال: كانت الأنصار تأتي نساءها مضاجعة، و كانت قريش تشرح شرحا كثيرا فتزوج رجل من

قريش امرأة من الأنصار فأراد أن يأتيها فقالت: لا إلا كما يفعل فأخبر بذلك رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) فأنزل: **«فأتوا حرثكم أنى شئتم»** أي قائما و قاعدا و مضطجعا بعد أن يكون في صمام واحد. In Durr Wallflowers,: Ibn Asaker Jabir bin Abdullah, said: "The fans come sleep with their women, and the Quraish explains explanation often married a man from Quraish woman from the Ansar wanted to have intercourse with her, she said: No, unless you do as it was told by the Messenger of Allah (may Allah bless him and his family and him) revealed: **«tilth for you like»** any place and sitting and lying down after a valve in one.

أقول: و قد روي في هذا المعنى بعدة طرق عن الصحابة في سبب نزول الآية، و قد مرت الرواية فيه عن الرضا (عليه السلام). I say: it was narrated in this sense in many ways from the companions in the cause of the descent of the verse, and has passed the novel on which Reza (peace be upon him).

و قوله: في صمام واحد أي في مسلك واحد، كناية عن كون الإتيان في الفرج فقط، فإن الروايات متكاثرة من طرقهم في حرمة الإتيان من أدبار النساء، رووها بطرق كثيرة عن عدة من الصحابة عن النبي (صلى الله عليه وآله وسلم)، و قول أئمة أهل البيت و إن كان هو الجواز على كراهة شديدة على ما روته أصحابنا بطرقهم الموصولة إليهم (عليهم السلام) إلا أنهم (عليهم السلام) لم يتمسكوا فيه بقوله تعالى: **نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم** الآية، كما مر بيانه بل استدلوا عليه بقوله تعالى حكاية عن لوط: قال: «إن هؤلاء بناتي إن كنتم فاعلين:» الحجر - 71، حيث عرض « (عليه السلام)» عليهم بناته و هو يعلم أنهم لا يريدون الفروج و لم ينسخ الحكم بشيء من القرآن. And saying: In the valve, and one that is, in the conduct of one, a metaphor for the universe to come up in the vagina only, novels Mtcatherp of their ways in the sanctity of come up from the declining of women, they told in many ways from a number of companions of the Prophet (Allah bless him and his family), and the words Ahlulbait and that was the passport to the very hatred of what our companions narrated Boutrgahm connected to them (peace be upon them), they (peace be upon them) did not adhere to the Almighty, saying: **"Your wives are your tillage tilth for you like** the verse, but also over the statement quoted him saying says a story about Lot: he said: «These daughters if you are active:» Stone - 71, where he offered «(peace be upon him)» them his daughters and he knows they do not want chicken and did not rule in some copies of the Koran.

و الحكم مع ذلك غير متفق عليه فيما رووه من الصحابة، فقد روي عن عبد الله بن عمر و مالك بن أنس و أبي سعيد الخدري و غيرهم: أنهم كانوا لا يرون

به بأسا و كانوا يستدلون على جوازه بقوله تعالى: نساؤكم حرث لكم الآية حتى إن المنقول عن ابن عمر أن الآية إنما نزلت لبيان جوازه. With the government and that is not agreed upon by the narrated the hadeeth of the prophet, has narrated from Abdullah bin Omar and Malik bin Anas and Abu Sa'eed and others: they do not see anything wrong with it and they were just used on his passport, saying the Almighty: "Your wives are your tillage verse so that transferred from Ibn Umar that the verse, but I got to show his passport.

ففي الدر المنثور، عن الدارقطني في غرائب مالك مسندا عن نافع قال: قال لي ابن عمر: أمسك على المصحف يا نافع! In Durr Wallflowers, for Daaraqutni oddity in entrusting the beneficial owner said: Ibn Umar said to me: caught on the Koran, O wholesome! فقرأ حتى أتى على، نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، قال لي: تدري يا نافع فيمن نزلت هذه الآية؟ Recited until he came on, your wives, till you - a tilth for you like, told me: "O Nafi know who this verse was revealed? قلت: لا، قال: نزلت في رجل من الأنصار أصاب امرأته في دبرها فأعظم الناس ذلك، فأنزل الله **«نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم»** الآية، قلت له: من دبرها في قبلها قال لا إلا في دبرها. I said: No, he said: I got a man from the Ansar struck his wife in her rectum time greatest people, the God revealed **«wives cultivate a tilth for you if you like»** verse, I said to him: in her rectum before it said not only in her rectum.

أقول: و روي في هذا المعنى عن ابن عمر بطرق كثيرة، قال: و قال ابن عبد البر: الرواية بهذا المعنى عن ابن عمر صحيحة معروفة عنه مشهورة. I say: and Roy in this sense that Ibn Omar in many ways, he said: and Ibn Abdul-Barr said: The novel in this sense that Ibn Omar correct known him famous.

و في الدر المنثور، أيضا: أخرج ابن راهويه و أبو يعلى و ابن جرير و الطحاوي في مشكل الآثار و ابن مردويه بسند حسن عن أبي سعيد الخدري: أن رجلا أصاب امرأته في دبرها، فأنكر الناس عليه ذلك، فأنزلت نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، الآية. In Durr Wallflowers, too: Ibn Raahawayh and Abu Ali and Ibn Jarir and Tahhaawi in problem Mrdoih effects and I'm a good chain from Abu Sa'eed al: The man hit his wife in her rectum, so it denied people, wreaking Your wives are your tillage - tillage Bring wherever you like, the verse.

و فيه، أيضا أخرج الخطيب في رواة مالك عن أبي سليمان الجوزجاني، قال: سألت مالك بن أنس عن وطي الحلائل في الدبر. And where, also directed the owner of the narrators of al-Khatib Abu Suleiman Aljosjani, said: "I asked Maalik ibn Anas from homo Allail in the anus. فقال لي:

الساعة غسلت رأسي عنه. He said to me: I washed my head at him.

و فيه، أيضا: أخرج الطحاوي من طريق أصبغ بن الفرج عن عبد الله بن القاسم، قال: ما أدركت أحدا أقتدي به في ديني يشك في أنه حلال يعني: وطي المرأة في دبرها ثم قرأ: نساؤكم حرث لكم، ثم قال: فأي شيء أبين من هذا؟ And it, too: out of Tahhaawi through the vagina repaint bin Abdullah bin Qasim, said: "What I realized no one followed him in my religion that he doubted the old means: turn the woman in her rectum and then read:" Your wives are your tillage, and then said: "Anything Abyan Who is this? و في سنن أبي داود، عن ابن عباس قال: إن ابن عمر و الله يغفر له أوهم أنما كان هذا الحي من الأنصار و هم أهل وثن مع هذا الحي من يهود و هم أهل كتاب، و كان يرون لهم فضلا عليهم في العلم، فكانوا يقتدون بكثير من فعلهم و كان من أمر أهل الكتاب أن لا يأتوا النساء إلا على حرف، و ذلك أثر ما تكون المرأة، و كان هذا الحي من الأنصار قد أخذوا بذلك من فعلهم، و كان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحا منكرا، و يتلذذون مقبلات و مدبرات و مستلقيات فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم امرأة من الأنصار فذهب يصنع بها ذلك فأنكرته عليه فقالت: إنما كنا نؤتى على حرف فاصنع ذلك و إلا فاجتنبني فسرى أمرهما فبلغ ذلك رسول الله، فأنزل الله عز و جل: نساؤكم حرث لكم - فأتوا حرثكم أنى شئتم، أي مقبلات و مدبرات و مستلقيات، يعني بذلك موضع الولد: أقول: و رواه السيوطي في الدر المنثور، بطرق أخرى أيضا عن مجاهد، عن ابن عباس. And in Sunan Abu Dawood, Ibn Abbas said: Ibn Umar and God will forgive him but that he deceived the neighborhood of the Ansar and the people are living with this idol of the Jews and they are People of the Book, and it was them, they see them as well as in science, were oriented to much of their reaction and it was the people of the book is that women do not come only on the character, and that the impact of what women are, and this was the neighborhood of supporters have taken this from their actions, and this was the living from the Quraish explain women's explanation of evil, and are enjoying the appetizers and housekeepers and Mstlkiet migrants came when the city, including a woman married a man from the Ansar went to make out that it Vonkerth She said: "We were only congratulations on the character, then do that and instruct them to only Vajtnebeni Explain that reached the Messenger of Allah, Allah revealed the Almighty:" Your wives are your tillage - Bring be born if you like, any appetizer and housekeepers and Mstlkiet, which means that the subject of a child: I say: and narrated by Suyuti in Al-Durr Wallflowers, in other ways also Mujahid from Ibn Abbas.

و فيه، أيضا: أخرج ابن عبد الحكم: أن الشافعي ناظر محمد بن الحسن في ذلك، فاحتج عليه ابن الحسن بأن الحرث إنما يكون في الفرج فقال له: فيكون

ما سوى الفرج محرما فالتزمه فقال: أ رأيت لو وطئها بين ساقيها أو في أعكانها الأعكان جمع. And it, too: Ibn Abd al-Hakam: The Shafi'i Nazr Mohammed bin Hassan in it, protested the son of Hassan that tillage can only be in the vagina and said to him: it is the only vagina taboo Valtzmh said: a saw if intercourse with her between her legs, or in Oekanha Aloekan collection. عكنة بضم العين: ما انطوى و ثنى من لحم البطن أ في ذلك حرث: قال: لا، قال، أ فيحرم؟ Eknp annexation of the eye: What is involved and drape of the flesh of the abdomen in a plow that: he said: No, he said, a haraam? قال: لا قال: فكيف تحتج بما لا تقولون به؟ He said: No. He said: How did the protests, including not say it? و فيه، أيضا: أخرج ابن جرير و ابن أبي حاتم عن سعيد بن جبير، قال: بينا أنا و مجاهد جالسان عند ابن عباس إذ أتاه رجل فقال: أ لا تشفيني من آية المحيض؟ And it, too: Ibn Jarir and Ibn Abi Hatim Saeed bin Jabir, he said: "Whilst I was sitting, and Mujahid by Ibn Abbas as a man came to him and said: healed, not a verse of menstruation? قال: بلى فاقرأ: و يسألونك عن المحيض إلى قوله: **فأتوهن من حيث أمركم الله** فقال: ابن عباس: من حيث جاء الدم من ثم أمرت أن تأتي فقال: كيف بالآية نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم؟ He said: "Yes then read: And they ask you about menstruation to say: **Votohn from where God has commanded you,** he said: Ibn Abbas: In terms of blood was then ordered to come and said: How the verse" Your wives are your tillage tilth for you like? فقال: أي، ويحك، و في الدبر من حرث؟ He said: that is, scratching, and in the back passage of the plow? لو كان ما تقول حقا كان المحيض منسوخا إذا شغل من هاهنا جئت من هاهنا، و لكن أنى شئتم من الليل و النهار. If what you say is true, menstruation was copied from the job if I came here from here, but wherever you like night and day.

أقول: و استدلاله كما ترى مدخول، فإن آية المحيض لا تدل على أزيد من حرمة الإتيان من محل الدم عند المحيض فلو دلت آية الحرث على جواز إتيان الأدبار لم يكن بينها نسبة التنافي أصلا حتى يوجب نسخ حكم آية المحيض؟ I say: As you can see and reasoning intake, menstruation, the verse does not indicate more than bring the sanctity of the place of the blood at menstruation if tillage verse indicates that it is permissible Etienne backs, not including the proportion of incompatibility originally so requires copies of the rule of Ayatollah menstruation? على أنك قد عرفت أن آية الحرث أيضا لا تدل على ما راموه من جواز إتيان الأدبار، نعم يوجد في بعض الروايات المروية عن ابن عباس: الاستدلال على حرمة الإتيان من محاشيهن بالأمر الذي في قوله تعالى: **فأتوهن من حيث أمركم الله** الآية، و قد عرفت فيما مر من البيان أنه من أفسد الاستدلال، و أن الآية تدل على حرمة الإتيان من محل الدم ما لم يطهرن و هي ساكتة عما

دونه، و أن آية الحرث أيضا غير دالة إلا على التوسعة من حيث الحرث، و المسألة فقهية إنما اشتغلنا بالبحث عنها بمقدار ما تتعلق بدلالة الآيات. That you may know that verse tillage also does not indicate what Ramoh of intercourse is permissible backs, yes there are some reports are irrigated from Ibn Abbas: reasoning on the sanctity of Mhacihn come up with something that says: **Votohn of the** verse **where Allah commanded you,** and have been known As passed by the statement that it spoiled the reasoning, and that the verse indicates the sanctity of the place bring blood unless purified and is silent about Him, and that verse tillage is also a function only on the expansion in terms of tillage, and doctrinal issue but we worked searched by it relates to the terms of the verses.

Translation of Arabic Text: Anal Sex

It was narrated by Abu Kilaba, narrated by Abdel Samad, who said that it was narrated by his father who narrated from Ayub, narrated from Nafi', narrated by Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will' means (فِي الدُّبُرِ) in anus.

– 3468 حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ: ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ, قَالَ: ثني أَبِي, عَنْ أَيُّوبَ, عَنْ نَافِعٍ, عَنِ ابْنِ عُمَرَ: { فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ } قَالَ: فِي الدُّبُرِ

http://quran.al-islam.com/Tafseer/DispTafs...&tashkeel=0

Yaqub - Hushaym - Ibn A'wn - Nafi' who related that whenever Ibn Umar read the Quran he would not speak, but one day I read the verse, "Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will" (Sura 2:223). So he said, "Do you know about whom this verse was revealed?" I replied, "No." He said, "This verse was revealed about penetrating women in their anus."

Ibrahim ibn Abdullah ibn Muslim Abu Muslim - Abu Umar Al-Dariri - Ismail Ibn Ibrahim (owner of) Al-Karabisi - Ibn A'wn - Nafi' who said,

"I used to (inquire) from Ibn Umar whenever he read the verse in the Quran, 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will' (Sura 2:223), he would say, 'Meaning to have intercourse with women in their anus."

Abdur-Rahman ibn Abdullah ibn Abdul-Hakam - Abdul-Malik ibn Maslama -Al Darawardi who stated that it was related to Zayd ibn Aslam that Muhammad ibn Al-Munkadir used to forbid penetrating women through their anus. Zayd responded, "I bear witness against Muhammad that he informed me that he performed this."

Al-Harith ibn Yaqub - Abi Al-Habab Sa'id ibn Yassar that he asked Ibn Umar and said, "O Abu Abdul Rahman! We buy slave girls, so

may we commit 'Tahmid' with them?" So he replied, "And what is this 'Tahmid'?" He responded, "(Penetrating) the anus." Ibn Umar said, "Uff, Uff! Does a believer do that?"

Abu Kilaba - Abdus-Samad - his father - Ayub - Nafi' - Ibn Umar who said that (Sura 2:223), 'Your wives are as a tilth unto you: so approach your tilth when or how you will,' <u>was revealed regarding the anus</u>.

The majority of the reports show that Ibn Umar believed that the verse

was revealed about anal sex. This is why Ibn Abbas accused him of mistake in this regard:

Narrated Abdullah Ibn Abbas:

<u>Ibn Umar misunderstood</u> (the Qur'anic verse, "So come to your tilth however you will")—may Allah forgive him. The fact is that this clan of the Ansar, who were idolaters, lived in the company of the Jews who were the people of the Book. They (the Ansar) accepted their superiority over themselves in respect of knowledge, and they followed most of their actions. The people of the Book (i.e. the Jews) used to have intercourse with their women on one side alone (i.e. lying on their backs). This was the most concealing position for (the vagina of) the women. This clan of the Ansar adopted this practice from them. But this tribe of the Quraysh used to uncover their women completely, and seek pleasure with them from in front and behind and laying them on their backs.

When the muhajirun (the immigrants) came to Medina, a man married a woman of the Ansar. He began to do the same kind of action with her, but she disliked it, and said to him: We were approached on one side (i.e. lying on the back); do it so, otherwise keep away from me. This matter of theirs spread widely, and it reached the Apostle of Allah (peace_be_upon_him).

So Allah, the Exalted, sent down the Qur'anic verse: "Your wives are a tilth to you, so come to your tilth however you will," i.e. from in front, from behind or lying on the back. But this verse meant the place of the delivery of the child, i.e. the vagina.
<u>Sunan Abu Dawud, Book 11, Number 2159</u>

Imam al-Suyuti in his Durr al-Manthur, commentary of 2:223, states:

وأخرج ابن راهويه والدارمي وأبو داود وابن جرير وابن المنذر والطبراني والحاكم وصححه والبيهقي في سننه من طريق مجاهد عن ابن عباس قال " إن ابن عمر -والله يغفر له- أوهم إنما كان هذا الحي من الأنصار، وهم أهل وثن مع هذا الحي من اليهود، وهم أهل كتاب كانوا يرون لهم فضلاً عليهم في العلم، فكانوا يقتدون بكثير من فعلهم، فكان من أمر أهل الكتاب لا يأتون النساء إلا على حرف وذلك استر ما تكون المرأة، فكان هذا الحي من الأنصار قد أخذوا بذلك من فعلهم، وكان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحاً ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات، فلما قدم المهاجرون المدينة تزوّج رجل منهم امرأة من الأنصار، فذهب يصنع بها ذلك، فأنكرته عليه وقالت: إنما كنا نؤتى على حرف واحد فاصنع ذلك وإلا فاجتنبني، فسرى أمرهما فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأنزل الله { نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم } يقول: مقبلات ومدبرات بعد أن يكون في الفرج، وإنما كانت من قبل دبرها في قبلها. زاد الطبراني قال ابن عباس: قال ابن عمرو: في دبرها فأوهم ابن عمر -والله يغفر له- وإنما كان الحديث على هذا."

http://altafsir.com/Tafasir.asp?tMadhNo=2&...mp;LanguageId=1

He shows that al-Hakim has declared the above hadith from Sunan Abu Dawud to be sahih. He goes on to cite an additional report from Imam al-Tabarani, which runs this way:

Ibn Abbas said: Ibn Umar said "in her anus". But, he made a mistake, and may Allah (swt) forgive him.

But, there is more. Imam al-Suyuti in his Durr al-Manthur writes:

وقال ابن عبد البر: الرواية عن ابن عمر بهذا المعنى صحيحة معروفة عنه مشهورة."

"Ibn Abdul Barr stated: 'Traditions wherein Abdullah Ibn Umar believed in anal sex with women are well known and Sahih'".
http://altafsir.com/Tafasir.asp?tMadhNo=2&...mp;LanguageId=1

Imam al-Bukhari also indirectly confirms this in his Sahih:

Narrated Nafi':

Whenever Ibn 'Umar recited the Qur'an, he would not speak to anyone till he had finished his recitation. Once I held the Qur'an and he recited Surat-al-Baqara from his memory and then stopped at a certain Verse and said, "Do you know in what connection this Verse was revealed?" I replied, "No." He said, "<u>It was revealed in such-and-such connection</u>." Ibn 'Umar then resumed his recitation. Nafi added regarding the Verse:-- "So go to your tilth when or how you will." Ibn 'Umar said, "It means one should approach his wife in ..."

<u>Sahih al-Bukhari, Volume 6, Book 60, Number 50</u>

Why has Imam al-Bukhari omitted mentioning the circumstance of descent as explained by Ibn Umar?

Oftentimes, Imam al-Bukhari does tahrif of hadiths when he finds the text uncomfortable.

http://wilayat.net/index.php?option=com_content&view=article&id=225:umars-anal-sex-exploits&catid=70:biographies-of-sahaba--general

Tafseer Tafsir Durre Mansor is not Silent about Sex Matters (Arabic)

الدُّرُّ المَنْثُور
في
التَّفْسِيرِ بِالمَأْثُور

لجلال الدين السيوطي
(٨٤٩هـ - ٩١١هـ)

تحقيق
الدكتور/ عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
الدكتور/ عبد السند حسن يمامة

الجزء الثاني

Sexual Etiquettes in Tafsir (Bukhari & Tabari said: "in Anus")

الدر المنثور في التفسير بالمأثور-ج2 : 142 البقرة- 232 البقرة

فى إتيانِ النساءِ فى أدبارِهن[١] .

وأخرج البخارىُّ ، وابنُ جرير ، عن ابنِ عمرَ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : فى الدبرِ[٢] .

وأخرج الخطيبُ فى « رواةِ مالكٍ » من طريقِ النَّضْرِ بن عبدِ اللَّهِ الأَزْدىِّ عن مالكٍ ، عن نافعٍ ، عن ابنِ عمرَ فى قولِه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : إن شاء فى قُبُلِها ، وإن شاء فى دُبُرِها .

وأخرج الحسنُ بنُ سفيانَ فى « مسندِه » ، والطبَرانىُّ فى « الأوسطِ » ، والحاكمُ ، وأبو نعيم فى « المستخرجِ » ، بسندٍ حسنٍ ، عن ابنِ عمرَ قال : إنما نزَلت على رسولِ اللَّهِ ﷺ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية . رخصةً فى إتيانِ الدبرِ[٣] .

وأخرج ابنُ جرير ، والطبرانىُّ فى « الأوسطِ » ، وابنُ مَرْدُويَه ، وابنُ النجارِ ، بسندٍ حسنٍ ، عن ابنِ عمرَ ، أن رجلًا أصاب امرأتَه فى دبرِها فى زمنِ رسولِ اللَّهِ ﷺ ، فأنكَر ذلك الناسُ ، وقالوا : أَثْفَرها[٤] ! فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ الآية[٥] .

---

(١) إسحاق بن راهويه - كما فى الفتح ٨/ ١٩٠، والتلخيص الحبير ١/ ١٨٤ - والبخارى (٤٥٢٦) ، وابن جرير ٣/ ٧٥١.

(٢) البخارى (٤٥٢٧) ، وابن جرير ٣/ ٧٥٢، ٧٥٣.

(٣) الطبرانى (٣٨٢٧) . وقال الهيثمى : رواه الطبرانى فى الأوسط عن شيخه على بن سعيد بن بشير وهو حافظ . وقال فيه الدارقطنى : ليس بذاك وبقية رجاله ثقات . مجمع الزوائد ٦/ ٣١٩.

(٤) فى م : « أتقرؤها » . وأثفرها : من الثفر وهو السير يشد تحت ذنب الدابة ، والاستثفار : أن يدخل الإنسان إزاره بين فخذيه ملويا ثم يخرجه . اللسان (ث ف ر) .

(٥) ابن جرير ٣/ ٧٥٤، والطبرانى (٦٢٩٨) . وقال الهيثمى : وفيه يعقوب بن حميد بن كاسب وثقه ابن حبان وضعفه الأكثرون ، وبقية رجاله ثقات . مجمع الزوائد ٦/ ٣١٩.

Tafsir Durre Mansor J1 Told That Ahadith Prohibiting Anal Sex Are Weak (Arabic)

قال الحفاظُ فى جميعِ الأحاديثِ المرفوعةِ فى هذا البابِ وعِدَّتُها نحوُ عشرين حديثًا : كلُّها ضعيفةٌ ، لا يصِحُّ منها شىءٌ ، والموقوفُ منها هو الصحيحُ .

وقال الحافظُ ابنُ حجرٍ فى ذلك : منكرٌ لا يصِحُّ من وجهٍ ، كما صرَّح بذلك البخارىُّ والبزارُ والنسائىُّ وغيرُ واحدٍ[(١)] .

وأخرج النَّسائىُّ ، والطبرانىُّ ، وابنُ مَرْدُويَه ، عن أبى النضرِ ، أنه قال لنافعٍ مولى ابنِ عمرَ : إنه قد أُكثِرَ عليك القولُ أنك تقولُ عن ابنِ عمرَ ، أنه أفتَى أن تُؤْتَى النساءُ فى أدبارِهن . قال : كذَبوا علىَّ ، ولكن سأُحَدِّثُك كيف كان الأمرُ ؛ إن ابنَ عمرَ عرَض المصحفَ يومًا وأنا عنده ، حتى بلَغ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . فقال : يا نافعُ ، هل تعلَمُ من أمرِ هذه الآيةِ ؟ قلتُ : لا . قال : إنا كنا ، معشرَ قريشٍ نُجَبِّى النساءَ ، فلما دخَلنا المدينةَ ونكَحنا نساءَ الأنصارِ ، أرَدنا منهن مثلَ[(٢)] ما كنا نُريدُه ، فإذا هن قد كرِهن ذلك وأعْظَمْنَه ، وكانت نساءُ الأنصارِ قد أخَذن بحالِ اليهودِ ، إنما يُؤْتَين على جنوبِهن ، فأنزَل اللَّهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾[(٣)] .

وأخرج الدارِمىُّ عن سعيدِ بنِ يسارٍ أبى الحُبابِ قال : قلتُ لابنِ عمرَ : ما تقولُ فى الجوارى نُحَمِّضُ لهن ؟ قال : وما التحميضُ ؟ فذكَر الدبرَ ، فقال :

---

(١) ينظر التلخيص الحبير ٣/ ١٨٠، ١٨١.

(٢) ليس فى : الأصل ، ب ١، ب ٢، ف ١، م .

(٣) النسائى فى الكبرى (٨٩٧٨) ، وابن مردويه – كما فى تفسير ابن كثير ١/ ٣٨٤. وقال ابن كثير : إسناده صحيح .

541_drm02.pdf

Tafseer Tabari is not silent about Sex Matters (Arabic)

تفسير الطبري

جامع البيان عن تأويل آي القرآن

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

(٢٢٤هـ - ٣١٠هـ)

تحقيق

الدكتور/ عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الدكتور/ عبد السند حسن يمامة

الجزء الثالث

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ .

يعنى تعالى ذِكرُه بذلك : نساؤكم مُزْدَرَعُ أولادِكم ، فأْتوا مُزْدَرَعَكم كيف شِئْتُم ، وأين شِئْتُم ، وإنما عنَى بالحرثِ وهو (١ الزَّرْعُ ، المُحْتَرَثُ ١) والمُزْدَرَعُ ، ولكنهنَّ لما كنَّ من أسبابِ الحرثِ جُعِلن حرثًا ، إذ كان مَفْهومًا معنى الكلامِ .

وبنحوِ الذى قلنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

٣٩٢/٢ **/ ذكرُ مَن قال ذلك**

حدَّثنا محمدُ بنُ عُبَيْدٍ[٢] المُحاربىُّ ، قال : ثنا ابنُ المباركِ ، عن يونسَ ، عن عكرمةَ ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ ﴾ . قال : مَنْبَتُ الولدِ[٣] .

حدَّثنى موسى ، قال : ثنا عمرٌو ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّىِّ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ : أمَّا الحرثُ فهى مَزْرَعةٌ يُحْرَثُ فيها[٤] .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى : ﴿فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ .

يعنى تعالى ذِكرُه بذلك : فانْكِحوا مُزْدَرَعَ أولادِكم من حيثُ شِئْتُم من وجوهِ المَأْتَى . والإتيانُ فى هذا المَوْضِعِ كنايةٌ عن اسمِ الجماعِ .

واختَلف أهلُ التأويلِ فى معنى قولِه : ﴿ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . **فقال بعضُهم** : معنى ﴿ أَنَّى ﴾ : كيفَ .

(١ - ١) فى ص : « المزرع الحرث » .
(٢) فى ت ٢ : « عبيد الله » . وينظر تهذيب الكمال ٢٦/ ٧٠.
(٣) عزاه السيوطى فى الدر المنثور ١/ ٢٦٣ إلى المصنف .
(٤) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٢.

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا ابنُ عطيةَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عطاءٍ ، عن سعيدِ ابنِ جُبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيفَ شاء ، ما لم يكنْ يأْتِيها فى دُبُرِها أو فى الحيضِ[1] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عطاءٍ ، عن سعيدِ بنِ جُبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ قولَه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : ائْتِها أنَّى شئتَ ، مُقْبِلةً ومُدْبِرةً ، ما لم تأتِها فى الدُّبُرِ والمَحِيضِ .

حدَّثنا عليُّ بنُ داودَ ، قال : ثنا أبو صالحٍ ، قال : ثنى معاويةُ ، عن عليٍّ ، عن ابنِ عباسٍ قولَه : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : يعنى بالحرثِ الفرجَ ، يقولُ : تأْتِيه كيف شِئتَ ، مُسْتَقبِلَه ومُسْتَدْبِرَه ، وعلى أىِّ ذلك أردتَ ، بعدَ ألا تُجاوزَ الفرجَ إلى غيرِه ، وهو قولُه : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾[2] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ الأَهْوازيُّ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا شَرِيكٌ ، عن عبدِ الكريمِ ، عن عكرمةَ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيف شاء ، ما لم يَعْمَلْ عملَ قومِ لوطٍ[3] .

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ صالحٍ ، عن ليثٍ ، عن مجاهدٍ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : يأْتِيها كيف شاء ، واتَّقِ الدُّبُرَ

---

(١) أخرجه الدارمى ١/ ٢٥٨ من طريق عطاء به بنحوه .
(٢) أخرجه البيهقى ٧/ ١٩٦، من طريق أبى صالح به .
(٣) أخرجه الخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٧١) من طريق عبد الكريم به ، وأخرجه ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، والدارمى ١/ ٢٥٩ من طريق خالد ، عن عكرمة .

والحيضَ[١] .

حدَّثني عُبيدُ اللهِ بنُ سعدٍ ، قال : ثنا[٢] عمِّي ، قال : ثني أبي[٣] ، قال : ثني يزيدُ ، أن ابنَ كعبٍ كان يقولُ : إنما قولُه : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : ائْتِها مُضطجِعةً وقائمةً ومُنحرفةً ومقبِلَةً ومدبِرَةً كيف شِئتَ ، إذا كان في قُبُلِها .

حدَّثني يعقوبُ بنُ إبراهيمَ ، قال : ثنا هُشَيْمٌ ، قال : أخبَرَنا حُصَيْنٌ ، عن مُرَّةَ الهَمْدانيِّ ، قال : سمِعتُه يُحَدِّثُ أن رجلًا من اليهودِ لقِي رجلًا من المسلمين ، فقال له : أيأتي أحدُكم أهلَه باركًا ؟ قال : نعم . قال : فذُكِر ذلك لرسولِ اللهِ ﷺ ، قال : فنزَلتْ هذه الآيةُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : كيف شاء ، بعدَ أن يكونَ في الفرجِ[٤] .

حدَّثنا بشرٌ ، قال : ثنا يزيدُ ، قال : ثنا سعيدٌ ، عن قتادةَ قولَه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟/ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : إن شئتَ قائمًا أو قاعدًا أو على جَنْبٍ ، إذا كان يأْتِيها ٣٩٣/٢ من الوجهِ الذي يأتي منه المحيضُ ، ولا يتعدَّى ذلك إلى غيره .

حدَّثنا موسى بنُ هارونَ ، قال : ثنا عمرُو بنُ حمادٍ ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّيِّ : ﴿فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : ائتِ حَرثَك كيف شِئتَ من قُبُلِها ، ولا تأتِها في دُبُرِها . ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . قال : كيف شِئتم .

حدَّثني يونسُ ، قال : أخبَرَنا ابنُ وهبٍ ، قال : أخبَرَنا عمرو بنُ الحارثِ ، عن

(١) أخرجه ابن أبي شيبة ٤/٢٣٠ من طريق ليث به .
(٢) في م : « ثني أبي قال ثني » . ينظر تهذيب الكمال ٣٢/٣٠٨.
(٣) بعده في م : « عن أبيه » . وسيأتي موصولًا عن ابن عباس في ص ٧٣٣.
(٤) أخرجه ابن أبي شيبة ٤/٢٣١ من طريق حصين به . وعزاه السيوطي في الدر المنثور ١/٢٦١ إلى عبد بن حميد .

سعيدِ بنِ أبي هلالٍ ، أن عبدَ اللهِ بنَ عليٍّ حدَّثه أنه بلَغه أن ناسًا من أصحابِ رسولِ اللهِ ﷺ جلَسوا يومًا ورجلٌ من اليهودِ قريبٌ منهم ، فجعَل بعضُهم يقولُ : إنِّي لآتي امرأتي وهي مضطجِعَةٌ . ويقولُ الآخرُ : إني لآتيها وهي قائمةٌ . ويقولُ الآخرُ : إني لآتيها على جَنْبِها و[1] باركةً . فقال اليهوديُّ : ما أنتم إلا أمثالُ البهائمِ ، ولكنَّا إنما نأتيها على هيئةٍ واحدةٍ . فأنزَل اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ . فهو القُبُلُ[2] .

وقال آخَرون : معنى : ﴿أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : من حيثُ شِئتم ، وأيِّ وجهٍ أحبَبتُم[3] .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا سهلُ بنُ موسى الرازيُّ ، قال : ثنا ابنُ أبي فُدَيْكٍ ، عن إبراهيمَ بنِ إسماعيلَ بنِ أبي حبيبةَ الأشهلِ ، عن داودَ بنِ الحُصَينِ[4] ، عن عكرمةَ ، عن ابنِ عباسٍ أنه كان يَكْرَهُ أن تُؤتَى المرأةُ في دُبُرِها ، [١/٢٦٤و] ويقولُ : إنما المحترثُ[5] من القُبُلِ الذي يكونُ منه النسلُ والحيضُ . ويَنْهَى عن إتيانِ المرأةِ في دُبُرِها ويقولُ : إنما نزَلت هذه الآيةُ : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . يقولُ : من أيِّ وجهٍ شِئتم[6] .

حدَّثنا ابنُ حُميدٍ ، قال : ثنا ابنُ واضحٍ ، قال : ثنا العَتَكيُّ ، عن عكرمةَ : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . قال : ظَهرَها لبطْنِها غيرَ مُعاجَزةٍ ، يعني الدُّبُرَ .

حدَّثنا عبيدُ اللهِ بنُ سعدٍ ، قال : ثني عمِّي ، قال : ثني أبي ، عن يزيدَ[7] ، عن

---

(١) في ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « وهي » .
(٢) عزاه السيوطي في الدر المنثور ١/٢٦٢ إلى المصنف .
(٣) في ت ٢ : « أصبتم » .
(٤) في ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « الحسين » . وينظر تهذيب الكمال ٨/ ٣٧٩.
(٥) في م : « الحرث » .
(٦) عزاه السيوطي في الدر المنثور ١/٢٦٣ إلى المصنف .
(٧) في ت ١ : « زيد » .

الحارثِ[(١)] بنِ كعبٍ ، عن محمدِ بنِ كعبٍ ، قال : إن ابنَ عباسٍ كان يقولُ : اسْقِ نَباتَك من حيثُ نباتُه[(٢)] .

حُدِّثْتُ عن عمارٍ ، قال : ثنا ابنُ أبي جعفرٍ ، عن أبيه ، عن الربيعِ قولَه : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . يقولُ : مِن أين شئْتُم[(٣)] . ذكِر لنا ، واللهُ أعلمُ ، أن اليهودَ قالوا : إن العربَ يأتون النساءَ من قِبَلِ أعجازِهنَّ ، فإذا فعَلوا ذلك جاء الولدُ أحولَ ، فأكْذَب اللهُ أُحْدُوثَتَهم ، فقال : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ .

حدَّثنا القاسمُ ، قال : ثنا الحسينُ ، قال : ثنا حَجَّاجٌ ، عن ابنِ جُرَيْجٍ ، عن مجاهدٍ ، قال : يقولُ : ائتوا النساءَ في غيرِ[(٤)] أدبارِهن على كلِّ نحوٍ .

قال ابنُ جُريجٍ : سمِعتُ عطاءَ بنَ أبي رباحٍ قال : تذاكرْنا هذا عندَ ابنِ عباسٍ ، فقال ابنُ عباسٍ : ائْتوهنَّ من حيثُ شِئْتُم ، مقبِلةً ومدبِرةً . فقال رجلٌ : كأن هذا حلالٌ ! فأنكر عطاءٌ أن يكونَ هذا هكذا ، وأنكره . كأنه إنما يُريدُ الفرجَ ، مقبلةً ومدبرةً في الفرجِ .

وقال آخرون : معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : متى شِئتم .

---

(١) كذا في النسخ ، ولعله تحريف . وينظر مصدرى التخريج .

(٢) أخرجه النسائي في الكبرى (٩٠٠٣) من طريق بكر بن مضر ، عن يزيد ، عن عثمان بن كعب ، عن محمد بن كعب به . وأخرجه البيهقي ١٩٦/٧ من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي ، عن يزيد ، عن محمد بن كعب به .

(٣) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٣.

(٤) سقط من النسخ ، وهي زيادة لابد منها ، إذ المشهور عن مجاهد في مسألة الوطء في الدبر أنه لا يحله ، وقد أخرج ابن أبي شيبة ٢٣٢/٤ من طريق ابن أبي نجيح عن مجاهد : ائتوا النساء في أقبالهن على كل نحو . وينظر المغني ١٠/ ٢٢٦، وتفسير القرطبي ٩١/٣ - ٩٦، وتفسير ابن كثير ٣٨٦/١ - ٣٨٩.

٢/٣٩٤ / ذكرُ مَن قال ذلك

حُدِّثتُ عن حسينِ بنِ الفرجِ ، قال : سمِعتُ أبا مُعاذٍ الفضلَ بنَ خالدٍ ، قال : أخبرَنا عُبَيْدُ بنُ سليمانَ ، قال : سمِعتُ الضحَّاكَ يقولُ في قولِه : ﴿فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . يقولُ : متى شِئتم[(١)] .

حدَّثني يونسُ بنُ عبدِ الأعلى ، قال : أخبرَنا ابنُ وهبٍ ، قال : ثنا أبو صخرٍ ، عن أبي معاويةَ البَجَليِّ ، وهو عمَّارٌ الدُّهْنيُّ[(٢)] ، عن سعيدِ بنِ جُبيرٍ أنه قال : بيْنا أنا ومجاهدٌ جالسان عندَ ابنِ عباسٍ ، أتاه رجلٌ فوقَف على رأسِه فقال : يا أبا العباسِ - أو : يا أبا الفضلِ - ألا تَشْفِيني عن[(٣)] آيةِ المحيضِ ؟ فقال : بلى . فقرأ : ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ﴾ . حتى بلَغ آخرَ الآيةِ ، فقال ابنُ عباسٍ : من حيثُ جاء الدمُ ، مِن ثَمَّ أُمِرتَ أن تأتيَ . فقال له الرجلُ : يا أبا الفضلِ ، كيف بالآيةِ التي تَتْبَعُها ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ ؟ فقال : إيْ ! ويحَك ! وفي الدبُرِ من حرثٍ ؟ لو كان ما تقولُ حقًّا لكان المحيضُ منسوخًا ، إذا اشتغَل من هاهنا جئتَ من هاهنا ، ولكن ﴿أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ من الليلِ والنهارِ[(٤)] .

وقال آخرون : بل معنى ذلك : أين شئْتُم ، وحيث شئْتُم .

---

(١) ينظر التبيان ٢/ ٢٢٣، والبحر المحيط ٢/ ١٧٠، ١٧١.

(٢) في ت ١، ت ٢، ت ٣: «الذهبي».

(٣) في م : «من».

(٤) أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره ٢/٤٠٢، ٤٠٥ (٢١٢٠، ٢١٣٥) من طريق يونس بن عبد الأعلى به . وتقدم أوله في ص ٧٣٦.

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنى يعقوبُ ، قال : ثنا (١) ابنُ عليةَ (١) ، قال : أخبَرَنا ابنُ عونٍ ، عن نافعٍ ، قال : كان ابنُ عُمرَ إذا قرَأ القرآنَ لم يتكلَّمْ . قال : فقرَأتُ ذاتَ يومٍ هذه الآيةَ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ . فقال : أتدرى فى من نزَلت هذه الآيةُ ؟ قلتُ : لا . قال : نزَلت فى إتيانِ النساءِ فى أدبارِهنَّ [٢] .

حدَّثنى إبراهيمُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ مسلمٍ أبو مسلمٍ ، قال : ثنا أبو عمرَ الضريرُ ، قال : ثنا إسماعيلُ بنُ إبراهيمَ صاحبُ الكَرابِيسىِّ ، عن ابنِ عونٍ ، عن نافعٍ ، قال : كنتُ أُمْسِكُ على ابنِ عمرَ المصحفَ ، إذ [٣] تلا هذه الآيةَ : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال : أن يأتيَها فى دبُرِها [٤] .

حدَّثنى عبدُ الرحمنِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ الحكمِ ، قال : ثنا عبدُ الملكِ بنُ مَسْلَمَةَ ، قال : ثنا الدَّرَاوَرْدِىُّ ، قال : قيل لزيدِ بنِ أسلمَ : إن محمدَ بنَ المُنْكَدِرِ يَنْهَى عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهنَّ ، فقال زيدٌ : أَشْهَدُ على محمدٍ لأَخْبَرَنى أنه يَفْعَلُه [٥] .

حدَّثنى عبدُ الرحمنِ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ الحكمِ ، قال : ثنا أبو زيدٍ عبدُ الرحمنِ

(١ - ١) فى م : « هشيم » .

(٢) أخرجه إسحاق بن راهويه فى مسنده وفى تفسيره - كما فى الفتح ١٩٠/٨ - ومن طريقه البخارى (٤٥٢٦) - وأبو عبيد فى فضائله ص ٩٧ من طريق ابن عون به ، وأخرجه الطبرانى فى الأوسط (٣٨٢٧) من طريق عبيد الله بن عمر ، عن نافع به نحوه ، وعلقه البخارى عقب (٤٥٢٧) .

(٣) فى ت ١، ت ٢، ت ٣: « إذا » .

(٤) ذكره الحافظ فى الفتح ١٩٠/٨ من طريق إسماعيل بن إبراهيم الكرابيسى ، وعزاه إلى المصنف .

(٥) عزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦٦/١ إلى المصنف .

ابنُ أحمدَ بنِ أبي الغَمْرِ[(١)] ، قال : ثني عبدُ الرحمنِ بنُ القاسمِ ، عن مالكِ بنِ أنسٍ ، أنه قيل له : يا أبا عبدِ اللهِ ، إن الناسَ يروون عن سالمٍ : كذَب العبدُ ، أو العِلْجُ ، على أبي . فقال مالكٌ : أَشْهَدُ على يزيدَ بنِ رُومانَ أنه أخبَرنى ، عن سالمِ بنِ عبدِ اللهِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ . فقيل له : فإن الحارثَ بنَ يعقوبَ يروى عن أبي الحُبابِ سعيدِ بنِ يسارٍ أنه سأل ابنَ عمرَ ، فقال له : يا أبا عبدِ الرحمنِ ، إنا نشترى الجوارىَ ، فنُحَمِّضُ[(٢)] لهنَّ . فقال : وما التحميضُ[(٣)] ؟ [(٤)] فذكر له[(٤)] الدُّبُرَ . فقال ابنُ عمرَ : أُفٍّ أُفٍّ ! يفعلُ ذلك مؤمنٌ ؟ - أو قال : مسلم - فقال مالكٌ : أشهدُ على ربيعةَ لأَخْبَرَنى عن أبي الحُبَابِ ، عن ابنِ عمرَ مثلَ ما قال نافعٌ[(٥)] .

حدَّثني محمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : أخبَرَنا عَمرُو بنُ طارقٍ ، قال : أخبَرَنا يحيى ابنُ أيوبَ ، عن موسى بنِ أيوبَ الغافِقيِّ ، قال : قلتُ لأبي ماجدٍ الزِّيَاديِّ : إن نافعًا
٣٩٥/٢ يُحَدِّثُ عن ابنِ عمرَ في دُبُرِ المرأةِ . فقال : / كذَب نافعٌ ، صحِبتُ ابنَ عمرَ ونافعٌ مملوكٌ ، فسمِعتُه يقولُ : ما نظَرتُ إلى فرجِ امرأتي منذُ كذا وكذا .

حدَّثني أبو قِلابَةَ ، قال : ثنا عبدُ الصمدِ ، قال : ثني أبي ، عن أيوبَ ، عن نافعٍ ،

---

(١) في ص ، ت ١ ، ت ٢ ، ت ٣ : « العمر » . وينظر تهذيب الكمال ١٧/ ٣٤٥.

(٢) في ص ، ت ١ ، ت ٣ : « فتحمص » ، وفي ت ٢ : « فتمحص » .

(٣) في ص ، ت ١ ، ت ٣ : « التحميص » ، وفي ت ٢ : « التمحيص » .

(٤ - ٤) في م : « قال » .

(٥) ذكره ابن كثير في تفسيره ١/ ٣٨٨ عن المصنف ، وأخرجه الطحاوي في شرح المعاني ٣/ ٤١ من طريق أبي زيد وأصبغ بن الفرج ، عن عبد الرحمن بن القاسم به بشطره الأول ، وأخرجه الدارمي ١/ ٢٦٠، والطحاوي ٣/ ٤١ من طريق الحارث بن يعقوب به بشطره الثاني ، وأخرجه النسائي في الكبرى (٨٩٧٩) من طريق عبد الرحمن بن القاسم به مختصرا ، وأخرج النسائي (٨٩٨٠) من طريق يزيد بن رومان ، عن عبيد الله ابن عبد الله بن عمر ، عن ابن عمر أنه كان لا يرى بأسا أن يأتي الرجل امرأته في دبرها .

عن ابنِ عمرَ : ﴿ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . قال : فى الدُّبُرِ (١) .

حدَّثنى أبو مسلم ، قال : ثنا أبو عمرَ الضريرُ ، قال : ثنا يزيدُ بنُ زُرَيْعٍ ، قال : ثنا رَوْحُ بنُ القاسمِ ، عن قتادةَ ، قال : سُئِل أبو الدرداءِ عن إتيانِ النساءِ فى أدبارِهنَّ ، فقال : هل يفعلُ ذلك إلا كافرٌ ؟ قال رَوْحٌ : فشهِدتُ ابنَ أبى مُلَيْكَةَ يُسألُ عن ذلك ، فقال : قد أرَدتُه (٢) من جاريةٍ لى البارحةَ فاعتاص (٣) علىَّ ، فاسْتَعنتُ بدُهْنٍ ، أو : بشحمٍ . قال : فقلتُ له : سبحانَ اللهِ ! أخبَرَنا قتادةُ أن أبا الدرداءِ قال : هل (٤) يفعلُ ذلك إلا [١/٢٦٤ظ] كافرٌ (٥) ؟ فقال : لعَنك اللهُ ولعَن قتادةَ . فقلتُ : لا أُحَدِّثُ عنك شيئًا أبدًا ، ثم ندِمتُ بعدَ ذلك (٦) .

واعتلَّ قائلو هذه المقالةِ لقولِهم بما حدَّثنى به محمدُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ عبدِ (٧) الحكمِ ، قال : أخبَرَنا أبو بكرِ بنُ أبى أُوَيْسٍ الأَعْشَى ، عن سليمانَ بنِ بلالٍ ، عن زيدِ بنِ أسلمَ ، عن ابنِ عمرَ ، أن رجلاً أتَى امرأتَه فى دُبُرِها فوجَد فى نفسِه من ذلك ، فأنزَل اللهُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ (٨) .

---

(١) أخرجه البخارى (٤٥٢٧)، وأبو نعيم فى مستخرجه – كما فى التغليق ٤/١٨١ – من طريق عبد الصمد به .

(٢) فى م : « أوردته » .

(٣) فى : ت ١، ت ٢، ت ٣: « فاعتاض » . واعتاص عليه الأمر : اشتد . التاج (ع و ص) .

(٤) فى النسخ : « من » .

(٥) فى النسخ : « كافرًا » .

(٦) أخرجه معمر فى جامعه (٢٠٩٥٧) ومن طريقه البيهقى فى شعب الإيمان (٥٣٧٩) عن قتادة به .
وقول أبى الدرداء أخرجه أحمد ١١/٥٥٤ (٦٩٦٨) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٥٢، والبيهقى ٧/١٩٩ من طرق عن قتادة ، عن عقبة بن وساج ، عن أبى الدرداء .

(٧) سقط من : ت ١، ت ٢، ت ٣.

(٨) أخرجه النسائى فى الكبرى (٨٩٨١) عن محمد بن عبد الله به ، وأخرجه الطبرانى فى الأوسط (٦٢٩٨) من طريق نافع ، عن ابن عمر .

(تفسير الطبرى ٣/٤٨)

حدَّثني يونسُ ، قال : أخبَرَنى ابنُ نافعٍ ، عن هشامِ بنِ سعدٍ ، عن زيدِ بنِ أسلمَ ، عن عطاءِ بنِ يَسارٍ ، أن رجلاً أصاب امرأتَه فى دُبُرِها على عهدِ رسولِ اللهِ ﷺ ، فأنكر الناسُ ذلك وقالوا : أَثْفَرَها[1] ! فأنزل اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ الآية[2] .

وقال آخرون : معنى ذلك : ائْتُوا حرثَكم كيف شِئتم ؛ إن شِئْتُم فاعْزِلوا ، وإن شِئتمُ فلا تَعْزِلوا .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ صالحٍ ، عن ليثٍ ، عن عيسى بن سِنانٍ ، عن سعيدِ بنِ المُسَيَّبِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : إن شِئتم فاعزِلوا ، وإن شِئتم فلا تَعزِلوا[3] .

حدَّثنا أبو كُريبٍ ، قال : ثنا وكيعٌ ، عن يونسَ ، عن أبى إسحاقَ ، عن زائدةَ بنِ عُميرٍ ، عن ابنِ عباسٍ ، قال : إن شِئتَ فاعْزِلْ ، وإن شِئتَ فلا تَعْزِلْ[4] .

---

(١) فى مسند أبى يعلى : «أبعرها» ، وفى نسخة من شرح المعانى : «أتعزبها» ، وفى نسخة كالمثبت ، وأثغرها ، من الثغر ، وهو السير يشد تحت ذنب البعير ، والمراد تشبيه فعل الرجل بوضع الثغر على دبر الدابة . وينظر اللسان والتاج (ث ف ر) .

(٢) سقط من : م . والحديث أخرجه أبو يعلى (١١٠٣) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠ من طريق عبد الله بن نافع به ، موصولا عن أبى سعيد ، وأخرجه النسائى فى الكبرى (٨٩٨١) عن هشام به .

(٣) أخرجه ابن أبى شيبة ٤/ ٢٣٢، من طريق عيسى به .

(٤) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/ ٤٠٥ (٢١٣٦) من طريق وكيع به ، وأخرجه ابن منيع فى مسنده – كما فى الإتحاف للبوصيرى (٥٢٧٥) ، والطبرانى (١٢٦٦٣) من طريق يونس به ، وأخرجه ابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤١، والطبرانى فى الأوسط (١١٧١) ، والحاكم فى المستدرك ٢/ ٢٧٩، من طريق أبى إسحاق به . وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ١/ ٢٦٧ إلى وكيع وعبد بن حميد وابن المنذر وابن مردويه والضياء فى المختارة .

وأمَّا الذين قالوا : معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : كيف شِئتم ؛ مقبلةً ومدبرةً فى الفرجِ والقُبُلِ . فإنهم قالوا : إن الآيةَ إنما نزَلت فى استنكارِ قومٍ من اليهودِ اسْتَنكروا إتيانَ النساءِ فى أقْبالهنَّ من قِبَلِ أدْبارِهنَّ . قالوا : وفى ذلك دليلٌ على صحَّةِ ما قلنا ، من أن معنى ذلك على ما قلنا .

واعتلُّوا لقِيلِهم ذلك بما **حدَّثنى** به أبو كُريبٍ ، قال : ثنا المُحاربيُّ ، قال :ثنا محمدُ بنُ إسحاقَ ، عن أبانِ بنِ صالحٍ ، عن مجاهدٍ ، قال : عرَضتُ المصْحفَ على ابنِ عباسٍ ثلاثَ عرَضاتٍ من فاتحتِه إلى خاتمتِه ، أُوقِفُه عندَ كلِّ آيةٍ ، وأسألُه عنها ، حتى انتهى إلى هذه الآيةِ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال ابنُ عباسٍ : إن هذا الحيَّ من قريشٍ كانوا يَشْرَحُون النساءَ بمكةَ ، ويتلذَّذون بهنَّ مُقْبلاتٍ ومُدبراتٍ ، فلمَّا قدِموا المدينةَ تزوَّجوا فى الأنصارِ ، فذهَبوا لِيَفعلوا بهنَّ كما كانوا يَفعلون بالنساءِ بمكةَ ، فأنكرْنَ ذلك وقُلْنَ : هذا شيءٌ لم نكنْ نُؤْتَى عليه . فانتشر الحديثُ حتى انتهى إلى رسولِ اللهِ/ ﷺ ، فأنزَل اللهُ تعالى ذكرُه فى ذلك : ٣٩٦/٢
﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ﴾ : إن شئتَ فمقبلةً ، وإن شئتَ فمدبرةً ، وإن شئتَ فباركةً ، وإنما يعنى بذلك موضعَ الولدِ للحرثِ ، يقولُ : ائتِ الحرثَ من حيثُ شِئتَ[(١)] .

حدَّثنا أبو كُريبٍ ، قال : ثنا يونسُ بنُ بُكيرٍ ، عن محمدِ بنِ إسحاقَ بإسنادِه نحوَه .

حدَّثنا محمدُ بنُ بشَّارٍ ، قال : ثنا ابنُ مَهْدِىٍّ ، قال : ثنا سفيانُ ، عن محمدِ بنِ

(١) أخرجه الطبرانى (١١٠٩٧) من طريق المحاربى به ، وأخرجه أبو داود (٢١٦٤) ، والحاكم ٢/ ١٩٥، والبيهقى ١٩٥/٧، ١٩٦ من طريق ابن إسحاق به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦٣/١ إلى ابن راهويه والدارمى وابن المنذر ، وتقدم تخريجه مختصرا عند الدارمى فى ص ٧٣٦.

المُنْكَدِرِ ، قال : سمِعتُ جابرًا يقولُ : إن اليهودَ كانوا يقولون : إذا جامَعَ الرجلُ أهلَه في فرجِها من ورائِها كان ولدُه أحولَ . فأنْزَلَ اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ [(١)] .

حدَّثنا[(٢)] مجاهدُ بنُ موسى ، قال : ثنا يزيدُ بنُ هارونَ ، قال : أخبرَنا الثوريُّ ، عن محمدِ بنِ المُنْكَدِرِ ، عن جابرِ بنِ عبدِ اللهِ ، قال : قالت اليهودُ : إذا أتَى الرجلُ امرأتَه في قُبُلِها من دبُرِها وكان بينَهما ولدٌ كان أحولَ ، فأنْزَلَ اللهُ تعالى ذكرُه : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ .

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا عبدُ الرحيمِ[(٣)] بنُ سليمانَ ، عن عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ بنِ خُثَيْمٍ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ بنِ أبي بكرٍ ، عن أمِّ سلمةَ زوجِ النبيِّ ﷺ ، قالت : تزَوَّج رجلٌ امرأةً ، فأراد أن يُجَبِّيَها[(٤)] ، فأبَت عليه وقالت : حتى أسألَ رسولَ اللهِ ﷺ . قالت أمُّ سلمةَ : فذكَرتْ ذلك لي . فذكَرتْ أمُّ

---

(١) أخرجه أبو داود (٢١٦٣) ، والبيهقى ١٩٤/٧ من طريق ابن بشار به ، وأخرجه مسلم (١١٩/١٤٣٥) من طريق ابن مهدى به ، وأخرجه البخارى (٤٥٢٨) ، ومسلم (١١٧/١٤٣٥) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٦) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠، وابن أبى حاتم فى تفسيره ٤٠٤/٢ (٢١٣٣) من طريق سفيان به ، وأخرجه عبد الرزاق فى تفسيره ١/ ٨٩، وسعيد بن منصور فى سننه (٣٦٦، ٣٦٧ - تفسير) ، والحميدى (١٢٦٣) ، وابن أبى شيبة ٤/ ٢٢٩، والدارمى ١/ ٢٥٨، ٢/ ١٤٥، ومسلم (١١٩/١٤٣٥) ، والترمذى (٤٠٦٢) ، وابن ماجه (١٩٢٥) ، والنسائى فى الكبرى (٨٩٧٤، ٨٩٧٥) ، وفى التفسير (٥٨) ، وأبو يعلى (٢٠٢٤) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠، وابن حبان (٤١٥٤، ٤١٨٥) ، والطبرانى فى الأوسط (٥٧١، ٨٨٠٦) ، وأبو نعيم فى الحلية ٣/ ١٥٤، والخطيب ١٣/ ٢٦٢، والبيهقى ٧/ ١٩٤، ١٩٥، والبغوى (٢٢٩٦) ، وفى تفسيره ١٩٨/١ من طرق عن محمد بن المنكدر به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٦١/١ إلى عبد بن حميد وابن المنذر .

(٢) بعده فى ت ١، ت ٣: «عن» .

(٣) فى ت ١: «الرحمن» .

(٤) يجبيها : أى يكبها على وجهها ، تشبيها بهيئة السجود . النهاية ١/ ٢٣٨.

سلمةَ ذلك لرسولِ اللهِ ﷺ ، فقال : « أرْسِلي إليها » . فلمَّا جاءت قرَأ عليها رسولُ اللهِ ﷺ : « ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صمامًا[1] واحدًا ، صمامًا واحدًا » .

حدَّثنا أبو كُرَيْبٍ ، قال : ثنا معاويةُ بنُ هشامٍ ، عن سفيانَ ، عن[2] عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ ، عن [3]ابنِ سابطٍ[3] ، عن حفصةَ ابنةِ[4] عبدِ الرحمنِ بنِ[5] أبي بكرٍ ، عن أمِّ سلمةَ ، قالت : قدِم المهاجرون فتزوَّجوا في الأنصارِ ، وكانوا يُجَبُّون ، وكانت الأنصارُ لا تفعلُ ذلك ، فقالت امرأةٌ لزوجِها : حتى آتيَ النبيَّ ﷺ فأسْألَه عن ذلك . فأتتِ النبيَّ ﷺ فاسْتَحيتْ أن تسألَه ، فسألتُ أنا ، فدعاها رسولُ اللهِ ﷺ ، فقرَأ عليها[6] : « ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ، صمامًا واحدًا ، صمامًا واحدًا » .

حدَّثني أحمدُ بنُ إسحاقَ ، قال : ثنا أبو أحمدَ ، قال : ثنا سفيانُ ، عن عبدِ اللهِ ابنِ عثمانَ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ بنتِ عبدِ الرحمنِ ، عن أمِّ سلمةَ ، عن النبيِّ ﷺ بنحوِه .

حدَّثنا ابنُ بشَّارٍ وابنُ المُثنَّى ، قالا : ثنا ابنُ مَهْدِيٍّ ، قال : ثنا سفيانُ الثوريُّ ، عن عبدِ اللهِ بنِ عثمانَ بنِ خُثَيْمٍ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، عن حفصةَ ابنةِ عبدِ الرحمنِ ، عن أمِّ سلمةَ ، عن النبيِّ/ ﷺ قولَه : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ ٢/٣٩٧

(١) الصمام واحد : أى : مسلك واحد ، الصمام : ما تسد به الفرجة ، فسمى الفرج به ، ويجوز أن يكون فى موضع صمام ، على حذف المضاف . النهاية ٣/ ٥٤.

(٢) فى م ، ت ١، ت ٢، ت ٣: « بن » .

(٣ - ٣) فى ص ، ت ١، ت ٢: « ابن سليط » ، وفى ت ٣: « سليط » . وينظر تهذيب الكمال ١٧/ ١٢٣.

(٤) بعده فى ت ١، ت ٢، ت ٣: « عبد الله عن سفيان بن » :

(٥) فى ص ، ت ١، ت ٢، ت ٣: « عن » .

(٦) فى ص : « علينا » .

شِئْتُمْ ﴾ . قال : « صمامًا واحدًا ، صمامًا واحدًا »(١) .

حدَّثني محمدُ بنُ مَعْمَرٍ البَحْرانيُّ(٢) ، قال : ثنا يعقوبُ بنُ إسحاقَ الحَضْرَميُّ(٣) ، قال : ثني وُهَيبٌ ، قال : ثني عبدُ اللهِ بنُ عثمانَ ، عن عبدِ الرحمنِ بنِ سابطٍ ، قال : قلتُ لحفصةَ : إني أُريدُ [١/٢٦٥و] أن أسألَكِ عن شيءٍ وأنا أَسْتَحْيِي منك أن أسألَك . قالت : سَلْ يا بُنَيَّ عمَّا بدا لك . قال : قلتُ : أسألُك عن غشيانِ النساءِ في أدبارِهنَّ . قالت : حدَّثتني أمُّ سلمةَ ، قالت : كانت الأنصارُ لا تُجَبِّي ، وكان المهاجرون يُجَبُّون ، فتزوَّج رجلٌ من المهاجرين امرأةً من الأنصارِ . ثم ذكَر نحوَ حديثِ أبي كُرَيبٍ ، عن معاويةَ بنِ هشامٍ(٤) .

حدَّثنا ابنُ المُثَنَّى ، قال : ثني وهبُ بنُ جريرٍ ، قال : ثنا شعبةُ ، عن ابنِ المنكدِرِ ، قال : سمِعتُ جابرَ بنَ عبدِ اللهِ يقولُ : إن اليهودَ كانوا يقولون : إذا أتَى الرجلُ امرأتَه باركةً جاء الولدُ أحولَ . فنزَلت : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾(٥) .

حدَّثني محمدُ بنُ أحمدَ بنِ عبدِ اللهِ الطُّوسيُّ ، قال : ثنا الحسنُ بنُ موسى ، قال : ثنا يعقوبُ القُمِّيُّ ، عن جعفرٍ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ ، قال : جاء عمرُ إلى النبيِّ ﷺ فقال : يا رسولَ اللهِ ، هلكتُ ! قال : « وما الذي أهْلَكك ؟ »

---

(١) أخرجه الترمذى (٢٩٧٩) عن محمد بن بشار به ، وأخرجه أحمد ٣١٨/٦ (الميمنية) عن عبد الرحمن بن مهدى به .

(٢) فى ص : « النحراى » . وينظر : تهذيب الكمال ٢٦/ ٤٨٥.

(٣) فى ص : « الحصرى » . وينظر : تهذيب الكمال ٣٢/ ٣١٤.

(٤) أخرجه أحمد ٣٠٥/٦ (الميمنية) ، والدارمى ١/ ٢٥٦، والطحاوى فى شرح معانى الآثار ٣/ ٤٢، من طريق وهيب به .

(٥) أخرجه مسلم (١١٩/١٤٣٥) عن محمد بن المثنى به ، وأخرجه البغوى فى الجعديات (١٦٨٩) ، والطحاوى فى شرح المعانى ٣/ ٤٠، والبيهقى ١٩٤/٧ من طريق شعبة به .

قال : حوَّلتُ رحلي الليلةَ . قال : فلم يَرُدَّ عليه شيئًا ، قال : فأَوْحَى اللهُ إلى رسولِ اللهِ ﷺ هذه الآيةَ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ « أَقْبِلْ وأَدْبِرْ ، واتَّقِ الدُّبُرَ والحيضةَ »(١) .

حدَّثنا زكريا بنُ يحيى المصريُّ ، قال : ثنا أبو صالحٍ الحَرَّانيُّ ، قال : ثنا ابنُ لَهِيعةَ ، عن يزيدَ بنِ أبي حَبيبٍ ، أن عامرَ بنَ يحيى أخبَره ، عن حَنَشٍ الصنعانيِّ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن ناسًا مِن حِمْيَرَ أَتَوْا إلى رسولِ اللهِ ﷺ يسأَلونه عن أشياءَ ، فقال رجلٌ منهم : يا رسولَ اللهِ ، إني رجلٌ أُجَبِّي(٢) النساءَ ، فكيف تَرَى في ذلك ؟ فأَنْزَل اللهُ تعالى ذِكرُه في سورةِ « البقرة » بيانَ ما سأَلوا عنه ، وأَنْزَل فيما سأَل عنه الرجلُ : ﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ . فقال رسولُ اللهِ ﷺ : « ائتِها مُقْبِلةً ومُدْبِرةً إذا كان ذلك في الفَرْجِ »(٣) .

والصوابُ من القولِ في ذلك عندَنا قولُ مَن قال : معنى قولِه : ﴿ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ : من أيِّ وجهٍ شِئتم . وذلك أن « أنَّى » في كلامِ العربِ كلمةٌ تَدُلُّ - إذا ابْتُدِئَ بها في الكلامِ - على المسألةِ عن الوجوهِ والمذاهبِ ، فكأنَّ القائلَ إذا قال لرجلٍ : أَنَّى لك هذا المالُ ؟ يريدُ : من أيِّ الوجوهِ لكَ . ولذلك يُجيبُ المجيبُ فيه بأن يقولَ : مِن كذا

---

(١) أخرجه أحمد ٤/٤٣٤ (٢٧٠٣) ، والترمذى (٢٩٨٠) عن الحسن بن موسى به ، وأخرجه النسائى فى الكبرى (٨٩٧٧) ، وأبو يعلى (٢٧٣٦) ، والخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٦٩) ، وابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/٤٠٥ (٢١٣٤) ، وابن حبان (٤٢٠٢) ، والطبرانى (١٢٣١٧) ، والبيهقى ٧/١٩٨ ، والبغوى فى تفسيره ١/١٩٨ من طريق يعقوب به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ١/٢٦٢ إلى عبد بن حميد وابن المنذر والضياء فى المختارة .

(٢) فى النسخ : « أحب » . وفى تفسير ابن أبى حاتم : « أجب » . وليس المراد ، ولفظ الأحاديث قبله دالة عليه ، وينظر ص ٧٥٦.

(٣) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٢/٤٠٤ (٢١٣٠) ، والخرائطى فى مساوئ الأخلاق (٤٧٠) ، والطحاوى فى شرح معانى الآثار ٣/٤٣ ، والطبرانى (١٢٩٨٣) من طريق ابن لهيعة به .

وكذا . كما قال تعالى ذِكرُه مخبِرًا عن زكريا فى مسألتِه مريمَ : ﴿ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ﴾ [آل عمران : ٣٧] . وهى مقاربةٌ « أين » ، و « كيف » فى المعنى ، ولذلك تداخَلَت معانيها ، فأشكلَت « أنى » على سامعِها ومُتأوِّلها حتى تأوَّلها بعضُهم بمعنى « أين » ، وبعضُهم بمعنى « كيف » ، وآخَرون بمعنى « متى » ، وهى مخالفةٌ جميعَ ذلك فى معناها ، وهنَّ لها مخالفاتٌ ؛ وذلك أن « أين » إنما هى حرفُ استفهامٍ عن الأماكنِ والمحَالِّ ، وإنما يُسْتَدَلُّ على افتراقِ معانى هذه الحروفِ بافتراقِ الأجوبةِ عنها ، ألا ترَى أن سائلًا لو سأل آخرَ فقال : أين مالُك ؟ لقال : بمكانِ
٣٩٨/٢ / كذا . ولو قال له : أين أخوك ؟ لكان الجوابُ أن يقولَ : ببلدةِ كذا . أو : بموضعِ كذا . فيُجيبُه بالخبرِ عن محَلِّ ما سأله عن محلِّه ، فيُعلَمُ أن « أين » مسألةٌ عن المحَلِّ . ولو قال قائلٌ لآخرَ : كيف أنت ؟ لقال : صالحٌ . أو : بخيرٍ . أو : فى عافيةٍ . وأخبَره عن حالِه التى هو فيها ، فيُعلَمُ حينئذٍ أن « كيف » مسألةٌ عن حالِ المسئولِ عن حالِه . ولو قال له : أنَّى يُحْيِى اللهُ هذا الميتَ ؟ لكان الجوابُ أن يقالَ : مِن وجهِ كذا ووجهِ كذا . فيَصِفُ قولًا ، نظيرَ ما وصَف اللهُ تعالى ذكرُه للذى قال : ﴿ أَنَّىٰ يُحْيِۦ هَٰذِهِ ٱللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ﴾ [البقرة : ٢٥٩] فعلًا حين بعَثه من بعدِ مماتِه .

وقد فرَّقتِ الشُّعراءُ بينَ ذلك فى أشعارِها ، فقال الكُمَيْتُ بنُ زيدٍ[(١)] :

تَذَكَّرَ مِن أَنَّى ومِن أَينَ شُرْبُه ... يُؤامِرُ[(٢)] نَفْسَيْهِ كَذِى الهَجْمَةِ[(٣)] الأَبِلْ[(٤)]

وقال أيضًا[(٥)] :

---

(١) شعر الكميت ٢/ ٩٧.
(٢) يؤامر : يشاور . التاج (أ م ر) .
(٣) الهجمة : القطعة من الإبل ؛ ما بين الثلاثين والمائة . اللسان (هـ ج م) .
(٤) يقال : رجل أبِل وآبِل : ذو إبل : إذا كان حاذقًا برِعْية الإبل ومصلحتها . اللسان (أ ب ل) .
(٥) مجاز القرآن ١/ ٩١، والمفصل ٤/ ١١١.

أنَّى ومِن أين آبَكَ[(١)] الطَّرَبُ من حيثُ لاصَبْوَةٌ ولا رِيَبُ

فيُجَاءُ بـ « أنَّى » للمسألةِ عن الوجهِ ، وبـ « أين » للمسألةِ عن المكانِ ، فكأنه قال : مِن أيِّ وجهٍ ، ومن أيِّ موضعٍ راجَعك الطربُ ؟

والذى يَدُلُّ على فسادِ قولِ مَن تأوَّلَ قولَ اللهِ تعالى ذكرُه : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ : كيف شِئتم . أو تأوَّلَه بمعنى : حيثُ شِئتم . أو بمعنى : متى شئتم . أو بمعنى : أين شئتم – أن قائلًا لو قال لآخرَ : أنَّى تأتى أهلَك ؟ لكان الجوابُ أن يقولَ : مِن قُبُلِها . أو : من دُبُرِها . كما أخبرَ اللهُ تعالى ذكرُه عن مريمَ إذ سُئِلت : ﴿أَنَّى لَكِ هَٰذَا﴾ . أنها قالت : ﴿هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ﴾ . وإذ كان ذلك هو الجوابَ ، فمعلومٌ أن معنى قولِ اللهِ تعالى ذكرُه : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ إنما هو : فائتوا حرثَكم من حيثُ شِئتم من وجوهِ المأتَى . وأن ماعدا ذلك من التأويلاتِ فليس للآيةِ بتأويلٍ .

وإذ كان ذلك هو الصحيحَ ، فبيِّنٌ خطأُ قولِ مَن زعَم أن قولَه : ﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾ . دليلٌ على إباحةِ إتيانِ النساءِ فى الأدبارِ ؛ لأن الدُّبُرَ لا مُحْترَثَ فيه ، وإنما قال تعالى ذكرُه : ﴿ حَرْثٌ لَّكُمْ ﴾ فائتوا الحَرْثَ من أيِّ وجوهِه شِئتم ، وأيُّ مُحترَثٍ فى الدبرِ فيقالَ : ائتِه من وجهِه ؟!

وبيِّنٌ بما بيَّنَّا صحةُ معنى ما رُوِى عن جابرٍ وابنِ عباسٍ من أن هذه الآيةَ نزَلت فيما كانت اليهودُ تقولُه للمسلمين : إذا أتَى الرجلُ المرأةَ من دُبُرِها فى قُبُلِها جاء الولدُ أحولَ .

القولُ فى تأويلِ قولِه تعالى :﴿ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ﴾ .

اختلف أهلُ التأويلِ فى معنى ذلك ؛ **فقال بعضُهم** : معنى ذلك : قدِّموا

(١) فى م : « نابك » .

لأنفسِكم الخيرَ .

٣٩٩/٢ / ذكرُ مَن قال ذلك

[١/٢٦٥ظ] حدَّثني موسى ، قال : ثنا عمرٌو ، قال : ثنا أسباطُ ، عن السُّدِّىِّ : أمَّا قولُه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ ، فالخيرَ[1] .

وقال آخَرون : بل معنى ذلك : وقدِّموا لأنفسِكم ذِكْرَ اللهِ عندَ الجماعِ وإتيانِ الحرثِ قبلَ إتيانِه .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنا القاسمُ ، قال : ثنا الحسينُ ، قال : ثنى محمدُ بنُ كثيرٍ ، عن عبدِ اللهِ بنِ واقدٍ ، عن عطاءٍ ، قال : أُرَاه عن ابنِ عباسٍ : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ . قال : يقولُ : باسمِ اللهِ . التسميةَ عندَ الجماعِ[2] .

والذى هو أوْلَى بتأويلِ الآيةِ ما روَيْنا عن السُّدِّىِّ ، وهو أن قولَه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ . أمرٌ من اللهِ تعالى ذكرُه عبادَه بتقديمِ الخيرِ والصالحِ من الأعمالِ ليومِ مَعَادِهم إلى ربِّهم ، عُدَّةً منهم ذلك لأنفسِهم عندَ لقائِه فى موقفِ الحسـابِ ، فإنه قال تعالى ذكرُه : ﴿وَمَا تُقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ﴾ [البقرة : ١١٠، المزمل : ٢٠] .

وإنما قلنا : ذلك أولى بتأويلِ الآيةِ ؛ لأن اللهَ تعالى ذكرُه عقَّب قولَه : ﴿وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ﴾ بالأمرِ باتقائِه فى ركوبِ معاصيه ، فكان الذى هو أوْلَى بأن يكونَ[3] قبلَ التهددِ على المعصيةِ عامًّا ، الأمرَ بالطاعةِ عامًّا .

---

(١) أخرجه ابن أبى حاتم فى تفسيره ٤٠٦/٢ (٢١٣٩) من طريق عمرو بن حماد به .
(٢) ذكره ابن كثير فى تفسيره ٣٨٩/١، عن المصنف .
(٣) بعده من ص ، م ، ت ١: « الذى » .

فإن قال لنا قائلٌ : وما وجهُ الأمرِ بالطاعةِ بقولِه : ﴿ وَقَدِّمُوا۟ لِأَنفُسِكُمْ ﴾ . من قولِه : ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا۟ حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ ؟

قيل : إن ذلك لم يُقْصَدْ به ما توهَّمته ، وإنما عُنِى به : وقدِّموا لأنفسِكم من الخيراتِ التى ندَبْناكم إليها بقولِنا : ﴿ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَآ أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ﴾ [البقرة : ٢١٥] . وما بعده من سائرِ ما سألوا رسولَ اللهِ ﷺ فأُجِيبوا عنه مما ذكَره اللهُ تعالى ذكرُه فى هذه الآياتِ . ثم قال تعالى ذكرُه : قد بيَّنَّا لكم ما فيه رَشَدُكم وهدايتُكم(١) إلى ما يُرْضِى ربَّكم عنكم ، فقدِّموا لأنفسِكم الخيرَ الذى أمَركم به ، واتَّخِذوا عنده به عهدًا لِتَجِدوه لديه إذا لَقِيتُموه فى معادِكم ، واتَّقُوه فى معاصيه أن تَقْرَبوها ، وفى حدودِه أن تُضَيِّعوها ، واعْلَموا أنكم - لا محالةَ - مُلاقُوه فى معادِكم ، فمُجازِى المحسن منكم بإحسانِه ، والمسيءَ بإساءتِه .

القولُ فى تأويلِ قولِه عزَّ ذكرُه : ﴿وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّكُم مُّلَٰقُوهُ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾﴾ .

وهذا تحذيرٌ من اللهِ تعالى ذكرُه عبادَه أن يأتوا شيئًا ممَّا نهاهم عنه من معاصيه ، وتخويفٌ لهم عقابَه عند لقائِه ، كما قد بيَّنَّا قبلُ(٢) ، وأمرٌ لنبيِّه محمدٍ ﷺ أن يُبَشِّرَ مِن عبادِه ، بالفوزِ يومَ القيامةِ ، وبكرامةِ الآخرةِ ، وبالخلودِ فى الجنةِ ، مَن كان منهم محسنًا مؤمنًا(٣) بكُتُبِه ورُسُلِه وبلقائِه ، مصدِّقًا إيمانَه قولًا بعملِه ما أمَره به ربُّه ، وافْتَرض عليه مِن فرائضِه ، (٤) وفيما(٤) ألزَمه من حقوقِه ، وبتجَنُّبِه ما أمَره بتجنُّبِه من معاصيه .

---

(١) فى ت ١، ت ٣: «تدابركم» .
(٢) ينظر ما تقدم فى ١/ ٦٣٢.
(٣) سقط من : ص .
(٤ - ٤) فى م : «فيما» .

Tafsir Durre Mansor J1 Told about Anal Sex (Urdu)

مذکورہ کلمہ شہادت اور دعا پڑھتے تھے۔

امام القشیری نے الرسالہ میں اور ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا اس کی شخص کی طرح ہوتا ہے جس کا گناہ ہوتا ہی نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ توبہ کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ندامت (شرمندگی)

امام وکیع، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الشعب میں حضرت الشعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس کا گناہ ہی نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابو المنذر اور بیہقی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر انسان خطا کرنے والا ہے اور بہتر خطا کرنے والے وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں (2)۔

امام احمد نے الزہد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی تھی اولاد آدم خطا کرنے والی ہے اور بہتر خطا کرنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ان سے پوچھا گیا کیا میں احرام کی حالت میں اپنے اوپر پانی ڈالوں؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں سو تم آؤ اپنے کھیت میں جس طرح چاہو اور پہلے پہلے کرلو اپنی بھلائی کے کام اور ڈرتے رہو اللہ سے اور خوب جان لو کہ تم ملنے والے ہو اس سے اور (اے حبیب) خوش خبری دو مومنوں کو"۔

امام وکیع، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابونعیم حلیہ میں اور بیہقی نے سنن میں روایت فرماتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہود کہتے تھے کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے فرج میں وطی کرے، اور وہ حاملہ ہو جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ...... تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وطی فرج میں ہو تو آگے کی طرف سے یا پیچھے کی طرف ہو (دونوں طرح جائز ہے) (3)

امام سعید بن منصور، دارمی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہود نے

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 388 (7040)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت   2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 420 (7127)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 474

مسلمانوں سے کہا جو اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے فرج میں وطی کرتا ہے اس کا بیٹا بھینگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے جب کہ وطی فرج میں ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے (المصنف میں)، عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مرہ الہمدانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی ایک مسلمان سے ملا اور اسے کہا تم عورتوں کی پیٹھ کی طرف سے جماع کرتے ہو گویا اس نے اس کیفیت کو ناپسند کیا۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دے دی کہ وہ عورتوں سے جیسے چاہیں ان کی فروج میں جماع کریں، چاہیں تو آگے کی طرف سے کریں، چاہیں تو ان کے پیچھے کی طرف سے کریں(2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود مسلمانوں سے مزاح کرتے تھے کہ وہ عورتوں کے ساتھ پیچھے کی طرف سے ہو کر فرج میں جماع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی(3)۔

امام ابن عساکر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار اپنی عورتوں سے حقوق زوجیت ادا کرتے جب کہ وہ پہلو کے بل لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور قریش چت لٹا کر جماع کرتے تھے۔ ایک قریشی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا تو اس نے اپنے طریقہ سے حقوق زوجیت کا ارادہ کیا تو عورت نے کہا نہیں ایسے کرو جیسے وہ کرتے تھے۔ اس واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی یعنی کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، پہلو کے بل لیٹ کر جیسے چاہو مجامعت کرو جب کہ وہ عمل ایک سوراخ (فرج) میں ہو۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن ابی ہلال رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن علی رحمہ اللہ نے اسے بتایا کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ کچھ صحابہ کرام ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، ایک یہودی بھی ان کے قریب تھا۔ کسی صحابی نے کہا میں اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہوں جب کہ وہ پہلو کے بل لیٹی ہوئی ہوتی ہے۔ دوسرے نے کہا میں اس سے مجامعت کرتا ہوں جب کہ وہ کھڑی ہوتی ہے۔ تیسرے نے کہا میں اس سے وطی کرتا ہوں جب کہ وہ بیٹھی ہوتی ہے، یہودی نے کہا تمہاری مثال چوپائیوں والی ہے۔ لیکن ہم (یہود) تو ایک ہیئت پر جماع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔(4)

امام وکیع، ابن ابی شیبہ اور دارمی نے الحسن سے روایت کیا ہے کہ یہود مسلمانوں کے سخت احکام پر اعتراض کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے تھے، وہ کہتے تھے اے اصحاب محمد اللہ کی قسم تمہارے لئے عورتوں کے پاس آنے کا صرف ایک طریقہ حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنی خواہش کو ہر طریقہ سے پورا کرنے کی رخصت عطا فرمادی(5)۔

1۔ سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 45-840 (366,68) مطبوعہ دار الصمیعی مکہ مکرمہ
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 470
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16671) مطبوعہ مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 470
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 518، (16673)

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہود ایک حسد کرنے والی قوم تھی، انہوں نے کہا اے اصحاب محمد ﷺ اللہ کی قسم تمہارے لئے عورتوں کے پاس آنے کا صرف ایک طریقہ ہی حلال ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی اور یہ آیت نازل فرمادی، پس اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمادی کہ مرد اپنی بیوی سے جیسے چاہے لطف اندوز ہو، چاہے تو آگے کی طرف آئے، چاہے تو پیچھے کی طرف آئے لیکن راستہ ایک ہی استعمال کرتے (یعنی فرج میں خواہش پوری کرے)

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا تم اپنی عورتوں کے پاس جانوروں کی طرح آتے ہو اونٹ کی طرح انہیں بٹھاتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فرمایا مرد عورت کے پاس آئے جیسے چاہے جب کہ عمل ہو فرج میں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہود نے عورتوں کے پاس آنے کے متعلق مسلمانوں کو عار دلائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہود کو جھٹلایا اور مسلمانوں کو اپنی عورتوں کے پاس آنے کی ہر طرح کی رخصت دے دی۔

امام ابن عسا کر نے حضرت محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبداللہ بن عمرو ہمیں بتاتے ہیں کہ عورتوں کے پاس مرد آتے تھے جب کہ وہ الٹی سوئی ہوئی ہوتی تھیں۔ یہود نے کہا جو اس کیفیت میں عورت کے پاس آئے اس کا بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور بیہقی نے الشعب میں حضرت صفیہ بنت شیبہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے اپنی عورتوں کے پاس ان کی فرج میں ان کی پچھلی طرف سے آنے کا ارادہ کیا، عورتوں نے اس طریقہ سے انکار کیا۔ عورتیں ام سلمہ کے پاس آئیں اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا، حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہے تم اپنی کھیتی میں جیسے چاہو آؤ، لیکن راستہ ایک ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، دارمی، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سنن میں حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے کہا میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے وہ بات پوچھنے میں حیا آ رہا ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھانجے پوچھ جو تیرے دل میں ہے، انہوں نے کہا میں آپ سے عورتوں کی دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرنے کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا مجھے ام سلمہ نے بتایا کہ انصار اس طرح نہیں کرتے تھے جب کہ مہاجر اس طرح کرتے تھے اور یہود کہتے تھے کہ جو اپنی عورت سے دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرے گا اس کا بچہ بھینگا ہو گا۔ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے نکاح کیا، پس انہوں نے دبر کی طرف سے فرج میں وطی کرنی چاہی تو عورت نے اپنے خاوند کی اطاعت سے انکار کر دیا اور اس نے کہا ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے حتی کہ ہم رسول اللہ

1۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 1، صفحہ 341 (265)

ﷺ سے مسئلہ پوچھ لیں۔ وہ عورت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور یہ مسئلہ عرض کیا، انہوں نے کہا بیٹھ جا ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے۔ جب آپ تشریف لائے تو انصاری عورت نے سوال کرنے میں شرم محسوس کی، وہ باہر نکل گئی اور حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے مسئلہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس عورت کو بلاؤ۔ وہ بلائی گئی تو آپ ﷺ نے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا راستہ ایک ہے (1)۔

امام مسند ابی حنیفہ میں حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند میرے پیچھے کی طرف سے آگے کی طرف آتا ہے میں پیچھے کے عمل کو ناپسند کرتی ہوں۔ جب یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جب کہ راستہ ایک ہو۔

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے)، نسائی، ابویعلی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، طبرانی، الخرائطی (مساوی الاخلاق) اور بیہقی نے سنن میں اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ عرض کی آج رات میں نے اپنی بیوی سے دبر کی طرف سے فرج میں جماع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مکرم ﷺ کی طرف سے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فرمایا آگے کی طرف آؤ، پیچھے کی طرف آؤ، لیکن دبر اور حیض سے اجتناب کرو (2)۔

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت انصار کے چند لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مسئلہ دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر حالت (وکیفیت) میں آؤ جب کہ ہو فرج میں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور الخرائطی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حمیر قبیلہ کے چند لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل دریافت کئے۔ ایک شخص نے کہا میں عورتوں سے محبت کرتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ دبر کی طرف سے آؤں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت ان کے سوالوں کے جواب میں نازل کی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اس کے پاس آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے جب کہ ہو فرج میں (3)۔

امام ابن راہویہ، دارمی، ابوداؤد، ابن جریر، ابن المنذر، طبرانی، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے سنن میں مجاہد عن ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابن عمر۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ نے خیال کیا کہ یہ انصار

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 475 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 476 3۔ ایضاً

کا قبیلہ ہے اور یہ بت پرست ہیں اور ان کے ساتھ یہود کا قبیلہ ہے اور یہ یہود اہل کتاب ہیں اور یہود کو علم میں فضیلت سمجھی جاتی تھی اور لوگ اکثر معاملات میں ان کی پیروی کرتے تھے اور اہل کتاب کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں کے پاس ایک طریقہ سے آتے تھے، یہ عورت کو زیادہ ڈھانپنے والا تھا اور انصار نے اسی طریقہ کو اپنایا اور قریش چت لٹا کر جماع کرتے تھے اور وہ ان سے لطف اندوز ہوتے تھے جب کہ وہ سیدھی یا الٹی یا چت لیٹی ہوتی تھی۔ جب مہاجرین مدینہ طیبہ آئے تو ایک شخص نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ وہ اس کے پاس پیچھے کی طرف سے آنے لگا تو اس نے انکار کیا۔ اس نے کہا ہم تو ایک طریقہ سے آتے ہیں، اس طرح کرو ورنہ مجھ سے دور ہو جاؤ۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سیدھی ہوں یا الٹی ہوں لیکن ہو فرج میں تو جیسے چاہو آؤ۔ یعنی دبر کی طرف سے قبل (فرج) میں ہو۔ طبرانی نے یہ زائد روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابن عمر نے فرمایا اس کی دبر میں، پس ابن عمر وہم میں پڑ گئے۔ پس حدیث اسی طرح نقل کی ہے (1)۔

امام عبد بن حمید اور دارمی نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ حالت حیض میں عورتوں سے اجتناب کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ دبر میں وطی کرتے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی فرج میں اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اس سے تجاوز نہ کرو۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ایک شخص آیا اور کہا کیا تم آیت حیض کے متعلق میری تشفی نہیں فرماؤ گے؟ ابن عباس نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس نے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تلاوت کی تو ابن عباس نے فرمایا اللہ نے تمہیں اس جگہ وطی کرنے کا حکم دیا ہے جہاں سے خون آتا ہے پھر تمہیں ان کے پاس آنے کا حکم ہے۔ اس شخص نے کہا اللہ نے فرمایا نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔ یعنی تم اپنی کھیتی میں آؤ جیسے چاہو (پس دبر میں وطی بھی جائز ہے)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا افسوس! دبر میں وطی بھی حرث میں شامل ہے؟ اگر مسئلہ اس طرح ہوتا جیسے تو کہہ رہا ہے تو پھر حیض کا حکم منسوخ ہوتا۔ جب فرج میں حیض آتا تو دبر میں وطی کر لیتا لیکن اَنّٰى شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ دن اور رات جس وقت چاہو (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی پیٹ کی طرف سے پیٹھ کی طرف جیسے چاہو لیکن دبر اور حیض میں نہ ہو (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو صالح سے روایت کیا ہے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یعنی اگر تو چاہے تو اس کے پاس آ جب کہ وہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 474 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 472 3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16668)

چت لیٹی ہو[اگر چاہے تو اس کے پاس آ جب کہ وہ الٹی ہو[اگر تو چاہے تو وہ گھٹنوں اور ہاتھوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہو(1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تو اس کے پاس آئے اس کے سامنے سے، اس کے پیچھے سے جب کہ وطی دبر میں نہ ہو(2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تم اپنے عورتوں کے فروج میں ہر طرح سے آؤ(3)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا تھا فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ، میں سمجھا تھا کہ یہ میرے لئے حلال ہے۔ آپ نے فرمایا اے بیوقوف، اَنّٰی شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے تم چاہو وہ بیٹھی ہو، کھڑی ہو۔ چت لیٹی ہو، الٹی لیٹی ہو لیکن ہو فرج میں۔ اس سے تجاوز نہ کر۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حرث سے مراد جائے ولادت ہے(4)۔

سعید بن منصور اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپنی کھیتی میں آ جہاں سے کچھ اگتا ہے(5)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تم جیسے چاہو اپنی بیوی کے پاس آؤ جب کہ وطی دبر میں نہ ہو اور عورت حالت حیض میں نہ ہو(6)۔

امام ابن جریر اور بیہقی نے سنن میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حرث سے مراد فرج ہے۔ وہ فرماتے تھے تم جیسے چاہو وہ چت لیٹی ہو، الٹی لیٹی ہو جیسے تم چاہو لیکن فرج سے کسی دوسری طرف تجاوز نہ ہو مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ کا یہی مطلب ہے(7)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ عورت کی دبر میں وطی کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے الحرث سے مراد قبل (فرج) ہے، جس سے نسل اور حیض آتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ یعنی تم جس طریقہ سے چاہو آؤ(8)۔

امام دارمی اور الخرائطی نے مساوی الاخلاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد اپنی بیوی کے پاس آئے وہ کھڑی ہو یا بیٹھی ہو، آگے سے، پیچھے سے جیسے چاہے لیکن عمل ہو آنے کی جگہ میں۔

امام بیہقی نے سنن میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تو اس کے پاس آ جہاں سے حیض آتا ہے اور بچہ پیدا ہوتا ہے(9)۔ بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو اس کے پاس فرج میں آئے جب وہ چت لیٹی ہو یا الٹی لیٹی ہو(10)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 517 (16665) 2۔ ایضاً، (16672) 3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 518 (16677)
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 469
5۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 196، مطبوعہ دار الفکر بیروت
6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 469 7۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 470 8۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 471
9۔ سنن کبریٰ، از بیہقی، جلد 7، صفحہ 196، مطبوعہ دار الفکر بیروت 10۔ ایضاً

امام ابن ابی شیبہ اور خرائطی نے مساوی الاخلاق میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ اس کے پاس آئے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو جس حال میں آئے جب کہ دبر میں نہ ہو(1)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، دارمی اور بیہقی نے حضرت ابوالقعقاع الحرمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا میں جیسے چاہوں اپنی بیوی کے پاس آؤں۔ ابن عباس نے فرمایا ہاں۔ پوچھا جہاں چاہوں، ابن مسعود نے فرمایا ہاں، اس نے پوچھا جب چاہوں؟ ابن مسعود نے فرمایا ہاں۔ اس شخص نے ابن مسعود کو سمجھایا کہ وہ اس کی مقعد (دبر) میں آنا چاہتا ہے، ابن مسعود نے فرمایا نہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے(2)۔

امام احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد اور نسائی نے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ہم اپنی عورتوں کے کس حصہ میں آئیں اور کیا چھوڑ دیں؟ فرمایا وہ تیری کھیتی ہے جیسے چاہے آ، لیکن اس کے چہرے پر نہ مار اور اسے برا بھلا نہ کہہ اور نہ اسے چھوڑ مگر گھر میں اسے کھلا جب تو کھائے، اسے پہنا جب تو پہنے اور یہ کیسے نہ ہو تم ایک دوسرے سے علیحدگی میں مل چکے ہو، مگر جو اس پر حلال ہو۔

امام شافعی نے (الام میں)، ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن المنذر اور بیہقی نے سنن میں حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ عورتوں کی دبر میں وطی کا کیا حکم ہے؟ فرمایا حلال ہے یا فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب وہ واپس مڑا تو فرمایا تو نے کیسے سوال کیا تھا کہ دبر کی طرف سے قبل میں ہو تو جائز ہے لیکن دبر کی طرف سے دبر میں وطی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے نہیں شرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو(3)۔

امام الحسن بن عرفہ نے اپنے جزء میں اور ابن عدی اور دارقطنی نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا کرو، اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کی دبر میں وطی حلال نہیں ہے(4)۔

ابن عدی نے جابر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر (میں وطی کرنے سے) بچو۔

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی مرد سے بدفعلی کرتا ہے یا عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے(5)۔

امام ابوداؤد، الطیالسی، احمد اور بیہقی نے اپنی سنن میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ نبی

3۔ سنن ابن ماجہ، باب النہی عن الاتیان النساء فی ادبارھن، جلد 2، صفحہ 456 (1924)

4۔ سنن الدارقطنی، باب النکاح، جلد 3، صفحہ 288 (108) مطبوعہ دارالمحاسن قاہرہ

5۔ جامع ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 5، صفحہ 90 (1165) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے یہ چھوٹی لواطت ہے(1)۔

امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے حیاء کرو جیسے حیاء کرنے کا حق ہے، اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام احمد، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ملعون ہے جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے۔

امام ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مرد یا عورت کی دبر میں لواطت کی اس نے کفر کیا۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مردوں اور عورتوں کی دبر میں وطی کرنا کفر ہے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں یہ موقوف اصح ہے(2)۔ وکیع اور البزار نے عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام نسائی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ سے حیاء کرو، اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے نہیں شرماتا تم عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو (ابن کثیر کہتے ہیں موقوف اصح ہے)

امام ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام ابن وہب اور ابن عدی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتوں کی دبر میں وطی کرتا ہے وہ ملعون ہے۔

امام احمد نے حضرت طلق بن یزید یا یزید بن طلق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے حیاء نہیں فرماتا تم اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ حق کے بیان سے حیا نہیں فرماتا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنی عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو، اللہ تعالیٰ حق کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا(3)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب الاتیان فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 198، مطبوعہ دارالفکر بیروت 2۔ ایضاً
3۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 355 (5375) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنی عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر عنایت نہیں فرمائے گا (1)۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، نسائی اور بیہقی نے الشعب میں طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن عباس سے اس شخص کے بارے پوچھا گیا جو بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو ابن عباس نے فرمایا یہ شخص مجھ سے کفر کے متعلق پوچھتا ہے۔

امام عبدالرزاق اور بیہقی نے الشعب میں عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے ایسا کرنے والے شخص کو سزا دی تھی۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایسا نہیں کرتا مگر کافر (2)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق روایت کیا گیا جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے (3)۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرات سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہما اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو ان دونوں نے اس کو ناپسند کیا اور منع فرمایا۔ عبداللہ بن احمد اور بیہقی نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے عقبہ بن وشاح نے بتایا کہ ابودرداء نے فرمایا ایسا نہیں کرتا مگر کافر (4)۔ فرماتے ہیں مجھے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ چھوٹی لواطت ہے۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے) فرماتے ہیں کچھ چیزیں قرب قیامت کے وقت اس امت میں پائی جائیں گی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی یا اپنی لونڈی کی دبر میں لواطت کرے گا۔ یہ ان چیزوں میں ہے جن کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور اس پر اللہ اور اس کا رسول سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ عورت عورت سے وطی کرے گی اور یہ بھی اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، ان لوگوں کی نماز ہی نہیں جب تک یہ اس عمل پر قائم رہیں حتیٰ کہ اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرلیں، حضرت زر فرماتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے پوچھا توبہ نصوح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا توبہ نصوح یہ ہے کہ جب تجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو گناہ پر شرمندہ ہو اور اپنی ندامت کے ساتھ اپنی برائی کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے (5)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو عورت کی دبر میں وطی کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے

1۔ سنن ابن ماجہ، باب النہی عن اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 2، صفحہ 456 (1923)

2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب اتیان النساء فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 199 — 3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 198

4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 97-198 — 5۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 375، (5457)

Tafsir Durre Mansor J1 Told That Ahadith Prohibiting Anal Sex Are Weak (Urdu)

جیسے مرد سے بدفعلی کرتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وَ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ یعنی جہاں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حیض کی حالت میں جدا ہونے کا حکم دیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ اور فرمایا اگر تو چاہے تو وہ کھڑی ہو، بیٹھی ہو سیدھی لیٹی ہو یا الٹی لیٹی ہو لیکن ہو فرج میں۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طاؤس سے عورتوں کی دبر میں وطی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ کفر ہے، یہ عمل قوم لوط سے شروع ہوا، وہ اپنی عورتوں کی دبر میں وطی کرتے تھے اور مرد مرد سے لواطت کرتا تھا۔

امام ابوبکر الاثرم نے سنن میں، اور ابو بشر دولابی نے الکنی میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، دارمی اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورتوں کی دبر تم پر حرام ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ موقوف حدیث اصح ہے۔ حفاظ حدیث فرماتے ہیں اس مسئلہ کے متعلق تمام مرفوع احادیث جن کی تعداد تقریباً بیس ہے سب کی سب ضعیف ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے اور ان میں سے موقوف صحیح ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں منکر ہے کسی طریق سے بھی صحیح نہیں ہے جیسا کہ بخاری، البزار، نسائی اور دوسرے علماء نے تصریح کی ہے۔

امام نسائی، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابو النضر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نافع مولی بن عمر سے کہا کہ تمہارے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ تم اکثر کہتے ہو کہ ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کا فتویٰ دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا لوگوں نے مجھ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ میں ابھی آپ کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں۔ ابن عمر قرآن پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے پاس تھا۔ جب آپ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا اے نافع تم اس آیت کے نزول کے متعلق جانتے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا ہم قریشی لوگ عورتوں کی دبر کی طرف سے قبل میں وطی کرتے تھے۔ ہم جب مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے انصار کی عورتوں سے نکاح کیے ہم نے اپنے طریقہ پر ان سے وطی کرنی چاہی تو انہوں نے اس طریقہ کو ناپسند کیا اور اس کا انکار کیا اور انصار کی عورتیں یہود کے طریقہ پر تھیں پہلو کے بل ان سے وطی کی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ۔

امام دارمی نے حضرت سعید بن یسار ابو الحباب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ لونڈیوں کی دبر میں وطی کے بارے کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان بھی ایسا کرتا ہے۔

امام بیہقی نے سنن میں عکرمہ بن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے کہ وہ دبر میں وطی کو انتہائی عیب شمار کرتے تھے (1)۔

الواحدی نے الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ مہاجرین کے متعلق نازل ہوئی، جب وہ مدینہ طیبہ آئے تو انہوں نے انصار اور یہود کے درمیان عورتوں کے آگے اور پیچھے کی طرف سے وطی کرنے کا ذکر

1۔ سنن کبری از بیہقی، باب اتیان الرجال فی ادبارہن، جلد 7، صفحہ 199

WWW.NAFSEISLAM.COM

Bukhari & Tabari said: "in Anus"

کیا جب کہ وطی فرج میں ہو۔ یہود نے پیچھے کی طرف سے آنے کو معیوب کہا، انہوں نے کہا یہ صرف آگے کی طرف سے ہی جائز ہے۔ یہود نے کہا ہم اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ جو عورتوں کے ساتھ ایسی حالت میں وطی کرتے ہیں جب کہ وہ چت لیٹی ہوئی نہیں ہوتی ہیں تو وہ اللہ کے نزدیک گندے ہیں۔ اسی طریقہ کی وجہ سے بھینگا پن اور اعضاء کی خرابی ہے۔ مسلمانوں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کی ہم زمانہ جاہلیت میں اور زمانہ اسلام میں جیسے چاہتے تھے عورتوں کے پاس آتے تھے اب یہود نے ہم پر اعتراض کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہود کو جھٹلایا اور یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیہ۔ فرمایا فرج ہی بچے کی کھیتی ہے۔ پس تم اپنی کھیتی میں آؤ جیسے چاہو آگے سے، پیچھے سے (لیکن) ہو فرج میں۔

مذکورہ آیت کریمہ کے متعلق دوسرا قول

امام اسحٰق بن راہویہ (نے اپنی سند اور تفسیر میں) بخاری اور ابن جریر نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پڑھی تو ابن عمر نے فرمایا کیا تم اس آیت کا شان نزول جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ آیت کریمہ عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کے متعلق نازل ہوئی (1)۔

امام بخاری ابن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ فرمایا دبر میں آؤ (2)

امام الخطیب نے رواۃ مالک میں نضر بن عبداللہ الازدی کے طریق سے حضرت عن مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے آیت کریمہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کے متعلق روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا مرد اگر چاہے تو قبل (فرج) میں وطی کرے، اگر چاہے تو دبر میں کرے۔

امام الحسن بن سفیان نے اپنی مسند میں، طبرانی نے الاوسط میں، حاکم اور ابونعیم نے متخرج میں حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ عورتوں کی دبر میں وطی کرنے کی رخصت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

امام ابن جریر، طبرانی (الاوسط میں)، ابن مردویہ اور ابن النجار نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی عورت کی دبر میں وطی کی تو لوگوں نے اس کو عجیب سمجھا اور انہوں نے کہا اس کے لنگوٹ کر دو، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۔ (3)

امام الخطیب نے رواۃ مالک میں احمد بن حکم العبدی کے طریق سے حضرت مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے نقل کیا ہے ابن عمر فرماتے ہیں ایک انصاری عورت اپنے خاوند کی شکایت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (الآیہ)۔

امام نسائی اور ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم عن ابن عمر کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی پھر اس کو بڑا دکھ ہوا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔ (4)

امام دارقطنی نے غرائب مالک میں ابوبشر الدولابی کے طریق سے بیان کرتے ہیں سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 472 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 473 3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 473 4۔ ایضاً

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ابن عمر نے فرمایا اے نافع میرے سامنے قرآن پکڑو۔ انہوں نے قرآن پڑھا جب نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو مجھے فرمایا اے نافع تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیوں نازل ہوئی۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ ایک انصاری کے متعلق نازل ہوئی جس نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تھی، لوگوں نے اس کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ میں نے ابن عمر سے پوچھا کیا دبر کی طرف سے قبل میں اس نے وطی کی تھی؟ ابن عمر نے فرمایا نہیں دبر میں وطی کی تھی۔ الرفا نے فوائد تخریج الدارقطنی میں نبانا ابو احمد بن عدوس نبا نا علی بن جعد نبا نا ابن ابی ذئب عن نافع عن ابن عمر کے سلسلے سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا ایک شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی ذئب سے کہا آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے بعد اس کے متعلق میں کیا کہوں۔

امام طبرانی، ابن مردویہ اور حضرت احمد بن اسامہ التجیبی رحمہ اللہ نے اپنے فوائد میں نافع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۂ بقرہ پڑھی پھر جب اس آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سے گزرے تو فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیوں نازل ہوئی؟ فرمایا نہیں فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنی عورتوں کی دبروں میں وطی کرتے تھے۔

امام دارقطنی اور دعلج دونوں نے غرائب مالک میں ابو مصعب اور اسحٰق بن محمد القروی کے طریق سے حضرت نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھ پر قرآن پکڑو پھر انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی حتی کہ وہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا اے نافع کیا تم جانتے ہو یہ آیت کیوں نازل ہوئی؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ آیت ایک انصاری کے متعلق نازل ہوئی جس نے بیوی کی دبر میں وطی کی تھی پھر اسے دل میں پریشانی لاحق ہوئی، اس نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ دارقطنی کہتے ہیں یہ حدیث حضرت امام مالک سے ثابت ہے، ابن عبدالبر کہتے ہیں اس معنی کی ابن عمر سے روایت صحیح معروف اور مشہور ہے۔

امام ابن راہویہ، ابویعلی، ابن جریر، الطحاوی (مشکل الآثار) اور ابن مردویہ نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی دبر میں وطی کی تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۔ (1)

امام نسائی، طحاوی، ابن جریر اور دارقطنی نے حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم عن مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ لوگ سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ العبد یا العلج نے میرے باپ کے متعلق جھوٹ بولا، مالک نے کہا میں یزید بن ہارون پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے سالم بن عبد اللہ عن ابن عمر کے سلسلے سے بالکل اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح نافع نے کیا ہے، مالک سے کہا گیا کہ حارث بن یعقوب ابوالحباب سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عمر سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن ہم لونڈیاں خریدتے ہیں، کیا ہم ان کے لئے تحمیض کرلیا کریں، ابن عمر نے پوچھا التحمیض کیا ہے، انہوں نے دبر (میں وطی کا) ذکر کیا، ابن عمر نے کہا اف

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2 صفحہ 473

Page No. 687 & 688 is missed in soft copy.

پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی شے کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی (7)۔

امام عبدالرزاق، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم عزل کرتے تھے جب کہ یہود کہتے ہیں کہ یہ موءودۃ صغریٰ ہے (چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کچھ مانع نہیں (1)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد اور بیہقی نے حضرت ابوسعید الخدری سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میری لونڈی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں اور میں اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہوں اور میں اس سے وہی ارادہ کرتا ہوں جو مرد کرتے ہیں اور یہود کہتے ہیں کہ عزل موءودۃ صغریٰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود نے جھوٹ بکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر اسے پیدا فرمانے کا ارادہ فرماتا تو تو کبھی اس کو نہ روک سکتا (2)۔ البزار اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا گیا کہ یہود کہتے ہیں یہ موءودۃ صغریٰ ہے فرمایا یہود نے جھوٹ بکا ہے (3)۔

امام مالک، عبدالرزاق اور بیہقی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے عزل کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا تیری کھیتی ہے، اگر تو چاہے تو اسے سیراب کر چاہے تو پیاسا رکھ (4)۔

امام عبدالرزاق اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابن آدم کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس نفس کو قتل کر دے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے، وہ تیری کھیتی ہے، اگر تو چاہے تو اسے پیاسا رکھ، اگر چاہے تو اسے سیراب کر (5)۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا (6)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرمایا لونڈی سے عزل کیا جائے گا اور آزاد عورت سے مشورہ لیا جائے گا (7)۔

امام عبدالرزاق اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزل کے بارے آزاد عورت سے مشورہ کیا جائے گا اور لونڈی سے مشورہ نہیں کیا جائے گا (8)۔

امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دس عادتوں کو ناپسند فرماتے

1۔ جامع ترمذی، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 135، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ
2۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 230، مطبوعہ دار الفکر بیروت
3۔ ایضاً، باب العزل، جلد 7، صفحہ 230
4۔ مؤطا امام مالک کتاب الطلاق، جلد 2، صفحہ 595 (99) مطبوعہ بیروت
5۔ مصنف عبدالرزاق، باب العزل، جلد 7، صفحہ 146 (12572) مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت
6۔ سنن ابن ماجہ باب العزل، جلد 2، صفحہ 458 (1928)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
7۔ سنن کبریٰ از بیہقی، باب فال یعزل عن الحرۃ باذنھا، جلد 7، صفحہ 231
8۔ مصنف عبدالرزاق، باب الحرۃ فی العزل جلد 7، صفحہ 143 (12561)

تھے، سونے کی انگوٹھی پہننا، تہبند کا گھسیٹنا، ایسی خوشبو استعمال کرنا جس کا رنگ ہو، بڑھاپے کو بدلنا، معوذات کے علاوہ دم کرنا، تعویز لٹکانا، چوسر کے پانسے پھینکنا، غیر محل میں زینت کا اظہار، آزاد عورت سے عزل کرنا اور بچے کو بگاڑنا، یہ دس حرام ہیں (1)

اس آیت کے متعلق چوتھا قول

امام عبد بن حمید نے ابن الحنفیہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں اَنّٰی شِئْتُمْ سے مراد اِذَا شِئْتُمْ ہے یعنی جب چاہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ کے تحت فرمایا کہ اس سے مراد بچہ ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے (2)۔

امام عبد الرزاق (المصنف میں) ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا اگر ان کے لئے بچہ مقدر کیا گیا تو اسے کبھی شیطان نقصان نہیں پہنچائے گا (3)۔

امام عبد الرزاق اور العقیلی (الضعفاء میں) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم سامان نہ بنائیں مگر مسافر جیسا سامان بنائیں۔ ہم قیدی نہ بنائیں مگر جن سے خود نکاح کریں یا آگے ان کا کسی سے نکاح کریں اور ہمیں حکم دیا کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے اہل پر داخل ہو تو نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو حکم دے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ وہ دعا کرے اور اہلیہ کو حکم دے کہ وہ آمین کہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک نوجوان لڑکی سے نکاح کیا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھ سے لڑے گی، عبد اللہ نے فرمایا الفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھگڑنا شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ ناپسند کر رہا ہے جو اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو اسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دے پھر یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ وَارْزُقْنِيْ مِنْهُمْ وَارْزُقْهُمْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ وَفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلٰى خَيْرٍ۔ (4)

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے ابوسعید مولی بنی اسد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور میں نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو دعوت دی۔ ان میں حضرات ابوذر اور ابن مسعود بھی تھے۔ انہوں نے مجھے سکھایا کہ جب تیری اہلیہ تیرے پاس آئے تو تو دو رکعت نماز پڑھ اور اسے حکم دے کہ وہ تیرے پیچھے نماز پڑھے پھر اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے اس کے خیر کا سوال کر اور اس کے شر سے پناہ مانگ پھر اپنے حقوق پورے کر (5)۔

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی باب من کرہ العزل، جلد 7، صفحہ 232　　2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 478

3۔ جامع ترمذی، کتاب النکاح، جلد 1، صفحہ 129، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ　　4۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 191 (10460)

5۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 192 (10462)

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام عبدالرزاق نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس آئے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَلَا تَجْعَلِ الشَّيْطَانَ نَصِيْبًا فِيْمَا رَزَقْتَنَا۔ فرمایا امید کی جاتی ہے کہ اگر عورت حاملہ ہوئی تو نیک بچہ ہوگا (1)۔

امام ابن ابی شیبہ اور الخرائطی نے مکارم اخلاق میں علقمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود جب اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کرتے پھر جب فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنَا نَصِيْبًا۔

امام الخرائطی نے عطاء سے قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ اس سے مراد جماع کے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

''اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیز گاری نہ کرو گے اور صلح نہ کراؤ گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے''۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ تو مجھے اپنی قسم کی وجہ سے نیکی نہ کرنے کے لئے آڑ نہ بنا لیکن تو قسم کا کفارہ ادا کر اور نیکی کا کام کر (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ دار سے بات نہ کرنے یا صدقہ نہ کرنے کی قسم اٹھائے یا دو شخصوں کے درمیان رنجش ہو اور وہ قسم اٹھائے کہ میں ان کے درمیان صلح نہیں کراؤں گا اور کہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہوئی ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں ایسا شخص اپنی قسم توڑ کر کفارہ دے (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نیکی یا تقویٰ میں سے کسی کام کے نہ کرنے پر قسم اٹھاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے (4)۔

امام ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک آدمی قسم اٹھاتا تھا کہ وہ صلہ رحمی نہیں کرے گا، لوگوں کے درمیان صلح نہیں کرائے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میں فلاں سے بات کروں تو میرا ہر غلام آزاد ہے اور میرا تمام بیت اللہ کے لئے پردہ ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا نہ اپنے غلاموں کو آزاد کر اور نہ اپنے مال کو بیت اللہ کے لئے پردے بنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَجْعَلُوا

1۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 6، صفحہ 194 (10467)
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 480
3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 479
4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 480

TafsirDurreMansorJ1.pdf

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہم جنسی اور وطی فی الدبر

ہم جنسی اور وطی فی الدبر

سوال: قرآن کے مطابق مرد کا مرد کے ساتھ جنسی تعلق حرام ہے۔ کیا عورت کا عورت کے ساتھ جنسی تعلق بھی حرام ہے؟ کیا مرد عورت کی پچھلی شرم گاہ استعمال کر سکتا ہے؟

(محمد کامران مرزا)

جواب: جس وجہ سے مرد کا مرد سے جنسی تعلق حرام ہے، اسی وجہ سے عورت کا عورت سے جنسی تعلق بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنسی تعلق کی ایک ہی صورت کو جائز قرار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اور مرد نکاح کے ذریعے سے ایک دوسرے سے یہ تعلق قائم کریں۔ میاں بیوی کے علاوہ ہر صورت قرآن کے نزدیک بے حیائی، بدکاری اور نافرمانی ہے۔ ہم جنسی اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے طریقے سے انحراف ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں بگاڑ ہے اور اللہ کی دی ہوئی واضح شریعت کے بھی خلاف ہے۔ آپ کے سوال کا آخری حصہ جس فعل سے متعلق ہے، وہ بھی اپنی نوعیت میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت سے انحراف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ عورت سے جنسی تعلق اسی طرح قائم کرو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے۔ حکم سے مراد فطری طریقہ ہے جو انسان کو اچھی طرح معلوم ہے، اس سے انحراف کسی طرح جائز نہیں ہے۔

تحریر: طالب محسن

http://www.al-mawrid.org/pages/questions_urdu_detail.php?qid=523&cid=429

In How Many Books Islam Was Completed?

تکمیل اسلام کتنی کتابوں میں ہوئی؟

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (5:3)

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو گر کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پاسوں سے قسمت معلوم کرو یہ سب گناہ (کے کام) ہیں آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہوگئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو (اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو خدا بخشنے والا مہربان ہے (5:3)

Forbidden to you (for food) are: dead meat, blood, the flesh of swine, and that on which hath been invoked the name of other than Allah; that which hath been killed by strangling, or by a violent blow, or by a headlong fall, or by being gored to death; that which hath been (partly) eaten by a wild animal; unless ye are able to slaughter it (in due form); that which is sacrificed on stone (altars); (forbidden) also is the division (of meat) by raffling with arrows: that is impiety. This day have those who reject faith given up all hope of your religion: yet fear them not but fear Me. This day have I perfected your religion for you, completed My favour upon you, and have chosen for you Islam as your religion. But if any is forced by hunger, with no inclination to transgression, Allah is indeed Oft-forgiving, Most Merciful.(5:3)

تاریخ حدیث: حدیث حفاظت

لہذا بخاری کی نامکمل حدیث کو باقیوں نے مکمل لکھا: امام طبری کی جرأت کو سلام

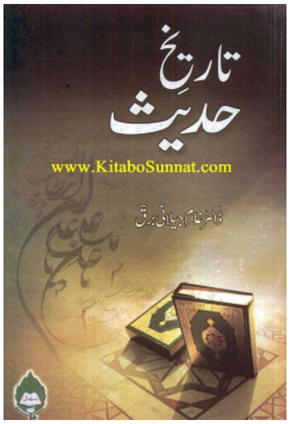

منکرین حدیث کی جانب سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعوں پر عموماً جو نقطہ اعتراض بلند کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تدوین حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے سو سال بعد ہوئی ہے اور لوگوں نے بہت سے ربط ویابس کو ملا کر احادیث کا نام دے دیا ہے۔'تاریخ حدیث' کے مطالعے سے آپ متعدد شہادتوں کی روشنی میں یہ جان پائیں گے کہ احادیث کا معتدبہ حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ہی کے عہد میں مدون کیا جا چکا تھا۔کتاب کے لائق مصنف غلام جیلانی برق نے کتاب کی تقسیم دو ابواب میں کی ہے پہلے میں تاریخ حدیث کے ضمن میں ہجرت رسول سے پہلے اور بعد کی دستاویزات کی وضاحت کرتے ہوئے صحابہ کے مجموعوں اور پھر پہلی اور دوسری صدی کے نوشتوں کا تعارف کروایا ہے۔دوسرے باب میں امام عبد الرؤف المناوی کے مجموعہ احادیث سے استفادہ کرتے ہوئے بیاسی عنوانات کے تحت سات سو احادیث کا خوبصورت مجموعہ آپ کا منتظر ہے۔

کتاب کا نام	تاریخ حدیث
مصنف	ڈاکٹر غلام جیلانی برق
ناشر	دار النشر والتالیف، نئی دہلی
صفحات	226

http://kitabosunnat.com/kutub-library/article/1-urdu-islami-kutub/1244-tareekhe-hadees.html?

مکررات ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1646 مکررات 1 ریکارڈ 1/11 ریکاڈ نمبر 1121646

اسحاق، نضر، عبداللہ بن عون، نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کے درمیان کسی سے بات نہ کرتے تھے ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ 2۔البقرۃ:223) تو فرمایا تم کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس وقت اتری؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تو آپ نے وجہ نزول بیان کی اور پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے (دوسری سند) عبدالصمد، عبدالوارث، ایوب، نافع سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ 2۔البقرۃ:223) سے مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے بعض لوگ اغلام کرتے تھے چنانچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے یہی حدیث یحیی، قطان، عبیداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

کتاب صحیح بخاری جلد 2 حدیث نمبر 1647 مکررات 7 ریکارڈ 2/11 ریکاڈ نمبر 1121647

ابونعیم، سفیان، ابن منکدر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جو آدمی اپنی بیوی سے پیچھے کی طرف سے جماع کرتا ہے اس کی اولاد احول یعنی بھینگی پیدا ہوتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر یہود کے اس عقیدہ اور خیال کو غلط قرار دیا اور فرمایا جس طرح چاہو جماع کر سکتے ہو۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1041 مکررات 7 ریکارڈ 3/11 ریکاڈ نمبر 1221041

قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، ابوبکر، سفیان ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے اگلے مقام میں وطی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہو گا تو آیت مبارکہ (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) 2۔البقرۃ:223) تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1042 مکررات 7 ریکارڈ 4/11 ریکاڈ نمبر 1221042

محمد بن رمح، لیث، ابن ہاد، ابن حازم، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب عورت سے اس کے پیچھے کی جانب سے اس کے اگلے حصہ میں وطی کی جائے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہو گا تو آیت (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) 2۔البقرۃ:223) نازل کی گئی۔

کتاب صحیح مسلم جلد 2 حدیث نمبر 1043 مکررات 7 ریکارڈ 5/11 ریکاڈ نمبر 1221043

قتیبہ بن سعید، ابوعوانہ، عبدالوارث بن عبدالصمد، ایوب، محمد بن مثنی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن مثنی، عبدالرحمن، سفیان، عبید اللہ بن سعید، ہارون بن عبداللہ ابومعن، وہب ابن جریر، نعمان بن راشد، سلیمان بن معبد، معلی بن اسد، عبدالعزیز، ابن مختار، سہیل بن ابی صالح مختلف اسناد سے وہی حدیث مروی ہے زہری کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شوہر اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے اور اگر چاہے تو سیدھا لٹا کر صحبت کرے مگر جماع ایک سوارخ میں کرے یعنی آگے والے حصہ میں

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 396 مکررات 7 ریکارڈ 6/11 ریکاڈ نمبر 1320396

ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر سے سنا کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ اگر آدمی پیچھے کے رخ جماع کرتا ہے تو اس کا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے (تو اس کی تردید میں) اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تمھاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جس طرف چاہو آو

کتاب سنن ابوداؤد جلد 2 حدیث نمبر 397 مکررات 1 ریکارڈ 7/11 ریکاڈ نمبر 1320397

عبدالعزیز، بن یحیی، محمد، ابن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابان بن صالح، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ اللہ تعالی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہا کو معاف فرمائے (ان کو اس آیت کے سمجھنے میں) وہم ہوا ہے اصل قصہ یہ ہے کہ انصاری کا ایک بت پرست قبیلہ یہودیوں کے ساتھ رہتا تھا یہودی اہل کتاب تھے اور انصاری قبیلہ والے ان کو علم میں اپنے سے زیادہ جان کر اکثر معاملات میں ان کی پیروی کرتے تھے اہل کتاب (یہود) کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صرف ایک ہیئت پر جماع کرتے تھے (یعنی چت لیٹا کر) اور یہ حالت عورت کے لیے زیادہ ستر کی ہوتی ہے پس انصار کا یہ قبیلہ اس بات میں بھی یہود کی پیروی کرتا تھا اور قبیلہ قریش کے لوگ اپنی بیویوں کو طرح طرح سے برہنہ کرتے تھے اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت اٹھاتے تھے کبھی آگے سے کبھی پیچھے سے اور کبھی چت لیٹا کر جب مہاجرین (قریش کے لوگ) مدینہ میں آئے تو ان میں سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنے طریقہ کے مطابق اس سے جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا اور بولی کہ ہمارے ہاں صرف ایک ہی طریقہ پر جماع کیا جاتا ہے پس تو بھی اسی طریقہ پر کر یا پھر مجھ سے علیحدگی اختیار کر لے۔ یہاں تک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ) 2۔ البقرۃ:223) یعنی تمھاری بیویاں تمھاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرف سے چاہو آو یعنی سامنے پیچھے سے چت لٹا کر یعنی (دخول اسی مقام میں کرو) جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے (اور وہ فرج ہے نہ کہ دبر)

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 892 مکررات 7 ریکارڈ 8/11 ریکاڈ نمبر 1520892

ابن ابی عمر، سفیان، حضرت ابن منکدر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی

طرف سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (یعنی آلہ تناسل کا دخول) اگلے حصہ میں ہی ہو تو اسکا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ" 2۔ البقرۃ: 223) تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں لہذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 893 مکررات 1 ریکارڈ 9/11 ریکاڈ نمبر 1520893

محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ابن خثیم، ابن سابط، حفصۃ بن عبدالرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت (نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) 2۔ البقرۃ: 223) کی تفسیر نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں داخل کرنا) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی ہیں اور حفصہ وہ عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں فی سمام واحد کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

کتاب جامع ترمذی جلد 2 حدیث نمبر 894 مکررات 1 ریکارڈ 10/11 ریکاڈ نمبر 1520894

عبد بن حمید، حسن بن موسی، یعقوب بن عبداللہ اشعر، جعفر بن ابی مغیرۃ، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کس طرح۔ عرض کیا۔ میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی "نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ" 2۔ البقرۃ: 223) (یعنی جس طرف سے چاہو (قبل میں) صحبت کرو البتہ پاخانے کی جگہ اور حیض سے اجتناب کرو) یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب وہ عبداللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قمی ہیں۔

کتاب سنن ابن ماجہ جلد 2 حدیث نمبر 82 مکررات 7 ریکارڈ 11/11 ریکاڈ نمبر 1620082

سہل بن ابی سہل، جمیل بن حسن، سفیان، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی آگے کی راہ میں پیچھے کی جانب سے صحبت کرے گا تو بچہ بھینگا ہو گا اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہارے لئے۔ سو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔

Authenticity Of This Hadith Related To Quranic V. 2:223

Salaam Aleikom dear brothers and sisters. While i am working on my aritlce about quranic verse 2:223, i am studying the reason or story behind's it;s revelation. Most hadith and Tafsir i come across tell me that this verse was revealed because the Jews used to claim that having sex with one's in a non-missionary position would cause birth defects, so in Al Wahidi's Asbab al-Nuzul i read in various narraitons that Muslim men asked the prophet about having sex with one;s wife from the back and about the claim of the jews. However i also read in tafsir Ibn kathir the next hadith which suggests that the verse was revealed in response to a woman's question related to sexual positions, see:

Imam Ahmad recorded that `Abdullah bin Sabit said: I went to Hafsah bint `Abdur-Rahman bin Abu Bakr and said, "I wish to ask you about something, but I am shy." She said, "Do not be shy, O my nephew." He said, "About having sex from behind with women." She said, "Umm Salamah told me that the Ansar used to refrain from having sex from behind (in the vagina). The Jews claimed that those who have sex with their women from behind would have offspring with crossed-eyes. When the Muhajirun came to Al-Madinah, they married Ansar women and had sex with them from behind. One of these women would not obey her husband and said, `You will not do that until I go to Allah's Messenger (and ask him about this matter). ' She went to Umm Salamah and told her the story. Umm Salamah said, `Wait until Allah's Messenger comes.' When Allah's Messenger came, **the Ansari woman** was shy to ask him about this matter, so she left. Umm Salamah told Allah's Messenger the story and he said: (Summon the Ansari woman.)" **She was summoned and he recited this Ayah to her**: (Your wives are a tilth for you, so go to your tilth, when or how you will.) He added: (Only in one valve (the vagina))"

source:

Ahmad 6:305

The above hadith states that the verse was revealed in response to the question of the Ansari woman, this contradicts other accounts narrated by al-Wahihi, which state that the verse was revealed in response to the questions of a group of men, see:

Al Wahidi's Asbab al-Nuzul

Ibn 'Abbas said: "This was revealed about the Emigrants after they settled in Medina. They mentioned having sex with their wives from the

front and back positions and did not see any harm in doing so as long as the penetration was done in the women's sexual organ. The Helpers [the Ansar] and Jews who were present condemned this and mentioned that the only lawful way of sleeping with one's wife is to do it from the front position. The Jews also mentioned that they find in the Torah that it is filth in the sight of Allah to sleep with one's wife in any other position than when the wife is lying on her back, and failing to do so is the cause why children are born cross-eyed or mentally disturbed. The Muslims mentioned this to the Messenger of Allah, Allah bless him and give him peace, saying: 'In the pre-Islamic period and after we embraced Islam we always had sex with our wives in any position we liked. The Jews have condemned us for doing so and, further, claimed this and that'. And so Allah, exalted is He, gave the lie to the Jews and revealed this verse to give dispensation [… so go to your tilth as ye will]. He says: the sexual organ of the wife is the plantation where the child grows [so go to your tilth as ye will] , meaning: from in front of her and from behind her as long as the penetration is done in her sexual organ

online source:

http://www.altafsir.org/Tafasir.asp?...&Page=3&Size=1

I would like to know is the hadith narrated by Imam Ahmad about the Ansari woman authentic or reliable ? I know from tafsir Ibn Kathir that Imam Tirmidhi classified this hadith as "hasan" , but did other scholars agree with this view ? I find it very interesting that al-Wahidi does not narrate the hadith which Imam Ahmad narrated in Asbab al-Nuzul, perhaps he was of the view that this hadith was not strong or weak ? I find it also very strange or weird that Allah would reveal to a woman "**your wives** are a tilth for you" , i mean does not the text "your wives" [in v. 2;223] strongly suggest that the verse was revealed in response to the questions of a group of Muslim men [as is confirmed in tha account narrated by al-Wahidi] ? it would also be interesting if someone could tell me the authenticity of the narration narrated in Al-Wahihi which is attributed to Ibn Abbas.

It could be addressed to Prophet Muhammad(pbuh), in which case "your wives" makes sense.

Sorry don't know much more about this so can't put more light on this.

http://www.sunniforum.com/forum/showthread.php?40191-Authenticity-of-this-hadith-related-to-quranic-v.-2-223

A Further Clarification of Sexual Behavior

The First Letter

Assalamualaikkum,

In one of your answers on sexual behavior, about anal sex you have said that Shari'ah does not categorically prohibit it. But there are certain hadith strictly prohibiting it like

The Prophet (pbuh) said: don't enter your female through anus (Ahmed, Tirmidhi, ibn Maajah)

The Prophet said: Allah curses those who approach men (homosexuality) or women for anal intercourse (Tirmidhi, Nasee, ibn Hibban)

I don't know about authenticity of these hadith

Kindly reply

Asssalamualaikkum

DR. benil hafeeq

Calicut ,Kerala, India

The Second Letter

A question that was asked to you is as follows,

"What are the limits of sexual behavior between a man and his wife? When I say limits, I mean are there any restrictions with respect to conduct in an intercourse, e.g. is only the missionary position considered acceptable? Is oral sex acceptable? How about the restrictions on other kinds of sex, e.g. anal sex? Can one have sex

solely for the purpose of enjoyment or can its only allowable purpose be to plan an offspring? "

Describing your view point about anal sex you wrote

"Anal sex, in my opinion, is against the natural make-up and physiological structure of a female body. It is therefore that I believe that even though the *Shari`ah* does not categorically prohibit it, it would be in accordance with the teachings of the *Shari`ah* to refrain from it"

The thing that seems to be strange to me is your opinion that " the *Shari`ah* does not categorically prohibit anal sex". I don't thing that while writing this, you will be unaware of all of these hadith that are clearly declaring such a person as cursed one and a disbeliever of revelation (detail can be seen in "Ibn Kathir" Vol I, Al-Baqarah 2: 222).

Even if you think that the "Sanad" is not reliable enough to ascribe these wordings to the prophet, at least you should have mentioned them, as "Dirayat" wise, they are in accord to the Qur'aan. Instead you are giving such a statement that makes a reader believe that you exclude hadith from Shari`ah. And I know that is not the case. But at least a new comer gets this impression.

Rehan Ahmad, Saudi Arabia

Reply

The narratives ascribed to the Prophet (pbuh) with reference to the prohibition of anal sex, as reported in the more accepted collections of Hadith are given below:

Narratives Reported in **Tirmidhi**

There are four narratives reported on this topic in **Tirmidhi**. An analysis of these narrations is presented below.

<u>The First Narrative</u>

According to the first narrative in Tirmidhi, the Prophet (pbuh) said:

ولا تأتوا النساء في أعجازهن فإن الله لا يستحيي من

الحق (الترمذي، كتاب الرضاع)

"Do not enter your women in their anus"

One of the narrators of this narrative is *Abu Mu`awiyah* who reports from *`Asim Al-Ahwal*. Regarding *Abu Mu`awiyah, Al-Zahabiy* in his "*Meezaan al-Ai`tidaal*" writes:

أحد. وقال ابن خراش: يقال: هو في الأعمش ثقة، وفي غيره فيه اضطراب، وكذلك

قال عبد الله بن أحمد: سمعت أبي يقول: هو في غير الأعمش مضطرب، لا يحفظها

حفظا جيدا. علي بن مسهر أحب إلي منه في الحديث. وقال الحاكم: احتج به

"*Ibn Kharraash* says: It is said that when he (*Abu Mu`awiyah*) reports from *al-A`mash*, he is reliable and when he reports from anyone other than him, he is not very reliable. In the same way, *Abd Allah ibn Ahmad ibn Hanbal* has said that he heard his father (*Ahmad ibn Hanbal*) say that he (*Abu Mu`awiyah*) is not reliable when he reports from anyone other than *al-A`mash*. He doesn't remember these reportings well."

On the basis of the above statement it seems quite obvious that it would not be prudent to rely on *Abu Mu`awiyah's* narrative, especially when he is narrating it on the authority of someone other than *Al-A`mash*, as is the case in this narrative.

Another narrator in this narration is *`Asim Al-Ahwal* (*`Asim ibn Sulaiman*). While commenting on *`Asim Al-Ahwal, Al-Zahabiy*, in his book, "*Meezaan al-Ai`tidaal*" writes:

قال حماد : فقلت لحميد : حدثني عاصم عنك بكذا . فلم يعرفه .
وقال يحيى القطان : لم يكن بالحافظ . وقال عبد الرحمن بن المبارك : قال ابن
عُلية : كلّ من اسمه عاصم في حِفظه شيء . وقال أبو أحمد الحاكم : ليس بالحافظ
عندهم ، ولم يحمل عنه ابنُ إدريس لسوء [حِفظِهِ و][3] ما في سيرته [بأس][4].

"*Hammad* said: I told Humaid that `Asim had reported to me on his (Humaid's) authority such and such narrative. Humaid did not even know him (`Asim)"

And **Yahya al-Qattaan** has said that he was not a **haafiz**. **Abd al-Rahmaan ibn al-Mubarak** has said that that **ibn `ulayyah** said that every person with the name **`Asim** [in the narrators of hadeeth] has something wrong with his memory. **Abu Ahmad Al-Haakim** has said that in their sight he was not a **haafiz** and ibn Idrees did not accept his narratives because of his poor memory and because of whatever was wrong with his character."

The Second Narrative

The same words have been repeated in the second narrative reported in **Tirmidhi**. Haowever, the narrators of the second narrative are different from those of the first narrative. The second chain of natrrators includes a person called **Abd al-Malik ibn Muslim**. **Ibn Hajar** in his book **Tehzib al-Tehzib** has quoted **Ibn Abd al-Burr** as saying that the narratives reported by **Abd al-Malik ibn Muslim** cannot be used as evidence [i.e., they are not reliable enough to evidence an actual saying of the Prophet (pbuh)]. **Ibn Hajar**'s original words are given below:

عنه ابن المبارك قلت . وقال ابن عبد البر في الاستيعاب في ترجمة عمرو بن
ميمون الاودي عبد الملك بن مسلم وعيسى بن حطان ليسا ممن يحتج بحديثهما

"**Ibn Abd al-Burr**, in his book "**al-Istee`aab**", while commenting on **Amr ibn Maimoon al-Awadiy** has said that **Abd al-Malik ibn Muslim**

and **`Eesa ibn Hittaan** are not among those whose narratives evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]."

The Third Narrative

According to the third narrative reported in **Tirmidhi**, the Prophet (pbuh) said:

لا ينظر الله إلى رجل أتى رجلا أو امرأة في الدبر

(الترمذي، كتاب الرضاع)

"God shall not even look [with kindness] upon any such man who enters another man or a woman in the anus."

One of the narrators on whose authority this narration has been recorded is **Sulaiman ibn Hayyaan**, also known as **Abu Khalid al-Ahmar**. **Ibn Hajar**, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" writes:

ابن عبداق بن حسن وابالامر الحديث فلم يكن يطعن عليه فيه وقال ابن

عدي له احاديث صالحة وانما اتي من سوء حفظه فيغلط ويخطئ وهو في

الاصل كما قال ابن معين صدوق وليس بحجة. قال هارون بن حاتم سألت

Ibn `Adiy has said that he has reported a number of good **hadith** and because of his poor memory he has also committed a lot of mistakes and errors. He is actually, as **Ibn Mu`een** has said, a truthful person but he is not an evidence [of an actual saying of the Prophet (pbuh)]."

This chain of narrators also includes **Al-Dhahhaak ibn Uthman ibn Abd Allah ibn Khalid**. Ibn Hajar, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" while commenting on **Al-Dhahhak** writes:

بجائز الحديث وقال علي بن المديني الضحاك بن عثمان ثقة وقال ابن عبد
البر كان كثير الخطأ ليس بحجة .

"... And Ibn Abd al-Burr has said that he was prone to mistakes, he does not evidence [a saying of the Prophet (pbuh)]"

ثقة وابنه عثمان ضعيف وقال ابو زرعة ليس بقوي وقال ابو حاتم يكتب
حديثه ولا يحتج به وهو صدوق وذكره ابن حبان في الثقات وقال محمد بن

"... And Abu Zur`ah has said that he is not a reliable narrator. And Abu Haatim has said that .... his reports do not evidence [a saying of the Prophet (pbuh)]"

<u>The Fourth Narrative</u>

According to the third narrative reported in **Tirmidhi**, the Prophet (pbuh) said:

أقبل وأدبر واتق الدبر والحيضة (الترمذي، كتاب تفسير القرآن)

"[You may enter your women in any style] from front or behind, but keep away from the anus and the menstrual periods.

The chain of narrators on whose authority this **hatith** has been reported by **Tirmidhi** includes **Ya`qoob ibn Abd Allah al-Ash`ariy**, regarding whom **Zahabiy** has quoted **Al-Darqutniy**, as saying that he is not a strong [in reliability] narrator (in "**Meezaan al-Ai`tidaal**") Beisdes **Ya`qoob**, there is also **Ja`far ibn abi al-Mugheerah** reporting from **Sa`eed ibn Jubair**. Zahabiy in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted Ibn Mundah as saying:

وذكره ابنُ أبي حاتم وما نقل توثيقه ؛ بل سكت ، قال ابن منده : ليس هو
بالقوي في سعيد بن جُبير .

"He is not strong [in reliability] in case of **Sa`eed ibn Jubair**"

These are the four narrations reported in **Tirmidhi**.

Narratives Reported in **Abu Dawood**

There are two narratives on this topic in **Abu Dawood**. A brief analysis of these narratives follows:

The First Narrative

According to the first narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

ملعون من أتى امرأته في دبرها (أبو داؤد، كتاب النكاح)

One of the narrators of this hadith is **Suhail ibn Abi Salih**. **Al-Zahabiy**, in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted a few sayings regarding **Suhail**. Some of these sayings are reproduced below:

قال ابن معين: سُمَيّ خير منه . وقال عباس ، عن يحيى: ليس بالقوى في الحديث.
وقال أيضاً: حديثُه ليس بالحجة . وقال – في موضع آخر: ثقة هو وأَخَواه عباد وصالح.
وقال أحمدُ : هو أثبت من محمد بن عَمْرو ، ما أصلح حديثه ! وقال أبو حاتم : يكتب
حديثه ، ولا يحتج به ، وهو أحبُّ إلىّ من عَمْرو بن أبي عَمْرو ، ومن العلاء بن
عبد الرحمن .

"**Abbas** has said that **Yahya** said that he [Suhail] is not reliable in hadith. He also said that the hadith narrated by him are not reliable enough to qualify for evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]. ... Abu Haatim has said that his [Suhail's] hadith may be

quoted but they do not evidence [an actual saying of the Prophet (pbuh)]"

وقال ابن أبي خيثمة : سمعتُ ابن معين يقول : لم يزل أصحابُ الحديث يتقون حديثَه .
وقال ــ مرة : ضعيف . وسُئل مرةً فقال : ليس بذاك . وقال غيره : إنما أخذ عنه

"**Ibn Abi Khaithamah** has said that I heard **Ibn Mueen** say that the scholars of hadith stay away from his [Suhail's] narratives. At another instance he said: He is a weak narrator."

The Second Narrative

According to the second narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

من أتى كاهنا قال موسى في حديثه فصدقه بما يقول ثم
اتفقا أو أتى امرأة قال مسدد امرأته حائضا أو أتى امرأة قال مسدد
امرأته في دبرها فقد برئ مما أنزل على محمد (أبو داؤد،
كتاب الطب)

"Whoever goes to a soothsayer and according to **Musa** -- one of the narrators -- believes in what he tells him. Then both narrators agree that the Prophet (pbuh) said: or whoever enters a woman -- according to **Musaddad** who is one of the narrators, the Prophet (pbuh) said 'enters his woman' -- during her menstrual periods or enters a woman -- according to **Musaddad**, the Prophet (pbuh) said 'enters his woman' -- in her anus, he rejects what is revealed on Muhammad [pbuh]."

Ibn Hajar, in his book "**Tehzib al-Tehzib**" has quoted **Bukhari** as saying, regarding this hadith:

هو وقال البخاری لا يتابع في حديثه يعني عن ابي تميمة عن ابي هريرة من اتى
كاهنا . ولا نعرف لابي تميمة سماعا من ابي هريرة وقال ابن عدي يعرف بهذا

And **Bukhari** has said that there is lack of conformity regarding this one of his (**Hakim al-Athram**'s) **hadith**, i.e. the one he reports from **abu Tameemah** who reports from **Abu Hurairah** [the one which is under consideration]. We do not recognize that **Abu Tameemah** has heard anything from **Abu Hurairah**."

Ibn Hajar has also quoted a comment of **Abu Bakr al-Bazzar** regarding this particular narrative. He writes:

وقال ابو بكر البزار حدث عنه حماد بحديث منكر

"And **Abu Bakar al-Bazzar** has said that Hammad has narrated from him [Hakim al-Athram] a munkar hadith."

Narratives Reported in **Ibn Maajah**

There are three narratives on this topic reported in **Ibn Maajah**. A brief analysis of these narratives follows:

The First Narrative:

The first among these narratives is the same as the third narrative reported in **Abu Dawood**.

The Second Narrative:

According to the second narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

لا ينظر الله عز وجل إلى رجل جامع امرأته في دبرها

(ابن ماجه، كتاب النكاح)

"God shall not even look [with kindness] upon any such man who enters his woman in the anus."

This narrative includes **Suhail ibn Abi Salih** among its narraors. Comments of scholars of the science of narrators on **Suhail** have already been given above.

Another one of the narrators in this chain is **Haarith ibn Mukhallad**. Regarding **Haarith**, **al-Zahabiy** has quoted the following sayings in his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**":

في اتيان المرأة في دبرها. قلت: وقال البزار ليس بمشهور وقال ابن القطان مجهول الحال وذكره ابن حبان في الثقات.

"And **Bazzar** has said that he was not well known. And **Ibn al-Qattaan** has said that not much is known about him. Though **Ibn Hibbaan** has included him among the reliable ones."

The Third Narrative:

According to the third narrative, the Prophet (pbuh) is reported to have said:

إن الله لا يستحيي من الحق ثلاث مرات لا تأتوا النساء في أدبارهن (ابن ماجه، كتاب النكاح)

"God is not ashamed of the truth [the Prophet said it three times]. Do not enter women in their anuses."

One of the narrators, on whose authority **Ibn Maajah** has included this hadith in his collection is **Hajjaaj ibn Artaah**. **Al-Zahabiy**, in

his book "**Meezaan al-Ai`tidaal**" has quoted mixed opinion about this person. Some of these opinions are presented below:

وقال أحمد: كان من الحفاظ. وقال ابن معين: ليس بالقوي. وهو صدوق يدلس.
وقال يحيى بن يعلى المحاربي: أمرنا زائدة أن نترك حديث الحجاج بن أرطاة.

"And **Ibn Mu`een** has said that he is not very strong [in reliability] he was truthful but used to ascribe narratives [wrongly] to people. And **Yahya ibn Ya`laa** has said that **Zayedah** directed us to ignore the narratives of **Hajjaj ibn Artaah**."

وقال النسائي: ليس بالقوي. وقال الدارقطني وغيره: لا يحتج به.

"And **Al-Nassaiy** has said that he [**Hajjaj**] was not strong [in reliability]. And **Al-Darqutniy** has said that he is not used as evidence [for a saying of the Prophet (pbuh)]."

Another one of the narrators in this chain is **Amr ibn Shu`aib**. Regarding Amr ibn Shu`aib, the following comments are found in Al-Zahabiy's "**Meezaan al-Ai`tidaal**":

وقال أبو عبيد الآجري: قيل لأبي داود: عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده: حجة؟ قال: لا، ولا نصف حجة.

"And **`Ubaid al-Aajiriy** has said that **Abu Dawood** was asked whether narratives of **Amr ibn Shu`aib** which he reports on the authority of his father who reports on the authority of his father can be used as evidence [for a saying of the Prophet (pbuh)]. He [**Abu Dawood**] replied: No, not even half an evidence."

وقال علي: قال يحيى القطان: حديث عمرو بن شعيب عندنا واه.

"And **Ali** has said that **yahya al-Qattaan** has said that we hold the hadith reported by Amr ibn Shu`aib to be insignificant."

Finally, another narrator of this **hadith** is **Abd Allah ibn Haramiy**. Not much could be found regarding this man. Though Ibn Hajar, in his book "Tehzib al-Tehzib" while commenting on this man, has commented on this narrative in the following words:

ابن هرمى الانصارى الواقفى المدنى ويقال الخطمى مختلف فى صحبته له حديث
واحد من خزيمة بن ثابت فى النهى عن اتيان النساء فى ادبارهن وفى اسناده
اضطراب كثير. روى عنه ثمامة بن قيس وحصين بن محصن وعبداللہ بن على

"He [**Abd Allah ibn Haramiy**] has reported a single **hadith** from **Khuzaimah ibn Thabit** regarding the prohibition of entering women in their anuses. And there are a lot of weaknesses in the chain of narrators of this hadith."

This is a brief summary of the position of the chain of narrators of these narrations.

Keeping in view the condition of these narratives, it should be quite obvious why I have not based my argument on these narratives. Though the referred narratives have been reported in some of the collections of hadith, yet I cannot call the contents of these narratives "directives of the Shari`ah". There are two reasons for this. Firstly because, as is pretty obvious from the discussion above that the **sanad** (chain of narrators) of these narratives is not reliable to qualify for ascription of the saying to the Prophet (pbuh). This weakness in **sanad** is actually a hinderance for me in ascribing something to the Prophet (pbuh) which has not reached us through reliable sources. Secondly, because in my opinion, the nature of **Khabr-e-wahid** (**hadith**) is such that it does not allow us to base the directives of **Shari`ah** on it alone. It seems that even if the Prophet (pbuh) had said something about the prohibition of anal sex, it should be placed as a natural prohibition (as I have done in my referred answer) rather than a prohibition of the **Shari`ah**. Prohibitions mentioned in **khabr-e-wahid** (**hadith**) are those that are either natural prohibitions or clear corollories of prohibitions

mentioned in the Qur'an (**Shari`ah**). Unless a prohibition mentioned in a **khabr-e-wahid** (**hadith**) clearly relates to a natural prohibition or is clearly related to a prohibition mentioned in the Qur'an, the ascription of such **khabr-e-wahid** (**hadith**) to the Prophet (pbuh) becomes quite questionable.

In the referred case, although it is quite clear that prohibition of anal sex is a natural prohibition but the reason that I avoided quoting these narratives ascribed to the Prophet (pbuh) was that, in my opinion, the **sanad** of these narratives is not reliable enough to ascribe these to the Prophet (pbuh).

Moreover, we see that none of the three most accepted collections of the sayings ascribed to the Prophet (pbuh), that is the **Sahih Bukhari**, the **Sahih Muslim** and the **Mu'atta Imaam Malik** contain any of these narratives ascribed to the Prophet (pbuh). This fact obviously, creates serious doubts regarding the ascription of such narratives to the Prophet (pbuh).

I hope this helps. In case any aspect of my answer remains unclear, please feel free in writing back to me at your convenience.

Regards

The Learner

http://www.understanding-islam.com/rb/mb-061.htm